

سَيِّبُ الْجَلِيلِ

شرح

الْأَسْبَجُ الْجَمِيلُ



شأنِ

مَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَمَّانُ شَمْسِي

استاذ دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک اڑیسہ



ناشر

کَمَالُ بَکَرِ یَوْنِ

متصل مدرستہ العلوم گھوسی، ضلع مٹہ (دہلی)

باسمہ تعالیٰ

سَيِّبُ الْجَلِيلِ

شرح

الْأَدَبُ الْجَمِيلُ

﴿ شارح ﴾

مولانا محمد عثمان شمسٹی

استاذ: دارالعلوم مجاہد ملت، دھام نگر شریف، بھدرک، اڑیسہ

☆ ناشر ☆

کمال بک ڈپو

مدرسہ شمس العلوم، گھوسی ضلع منو (یوپی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سیب الجلیل شرح الادب الجمیل	کتاب:
مولانا افتخار احمد قادری	تالیف:
مولانا محمد عثمان شمسی	شارح:
حضرت مولانا رضوان احمد نوری شریفی مدظلہ العالی	تصحیح:
حضرت مولانا وصی احمد صاحب شمسی مدظلہ العالی	
الحیب گرافکس، دھام نگر شریف	کمپوزنگ:
9853194167	
۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۸ء	سن طباعت:
۱۲۸	صفحات:
.....	قیمت:

﴿ناشر﴾

کمال بکڈپو

مدرسہ شمس العلوم، گھوسی ضلع متو (یوپی)

شرف انتساب

مرکز علم و ادب، گہوارہ فکر و نظر، مادر علمی
دارالعلوم اہلسنت مدرسہ شمس العلوم گھوسی، منو، یوپی
کے نام
جس کے زیر سایہ تشنگان علوم کے لیے ٹھنڈے ٹھنڈے
میٹھے میٹھے دریا بہتے ہیں
جس کی آغوش تعلیم و تربیت میں حقیر بے مایہ علم دین کی
دولت لازوال سے مالا مال ہوا۔
اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار تو ام
وگر کشادہ جینم گل بہار تو ام

﴿احقر﴾

محمد عثمان شمسی

بسم الله الرحمن الرحيم

حامدا ومصلیا ومسلما

کلمات تشکر

رب قدیری کی بارگاہ عظمت میں میرا بال بال سراپا سپاس اور مجسم شکر گزار ہے کہ اس نے مجھ جیسے قلیل البہاعت فی العلم کو سیب الجلیل شرح الادب الجمیل لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس نعمت کے شکرے میں میری ایک ایک سانس احکم الحاکمین کی بارگاہ میں مصروف حمد و ثنا ہے۔

میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں استاذ محترم حضرت علامہ رضوان احمد نوری شریفی، بانی و مہتمم الجامعة البرکاتیہ، گھوسی، ضلع منو اور استاذ گرامی حضرت علامہ وصی احمد صاحب قبلہ، استاذ مدرسہ شمس العلوم گھوسی کا جنہوں نے کثرت مشاغل کے باوجود انتہائی عرق ریزی و جانفشانی کے ساتھ نظر ثانی اور تصحیح کا فریضہ انجام دیا۔ ساتھ ہی ان تمام اساتذہ کا احسان مند ہوں، جن کی پاکیزہ تعلیم و تربیت اور علمی فیضان نے مجھے کچھ لکھنے پڑھنے کا سلیقہ عطا فرمایا۔ کونین کا پالنہاران کرم فرماؤں کے احسانات کا وہ صلہ عطا فرمائے جو اس کی شان کریمی کے لائق ہے اور ان تمام احباب و اعوان کے حضور میری جبین شکر خم ہے، جنہوں نے اس کام کی تکمیل میں کسی طرح بھی حصہ لیا، مجھے نیک مشوروں سے نوازا یا کم از کم میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

پوری کوشش کے باوجود اغلاط کا رہ جانا ایک فطری امر ہے؛ اس لیے قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کوئی خامی دیکھیں تو دامن عفو میں جگہ دے کر مطلع فرمائیں؛ تاکہ آئندہ اڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

محمد عثمان شمسی

۳ رزی الحج ۱۴۳۹ھ / ۱۵ اگست ۲۰۱۸ء بروز بدھ

سَيِّدُنَا زَكَرِيَّا وَ سَيِّدَتُنَا مَرْيَمُ وَ سَيِّدُنَا عِيسَى عَلَيْهِمُ السَّلَام

كَهَيْعَصَ. ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا. إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا. قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا.

حل لغات: كَهَيْعَصَ۔ اللہ کا اسم اعظم ہے کچھ لوگوں نے کہا کہ سورت کا نام ہے لیکن قول السلام یہ ہے کہ اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں گویا یہ تشابہات سے ہے۔ ذِکْر الخ مبتدا محذوف کی خبر ہے اصل عبات یہ ہے هَذَا ذِكْرُ رَحْمَةِ الخ یا مبتدا ہے جس کی خبر فِيمَا يُتْلَى عَلَيْكَ محذوف ہے۔ زَكَرِيَّا قصر اور مد دونوں کے ساتھ ہے ترکیب میں عَبْد سے بدل واقع ہے۔ وَهْنٌ وَهْنًا (ض، س) کمزور ہونا۔ الْعَظْمُ ہڈی جمع عِظَام، أَعْظُمُ، عِظَامَةٌ۔ اشْتَعَلَ اشْتَعَالًا (افتعال) بھڑک اٹھنا۔ شَيْبًا سفیدی، ترکیب میں تمیز واقع ہے۔ شَقِيًّا، أَكُنْ کی خبر ہے بمعنی بد بخت مراد محروم رہنے والا ہے۔

ترجمہ: یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے (برگزیدہ) بندے زکریا (علیہ السلام) پر فرمائی جب انھوں نے اپنے رب کو (ادب بھری) دہلی آواز سے پکارا، عرض کیا اے میرے رب میرے جسم کی ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور بڑھاپے کے باعث سر آگ کے شعلہ کے مانند سفید ہو گیا ہے اور اے میرے رب میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا. يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا. يَزَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا. قَالَ رَبِّ إِنِّي يَكُونُ لِي غَلَمٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا.

حل لغات: مَوَالِيَ، مَوْلَى کی جمع ہے مراد عصبہ ہیں یعنی بھائی اور چچا کے بیٹے وغیرہ۔ مِنْ وَرَائِي اس کا تعلق خِفْتُ سے نہیں ہے کیونکہ موت کے بعد خوف کا تصور نہیں ہو سکتا بلکہ محذوف سے متعلق ہے یعنی لفظ فعل سے جو خِفْتُ فَعَلَ المَوَالِيَ میں ہے یا مَوَالِيَ کے اندر جو ولایت

کا معنی ہے اس سے متعلق ہے یعنی خِفْتُ الَّذِينَ يَلُونُ الْأَمْرَ مِنْ وَرَائِي میں يَلُونُ سے متعلق ہے۔ وَلِيَّ اس کے متعدد معانی ہیں یہاں مراد بیٹا ہے جمع اولیاء۔ وَرِثَ يَرِثُ وَرَثًا (ح) وارث ہونا۔ عَاقِرٌ بمعنی بانجھ جمع عُقَرٌ و عَوَاقِرُ۔ سَمِئْتُ ہم نام۔ الْعِثَى ایسا بڑھا پا جس میں ہڈیاں خشک ہو گئی ہوں۔

ترجمہ: اور میں اپنے (رخصت ہو جانے کے) بعد (بے دین) رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں (کہ وہ دین کی نعمت ضائع نہ کر بیٹھیں) اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے (اس لیے) تو مجھے اپنی (خاص) بارگاہ سے ایک وارث (فرزند) عطا فرما جو (آسمانی نعمت میں) میرا (بھی) وارث بنے اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد (کے سلسلہ نبوت) کا (بھی) وارث ہو اور اے میرے رب تو (بھی) اسے اپنی رضا کا حامل بنالے (ارشاد ہوا) اے زکریا بیشک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا نام تجھی ہوگا ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا (زکریا علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں خود بڑھا پے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں۔

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَى هَيْنٍ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا. قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا. فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا. يٰحَيُّ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا. وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا. وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا. وَسَلَّمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا.

حل لغات: هَيْنٌ صفت مشبہ از هَانَ هَوْنَا (ن) آسان ہونا۔ لَمْ تَكُ اصل میں لَمْ تَكُنْ تھانوں جزم کی وجہ سے گر گیا کیونکہ نون امتداد صوت میں حرف علت کے مشابہ ہے۔ سَوِيًّا درست، برابر، ترکیب میں حال واقع ہے ذوالحال تُكَلِّمَ کا فاعل ہے چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں ”حال من فاعل تکلم مفید لكون انقطاع التكلم بطريق الاعجاز و خرق العادة لا لا عتقال اللسان بمرض و هذا ما هو عليه الجمهور“ (روح المعانی) اس تقدیر پر ترجمہ یہ ہوگا: تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات تک لوگوں سے کلام نہیں کرو گے

جب کہ ابن عباس کے نزدیک سَوِيًّا کا تعلق تِلْكَ لَيْلٍ سے ہے، اس تقدیر پر ترجمہ یہ ہوگا: تم مکمل تین رات تک لوگوں سے کلام نہیں کرو گے۔ مَحْرَاب امام کے کھڑے ہونے کی جگہ، نماز پڑھنے کی جگہ یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔ اَوْحٰی (افعال) اشارہ کیا۔

ترجمہ: فرمایا یوں ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا ہے یہ (لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے اور بیشک میں اس سے پہلے تمہیں (بھی) پیدا کر چکا ہوں جب کہ تم سرے سے کچھ نہ تھے عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما ارشاد ہوا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات (دن) تک لوگوں سے کلام نہیں کرو گے پھر (زکریا علیہ السلام) اپنے حجرہ عبادت سے نکل کر لوگوں کے پاس آئے تو ان کی طرف اشارہ کیا (سمجھایا) کہ تم صبح و شام (اللہ کی) تسبیح کیا کرو اے تحکیٰ ہماری کتاب (توریت) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت و بصیرت (نبوت) عطا فرمادی تھی اور اپنے لطف خاص سے انہیں شفقت و محبت اور پاکیزگی و طہارت (سے بھی نوازا تھا) اور وہ بڑے پرہیزگار تھے اور اپنے ماں باپ کے ساتھ بڑی نیکی (اور خدمت) سے پیش آنے والے تھے اور (عام لڑکوں کی طرح) ہرگز سرکش و نافرمان نہ تھے اور تحکیٰ پر سلام ہو ان کے میلاد کے دن اور ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے۔

وَ اذْكَرُ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذَا نَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَارْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. قَالَتْ اِنِّيْ اَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا. قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكَ لِاَهْبَ لَكَ غُلَمًا زَكِيًّا. قَالَتْ اَنْتِىْ يَكُوْنُ لِىْ غُلَمٌ وَّ لَمْ يَمَسْسْنِىْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا. قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلٰى هٰٓئِنُ وَّلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضٰٓيًّا. فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا. فَاجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلَى جَذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسِيًّا مُّنْسِيًّا. فَنَادٰهَا مِنْ تَحْتِهَا اَلَا تَحْزَنِىْ فَاَدْجَعَلُ رَبُّكَ تَحْتِكَ سَرِيًّا. وَ هُزِىْ اِلَيْكَ بِجَذْعِ النَّخْلَةِ تُسْقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا.

حل لغات: اِنْتَبَذْتُ افعال سے واہ۔ مَوْنُثْ غائب کا صیغہ ہے بمعنی علاحدگی اختیار کی۔ حَنَانًا شفقت و محبت کے مجموعے کا نام ہے۔ رُوح سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں اور اضافت یہاں شرافت کے لیے ہے۔ تَمَثَّلُ (تفعل) متصور ہونا یعنی ظاہر ہونا۔ الزَّكِيَّ جو گناہوں سے پاک ہو۔ لِنَجْعَلَهُ اس میں غیبت سے تکلم کی طرف التفات ہے۔ الْقَصِيَّ دور۔ جِدُّع کھجور کی جڑ۔ اَجَاءَ (افعال) لے آیا۔ الْمَخَاضُ دروزہ۔ سَرِيَّ چھوٹی نہر جمع اَسْرِيَّةٌ وَسُرْيَانٌ ہے۔ هُزِّيْ فَعْل امر صیغہ واحد مونث حاضر از هَزَزَ هَزًّا (ن) حرکت دینا، ہلانا۔ الرَّطَبُ پختہ تازہ کھجور۔ جَنِيَّ پکا ہوا پھل جو توڑنے کے قابل ہو چکا ہو۔

ترجمہ: اور (اے حبیبِ مکرم) آپ کتاب (قرآن مجید) میں مریم کو یاد کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (عبادت کیلئے خلوت اختیار کرتے ہوئے) مشرقی مکان میں آگئیں تو انہوں نے ان (گھر والوں اور لوگوں) کی طرف سے حجاب اختیار کر لیا تو ہم نے ان کی طرف اپنی روح (جبریل) کو بھیجا وہ (جبریل) ان کے سامنے مکمل بشری صورت میں ظاہر ہوا (مریم نے) کہا بیشک میں تجھ سے (خدائے) رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (اللہ سے) ڈرنے والا ہے (جبریل علیہ السلام) نے کہا میں تو فقط تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لیے آیا ہوں) کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں (مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مجھے کسی انسان نے چھو اتک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا تعجب نہ کرا ایسے ہی ہوگا تیرے رب نے فرمایا ہے یہ کام مجھ پر آسان ہے اور یہ اس لیے (ہوگا) تاکہ ہم اسے لوگوں کے لیے نشانی اور اپنی جانب سے رحمت بنادیں اور یہ امر (پہلے سے) طے شدہ ہے تو (مریم نے) اسے پیٹ میں لے لیا اور (آبادی سے) الگ ہو کر دور ایک مقام پر جا بیٹھیں پھر دروزہ انہیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا وہ (پریشانی کے عالم میں) کہنے لگیں اے کاش میں پہلے سے مرگئی ہوتی اور بالکل بھولی بسر ہو چکی ہوتی پھر ان کے نیچے کی جانب سے (جبریل نے) انہیں آواز دی کہ تو رنجیدہ نہ ہو بیشک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ وہ تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔

فَكُلِّيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيْنَ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُولِيْ اِنِّيْ نَذَرْتُ



لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أَكَلِمَ الْيَوْمَ انْسِيًّا. فَاتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَمْرِيْمُ لَقَدْ جُنِبَ شَيْئًا فَرِيًّا. يَا خُتَّ هَرُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوِيًّا وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيًّا. فَاشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نَكَلِمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا. قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ اتْنِي الْكِتَابَ وَجَعَلْنِي نَبِيًّا. وَجَعَلْنِي مُبْرَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصِنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا. وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا.

حل لغات: قَرَّی فعل امر صیغہ واحد مونث حاضر از قَرَّ قُرَّةً (س، ض) ٹھنڈا ہونا قَرَّتْ عَيْنُهُ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ فَرَّی بمعنی عجیب۔ بَغِي بمعنی زانیہ، فاجرہ، اصل میں بَغُوٰی تھا واد کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کر دیا اور عین کو اتباعا کسرہ دے دیا گیا۔

ترجمہ: تو تم کھاؤ اور پیو اور (اپنے حسین و جمیل فرزند کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی بھی انسان کو دیکھو تو (اشارے سے) کہہ دو کہ میں گفتگو نہیں کروں گی پھر وہ اس (بچے) کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ کہنے لگے اے مریم یقیناً تو بہت ہی عجیب چیز لائی ہے اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ برا آدمی تھا نہ ہی تیری ماں بد چلن تھی تو مریم نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے ہم اس سے کس طرح بات کریں جو (ابھی) گہوارے میں بچہ ہے (بچہ خود) بول پڑا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے سراپا برکت بنایا ہے اور میں جب تک زندہ رہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش و بد بخت نہیں بنایا۔ سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

أَوَّلُ خُطْبِهِ ﷺ

كَانَتْ أَوَّلُ خُطْبَةٍ خُطِبَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ. نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ. أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ فَقَدِمُوا لِأَنْفُسِكُمْ تَعَلَّمْنَ وَاللَّهِ لِيُضَعَّقَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَدَّ عَنْ غَنَمِهِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ ثُمَّ لِيَقُولَنَّ لَهُ رَبُّهُ. وَلَيْسَ لَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ دُونَهُ. أَلَمْ يَأْتِكِ رَسُولِي فَبَلَّغَكَ وَآتَيْتَكَ مَا لَا وَ أَفْضَلْتُ عَلَيْكَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَلْيَنْظُرَنَّ يَمِينًا وَشِمَالًا فَلَا يَرَى شَيْئًا، ثُمَّ لِيَنْظُرَنَّ قُدَّامَهُ فَلَا يَرَى غَيْرَ جَهَنَّمَ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ مِمْ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكْلِمَةً طَيِّبَةً فَإِنَّ بِهَا تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

حل لغات: خُطْبَةٌ خا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی تقریر، خطبہ جمع خطب۔ بَلَّغَ يَبْلُغُ، بُلُوغًا (ن) پہنچنا۔ تَعَلَّمَنَّ فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر (تفعل) تم جان لو لِيُضَعَّقَنَّ لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول از صَعِقَ صَعَقًا (س) غشی طاری ہونا۔ لِيَدَّ عَنْ (ف) لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف اصل میں لِيُوَدَّ عَنْ تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان واقع ہوا ساتھ ہی لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی بھی ہے اس لیے وہ واو گر گیا اس کا ماضی استعمال نہیں ہوتا اور مصدر بھی بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ غَنَمَ بمعنی بکریاں اس کا واحد اس لفظ سے نہیں آتا بلکہ واحد کے لیے شاة کا استعمال ہوتا ہے جمع أَغْنَام، غَنُوم، أَغَانِمِ آتی ہے۔ حَجَبَ، يَحْجُبُ، حِجَابًا (ن) روکنا۔ أَفْضَلْتُ عَلَيْكَ میں نے تم پر احسان کیا۔ وَقَى يَقِي وَقَايَةً (ض) بچانا۔ جَزَى، يَجْزِي، جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

ترجمہ: پہلا خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کے مطابق جو مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے خبر پہنچی ہے (ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف ان باتوں کو منسوب کریں جو آپ سے ثابت نہیں) وہ یہ ہیکہ آپ ﷺ لوگوں میں جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی ایسی حمد و ثنا کی جس کا وہ اہل ہے اس کے بعد فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے سامان سفر تیار کر لو اور تم

جان لو خدا کی قسم ایک روز تم پر موت کی بیہوشی ضرور طاری ہوگی پھر تم اپنی بکریوں کو چھوڑ کر چلے جاؤ گے جن کا کوئی نگہبان نہیں ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا (وہ قادر و قیوم خدا) جس کو نہ کسی ترجمان کی ضرورت ہے اور نہ کسی دربان کی حاجت ہے۔ کیا تمہارے پاس میرا رسول نہیں آیا تھا؟ جس نے میرا پیغام تم تک پہنچایا، کیا میں نے تمہیں مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے تمہیں انعام و اکرام سے مالا مال نہیں کیا تھا؟ تو تم نے اپنے لیے کیا کیا اس وقت انسان حیران و پریشان دائیں بائیں دیکھے گا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دے گا پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا تو جو شخص خود کو جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ تو وہ ایسا کرے اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ لوگوں سے اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو بچالے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

خُطْبَةُ الثَّانِيَةِ ﷺ

ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ أَحْمَدُهُ وَأُسْتَعِينُهُ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَيْنَهُ اللَّهُ فِي قَلْبِهِ وَأَدْخَلَهُ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهُ عَلَى مَا سِوَاهُ مِنْ أَحَادِيثِ النَّاسِ إِنَّهُ أَحْسَنُ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغُهُ أَحِبُّوا مَا أَحَبَّ اللَّهُ مِنْ كُلِّ قُلُوبِكُمْ، وَلَا تَمَلُّوا كَلَامَ اللَّهِ وَذِكْرَهُ وَلَا تَقْسُ عَنْهُ قُلُوبُكُمْ فَإِنَّهُ مِنْ كُلِّ مَا يَخْلُقُ اللَّهُ يَخْتَارُ وَيُصْطَفِي قَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ خَيْرَتَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ وَمُصْطَفَاهُ مِنَ الْعِبَادِ وَالصَّالِحِ مِنَ الْحَدِيثِ. وَمِنْ كُلِّ مَا أَوْتَى النَّاسَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ فَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً. وَاتَّقُوا حَقَّ تَقَاتِهِ، وَاصْدُقُوا اللَّهَ صَالِحَ مَا تَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ. وَتَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ أَنْ يُنْكَتَ عَهْدُهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

حل لغات: زَيْنٌ، يُزَيْنُ، تَزِينًا، (تفعیل) مزین کرنا، آراستہ کرنا، سنوارنا۔ لَا تَمْلُوا (ن، س) فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر، نہ اکتاؤ۔ لَا تَقْسُ فعل نہی صیغہ واحد مؤنث غائب از قَسَافَسَاوَةً (ن) سخت ہونا اصل میں لَا تَقْسُوا تھا واولائے نہی کی وجہ سے گر گیا ہے۔ خَيْرَتُهُ مِنْ الْأَعْمَالِ بہترین عمل۔ مَا أُوتِيَ النَّاسُ الْحَلَالُ الْخِ مَا مَوْصُولُهُ اپنے مابعد سے مل کر خبر مقدم ہے اور الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ مبتدأ موخر ہے۔ تَحَابُّوا فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر (تفاعل) آپس میں دوست و مددگار ہو جاؤ۔ رُوحِ رَا کے ضمہ کے ساتھ حکم کے معنی میں آتا ہے اور رَا کے فتح کے ساتھ فضل و احسان کے معنی میں آتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ رُوحِ اللَّهِ نَكْتُ، يَنْكُتُ، نَكْتُ (ن، ض) وعدہ توڑنا۔

ترجمہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب سے عمدہ کلام اللہ کی کتاب ہے وہ شخص کامیابی سے ہمکنار ہو گیا جس کے دل کو اللہ نے قرآن سے معمور کر دیا اور کفر کے بعد جسے دین اسلام میں داخل کیا اور جس نے اس کے علاوہ لوگوں کی (بیہودہ) باتوں پر اسے ترجیح دی وہ بہترین اور بلیغ ترین کتاب ہے تم ان چیزوں کو دل کی گہرائیوں سے محبوب بنا لو جنہیں اللہ نے پسند کیا، اللہ کے کلام اور اس کے ذکر سے اکتاہٹ محسوس نہ کرو اور اس سے تمہارے دل سخت نہ ہوں کیونکہ اللہ نے اپنی پسندیدہ و برگزیدہ مخلوقات میں اس (ذکر) کو بہترین عمل، بندوں کی طرف سے منتخب اور اچھی بات قرار دیا ہے اور لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں انھیں میں حلال و حرام بھی ہیں۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جو اچھی بات منہ سے نکالو وہ اللہ کے حضور پوری کر دکھاؤ اور اللہ کے فضل و کرم سے باہم ایک دوسرے کے دوست اور مددگار بن جاؤ اللہ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اس کے وعدے کو پرانہ کیا جائے تم سب پر امن و سلامتی ہو۔

سَیْفُ بْنُ ذِی یَزَنَ وَ بَشَارَتُهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا ظَهَرَ سَیْفُ بْنُ ذِی یَزَنَ قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ:
وَاسْمُهُ النُّعْمَانُ بْنُ قَیْسٍ. عَلَى الْحَبَشَةِ وَ ذَلِكَ بَعْدَ مَوْلِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسَنَتَيْنِ
أَتَتْهُ وَفُودُ الْعَرَبِ وَ شُعْرَاءُ هَاتِهِنَّ وَ تَمَدَّحُهُ وَ تَذْكَرُ مَا كَانَ مِنْ حُسْنِ بَلَايِهِ وَ أَنَاةِ
فِيْمَنْ أَتَاهُ وَ فُودُ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ وَ أُمَيَّةُ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ أَبِي عَبْدِ
اللَّهِ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُدْعَانَ وَ خُوَيْلِدُ بْنُ أَسَدٍ وَ فِي أَنَاسٍ مِنْ وَجُوهِ قُرَيْشٍ
فَقَدِمُوا عَلَيْهِ صُنْعَاءَ فَإِذَا هُوَ فِي رَأْسِ غُمْدَانٍ الَّذِي ذَكَرَهُ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ
وَ اشْرَبَ هَنِيئًا عَلَيْكَ التَّاجُ مُرْتَفِعًا
فِي رَأْسِ غُمْدَانٍ دَارًا مِنْكَ مُحَلَالًا

حل لغات: ظَهَرَ، يَظْهَرُ، ظُهُورًا عَلَى صله کے ساتھ (ف) غالب ہونا۔ هَنِيئًا تَهْنِئَةً
(تفعلیل) مبارک باد دینا۔ بَلَاءٌ شَجَاعَت اور دلیری۔ وَجُوهُ وَجْه کی جمع سردار۔ وَفُودُ وَفْد کی
جمع ہے وہ لوگ جو کسی مشترک غرض کے لیے کسی بادشاہ یا حاکم کے پاس جائیں۔ صُنْعَاءَ یَمَن کی
راجدھانی ہے۔ رَأْسُ بِالْأُتَى حصہ، چھت۔ غُمْدَانُ صنعا میں ایک محل تھا جس میں سیف بن ذی
یزن اقامت پذیر تھا۔ هَنِيئًا خوش گوار ترکیب میں شَرَابًا محذوف کی صفت ہے یعنی اشْرَبَ شَرَابًا
هَنِيئًا۔ مُرْتَفِعًا بلند۔ مُحَلَالًا لَاعِمہ، سبز و شاداب، پسندیدہ۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب
سیف بن ذی یزن کا حبشہ پر تسلط ہوا ابن منذر کہیقول اس کا نام نعمان بن قیس ہے اور یہ واقعہ
نبی پاک ﷺ کی ولادت کے دو سال بعد کا ہے تو عرب کے سرداران و شعرا اسے مبارکباد پیش
کرنے کے لیے اس کی تعریف اور حسن شجاعت پر داد دینے کے لیے وفد در وفد اس کے پاس پہنچے
قریش کا وفد بھی گیا جن میں عبد المطلب بن ہاشم، امیہ بن عبد شمس ابو عبد اللہ، عبد اللہ بن جدعان،
خوید بن اسد اور دیگر کچھ سرداران قریش شامل تھے یہ لوگ صنعا پہنچے سلطان اس وقت اپنے محل
کی چھت پر تھا جسے غمدان کہتے تھے اس کا ذکر امیہ بن صلت نے اپنے ایک شعر میں کیا ہے تم خوش

گوار شراب پیو اس حال میں کہ تم پر بلند تاج ہے غم ان کی چھت پر تمہارا پسندیدہ گمر ہے۔

فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْأَذْنُ فَأَخْبَرَهُ بِمَكَانِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَنَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْكَلَامِ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتُ مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ بَيْنَ يَدَيَّ فَقَدْ أَذِنَا لَكَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَلَّكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ مَحَلًّا رَفِيعًا صَعْبًا مَنِيعًا شَامِخًا بَادِيًا وَأَنْبَتَكَ مَنِيعًا طَابَتْ أَرْوَمَتُهُ وَعَذِبَتْ جُرْثُومَتُهُ وَثَبَتْ أَصْلُهُ وَبَسَقَ فَرْعُهُ فِي أَكْرَمِ مَوْطِنٍ وَأَطْيَبِ مَعْدِنٍ فَأَنْتَ - أَبَيْتَ اللَّعْنَ - مَلِكُ الْعَرَبِ وَرَبِيعُهَا الَّذِي تَخْصِبُ بِهِ الْبِلَادُ وَرَأْسُ الْعَرَبِ الَّذِي لَهُ تَنْقَادُ وَعُمُودُهَا الَّذِي عَلَيْهِ الْعِمَادُ وَمَعْقِلُهَا الَّذِي يُلْجَأُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ، وَ سَلَفُكَ خَيْرُ سَلَفٍ، وَأَنْتَ لَنَا مِنْهُمْ خَيْرُ خَلْفٍ، فَلَنْ يَحْمَدَ مَنْ هُمْ سَلَفُهُ، وَلَنْ يَهْلِكَ مَنْ أَنْتَ خَلْفُهُ وَ نَحْنُ أَيُّهَا الْمَلِكُ أَهْلُ حَرَمِ اللَّهِ وَ سَدَنَةُ بَيْتِهِ أَشْخَصْنَا إِلَيْكَ الَّذِي أَبْهَجَكَ مِنْ كَشَفِ الْكَرْبِ الَّذِي قَدْ فَدَحْنَا وَفَدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفَدُ الْمَرْزِيَةِ.

حل لغات: آذِنُ حاجب، دربان، أَحَلَّ، إِحْلَا لَا (افعال) اتارنا۔ اَلصَّعْبُ دشوار، سخت، مستحکم۔ مَنِيعٌ بلند و مضبوط۔ شَامِخٌ بلند۔ بَادِيُ عظیم الشان۔ أَنْبَتَ انْبَاتًا (افعال) اگانا۔ مَنِيعٌ اگنے کی جگہ مراد نسل ہے۔ طَابَ طَيِّبًا (ض) عمدہ ہونا، پاکیزہ ہونا۔ أَرْوَمَةٌ کسی چیز کی اصل اور جڑ کو کہتے ہیں یہاں مراد حسب ہے۔ عَذِبَ، عَذُوبَةٌ (ك) خوشگوار ہونا، میٹھا ہونا۔ جُرْثُومَةٌ اصل، جمع جَرَائِمٍ۔ بَسَقَ بُسُوقًا (ن) بلند ہونا۔ اَلْمَوْطِنُ وطن، جگہ۔ مَعْدِنُ اسم ظرف، مخزن، اصل، جمع مَعَادِنٍ۔ أَبَيْتَ اللَّعْنَ بادشاہوں کی تعظیم کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی تم ایسے امور سے دور رہو جن سے تم لعنت کے مستحق ٹھہرو۔ اَلرَّبِيعُ موسم بہار کی بارش۔ خَصِبَ خَصْبًا (ض، س) شاداب ہونا۔ اَلْإِنْقِيَادُ (انعفال) مطیع و فرماں بردار ہونا۔ اَلْعُمُودُ ستون، سہارا، جمع اَعْمِدَةٌ، عَمَدٌ، عُمَدٌ۔ اَلْعِمَادُ جس کا سہارا لیا جائے جمع عَمَدٌ عُمَدٌ۔ مَعْقِلُ اسم ظرف پناہ گاہ جمع مَعَاقِلُ۔ خَمِدَ خَمْدًا وَ خُمُودًا (س) ہلاک ہونا۔ سَدَنَةٌ، سَادِنُ کی جمع ہے حاجب و خادم۔ اَشْخَصَ اِشْخَاصًا (افعال) لے جانا۔ أَبْهَجَ (افعال) خوش کیا۔ كَشَفَ الْكَرْبِ مصیبت دور کرنا مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہے اور فاعل ضمیر مخاطب ہے چنانچہ

دلائل النبوة میں بگشفتک الکرب ہے فدح فدحا (ف) بوجھل کرنا۔ وفد التهنئة مبتدا محذوف نحن کی خبر ہے۔ مرزفة میم کے فتح کے ساتھ بڑی مصیبت۔

ترجمہ: دربان بادشاہ کے پاس آیا اور ان کے آنے کی خبر دی بادشاہ نے انھیں آنے کی اجازت دیدی تو عبدالمطلب قریب ہوئے اور اذن کلام کے طالب ہوئے سلطان نے کہا کہ اگر تم میرے سامنے بات کرنے کا سلیقہ رکھتے ہو تو تمہیں اجازت دی جاتی ہے عبدالمطلب گویا ہوئے اے بادشاہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ارفع و اعلیٰ، مستحکم، مضبوط، بلند و بالا اور عظیم الشان محل میں اتارا اور آپ کو ایسی جگہ اگایا، جس کی جڑ پاکیزہ و شیریں اور اصل ثابت ہے اور جس کی شاخ بلند و بالا ہے (آپ حسب و نسب اور اصل و فرع کے اعتبار سے انتہائی بلند ہیں) کریم ترین جگہ اور پاکیزہ ترین اصل میں۔ آپ کا برانہ ہو۔ آپ عرب کے بادشاہ اور اس کی بارش ہیں، جس سے شہر سبز و شاداب ہوتے ہیں، آپ عرب کے ایسے سردار ہیں جن کے عرب مطیع و فرماں بردار ہیں، آپ عرب کا ستون ہیں جس کا عرب سہارا لیتے ہیں۔ آپ اس کی ایسی پناہ گاہ ہیں جہاں لوگ پناہ لیتے ہیں، آپ کے آباء ہمارے لیے بہترین سلف تھے اور آپ ہمارے لیے ان کے بہترین خلف ہیں وہ خاندان نہیں مٹ سکتا جس کے آپ جیسے سلف ہوں اور وہ کنبہ کبھی پارینہ نہیں ہو سکتا جس کے آپ کی طرح خلف ہوں اے بادشاہ ہم اہل حرم الہی ہیں، خدام حرم ہیں ہمیں آپ کی خدمت میں وہ چیز لائی جو آپ کے لیے باعث مسرت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ہماری اس مصیبت کو دور کر دیا جس نے ہمیں بوجھل کر دیا تھا، ہم مبارکباد دینے والے وفد ہیں، مصیبت میں ڈالنے والے نہیں ہیں۔

قَالَ: وَآيَهُمْ أَنْتَ أَيُّهَا الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الْمُطَلِّبِ بْنِ الْهَاشِمِ قَالَ: ابْنُ أُخْتِنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: أَدْنُ فَادْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَ أَهْلًا، وَ نَاقَةً وَ رَحْلًا، وَ مُسْتَنَاحًا سَهْلًا، وَ مَلِكًا رِبْحَلًا يُعْطَى عَطَاءً جَزَلًا، قَدْ سَمِعَ الْمَلِكُ مَقَالَتَكُمْ، وَ عَرَفَ قَرَابَتَكُمْ، وَ قَبِلَ وَ سَيَّلَتْكُمْ، فَانْتُمْ أَهْلُ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَ لَكُمْ الْكَرَامَةُ مَا أَقَمْتُمْ، وَ الْحَبَاءُ إِذَا ظَعَنْتُمْ ثُمَّ نَهَضُوا إِلَى دَارِ الْكَرَامَةِ وَ الْوُفُودِ، فَاقَامُوا شَهْرًا لَا يَصِلُونَ إِلَيْهِ وَ لَا يَأْذَنُ لَهُمْ بِالْإِنْصِرَافِ، ثُمَّ انْتَبَهَ لَهُمْ

اِنْتِبَاهَةً فَاَرْسَلَ اِلَى عَبْدِ الْمُطَلِّبِ، فَاَذْنَى مَجْلِسَهُ وَ اخْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْمُطَلِّبِ اِنِّیْ مُفَضِّلُکَ مِنْ سِرِّ عِلْمِیْ مَا لَوْ یَکُونُ غَیْرُکَ لَمْ اَبْحَ بِهٖ، لَکِنْ رَاَیْتُکَ مَعْدِنَهُ فَاَطْلَعْتُکَ طَلِیْعَهُ، فَلِیَکُنْ عِنْدَکَ مَطْوِیًّا حَتّٰی یَاْذَنَ اللّٰهُ فِیْهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِہٖ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْکِتَابِ الْمَکْنُوْنَ وَالْعِلْمِ الْمَخْزُوْنَ الَّذِیْ اخْتَرْنَاهُ لَا نَفْسًا وَاجْتَنَيْنَاهُ دُوْنَ غَیْرِنَا خَبْرًا عَظِیْمًا وَخَطَرًا جَسِیْمًا فِیْهِ شَرَفُ الْحَیْوَةِ وَفَضِیْلَةُ الْوَفَاةِ لِلنَّاسِ عَامَّةً وَلِرَهْطِکَ کَافَّةً وَلَکَ خَاصَّةً .

حل لغات: اُذْنُ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر از دَنَا دُنُوْا (ن) (قرب ہونا۔ اذنا (افعال) قرب کیا۔ مُسْتَسْنَاخًا اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، اقامت گاہ۔ اَلرَّحْلُ کجاوہ، منزل، قیام گاہ جمع رِحَال، اَرْحُل۔ رِبْحَلًا عظیم الشان مرحبا سے لے کر ملکا ربحلا تک یہ تمام الفاظ مہمانوں کی دل جوئی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جن کا عامل محذوف ہوتا ہے۔ حَبَاء عطیہ۔ ظَعَنَ ظُعُونًا (ف) کوچ کرنا۔ نَهَضَ نَهَضًا (ف) اٹھنا، کھڑا ہونا۔ دَارُ الْکِرَامَةِ وَالْوُفُوْدِ دار الضیافت کو کہتے ہیں جسے انگریزی میں گیسٹ ہاؤس کہتے ہیں، مہمان خانہ۔ وَصَلَ وَصُولًا (ض) پہنچنا۔ اِنْتَبَاهَ (افتعال) سمجھنا، محسوس کرنا۔ اَخْلَى اِخْلَاءً (افعال) خلوت میں بیٹھنا۔ مُفَضِّلُ اسم فاعل (افعال) پہنچانے والا اصل میں مُفَضِّلٌ (مُفَضِّلٌ) تھا یا پر ضمہ کسرہ کے بعد دشوار رکھ کر ”یا“ کو ساکن کر دیا اجتماع ساکنین ہوایا اور تنوین کے درمیان یا گر گئی۔ بَاحَ بَوْحًا (ن) ظاہر ہونا، باصلہ کے ساتھ ظاہر کرنا۔ اَطْلَعَ اِطْلَاعًا (افعال) ظاہر کرنا چنانچہ کہا جاتا ہے اَطْلَعَهُ طَلَعَ اَمْرُهٗ اس نے حقیقت حال کو ظاہر کر دیا۔ مَعْدِنَ مرکز، مراد راز کا امین ہے۔ مَطْوِیٌّ اسم مفعول (ض) لپٹا ہوا مراد محفوظ ہے۔ الْکِتَابُ الْمَکْنُوْنَ ایسی کتاب جو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔ اِجْتَنَى (افتعال) چنا۔ خَبْرًا عَظِیْمًا ترکیب میں اَجَدُ کا مفعول بہ ہے۔ خَطَرًا جَسِیْمًا شان عظیم ترکیب میں اس کا عطف خبرا عظیم پر ہے۔

ترجمہ: بادشاہ نے کہا اے متکلم! اہل حرم میں سے تم کون ہو؟ آپ نے کہا میں عبدالمطلب بن ہاشم ہوں وہ کہنے لگا ہماری بہن کا بیٹا؟ انھوں نے کہا ہاں تو وہ بولا قریب ہو جاؤ بادشاہ نے آپ کو قریب کر لیا پھر آپ کی طرف اور آپکے وفد کی طرف متوجہ ہوا اور بولا خوش آمدید تم اپنے

اہل میں آئے، اونٹنی کے پاس آئے، فرد گاہ پر آئے، نرم و ہموار جائے پناہ پر آئے اور ایسے عظیم الشان بادشاہ کے پاس آئے جو بہت عطا کرتا ہے، بادشاہ نے تمہاری گفتگو سن لی ہے تمہاری رشتہ داری کا اسے علم ہو چکا اور تمہارے وسیلے کو قبول کر لیا ہے تم ہمارے شب و روز کے مالک ہو جب تک تم ٹھہرے رہو گے عزت افزائی ہوگی اور لوٹنے پر ہمارے عطیات تمہارے ساتھ ہوں گے پھر وہ لوگ مہمان خانہ میں تشریف لے گئے اور ایک مہینہ تک اقامت پذیر رہے نہ وہ لوگ بادشاہ کے پاس پہنچے نہ بادشاہ نے انہیں جانے کی اجازت دی پھر (ایک مہینہ کے بعد) اسے مہمانوں کا احساس ہوا تو عبدالمطلب کو بلا بھیجا اور ان کے اپنے قریب کیا پھر اپنے پاس تنہائی میں بٹھایا پھر گویا ہوا اے عبدالمطلب! میں تمہیں اپنے علم کا ایک راز منتقل کر رہا ہوں کوئی اور ہوتا تو اسے نہ بتلاتا مگر میں نے تم کو اس کا امین پایا ہے اس لیے اس راز سے تمہیں مطلع کر رہا ہوں (اس کی حقیقت حال تم پر ظاہر کر رہا ہوں) یہ راز تمہارے پاس محفوظ رہنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دے کیونکہ وہ اپنے حکم کو نافذ فرمانے والا ہے۔ میں خفیہ کتاب اور اس علم مخزون میں جس کو ہم نے اپنے لیے اختیار کیا اور چننا ہے، نہ کہ ہمارے علاوہ دوسروں نے (جو ہمارے لیے خاص ہے) ایک بہت بڑی خبر اور عظیم شان پاتا ہوں جس میں انسانی حیات و ممات کے لیے شرافت و فضیلت ہے تمام لوگوں کے لیے، تمہاری پوری قوم کے لیے، اور خاص کر تمہارے لیے۔

فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَيُّهَا الْمَلِكُ مِثْلَكَ سَرٌّ وَ بَرٌّ، فَمَا هُوَ؟ فِدَاءُ كَأَهْلِ الْوَبَرِ، زُمْرًا بَعْدَ زُمْرٍ قَالَ: إِذَا وَلِدَ بَيْتَهَا مَةَ غُلَامٌ بِهِ عَلَامَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْهِ شَامَةٌ كَانَتْ لَهُ الْإِمَامَةُ وَلَكُمْ بِهِ الزَّعَامَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَبَيْتَ اللَّعْنَ لَقَدْ أَبْتُ بِخَيْرٍ مَا آبَ بِهِ وَافِدٌ، وَلَوْ لَا هَيْبَةُ الْمَلِكِ وَاجْلَالُهُ وَاعْظَامُهُ لَسَأَلْتُهُ مِنْ بَشَارَتِهِ إِيَّايَ مَا أَرْدَادُ بِهِ سُرُورًا قَالَ ابْنُ ذِي يَزَنَ: هَذَا حِينُهُ الَّذِي يُوَلَّدُ فِيهِ، أَوْ قَدْ وُلِدَ وَاسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَمُوتُ أَبُوهُ وَأُمُّهُ وَيَكْفُلُهُ جَدُّهُ وَعَمُّهُ وَلَدْنَاهُ مِرَارًا، وَاللَّهِ بَاعِثُهُ جِهًا رَأً، وَجَاعِلُ لَهُ مِنَّا أَنْصَارًا، يُعَزُّ بِهَمُ أَوْلِيَاءَهُ، وَيُذِلُّ بِهَمُ أَعْدَائِهِ، وَيَضْرِبُ بِهَمُ النَّاسِ عَنْ غُرُضٍ وَيَسْتَبِيحُ بِهَمُ كَرَائِمِ الْأَرْضِ وَيَكْسِرُ الْأَوْثَانَ، وَيُخَمِّدُ النَّيِّرَانَ، يَعْبُدُ الرَّحْمَنَ، وَيَدُ حَرُّ الشَّيْطَانِ، قَوْلُهُ فَضْلٌ، وَ

حُكْمُهُ عَدْلٌ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُطِيلُهُ.

حل لغات: سَرَوْبَر نیکی کر کے خوش ہونے والا۔ اَہْلُ الْوَبْرِ بادیہ نشیں۔ زُمَرُ زُمَرَةٍ کی جمع ہے جماعت۔ تَهَامَةٌ علم اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے مراد مکہ ہے اس کو تہامہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں دھوپ شدت سے پڑتی ہے اور وہاں کی زمین پست ہے یہ نجد کی ضد ہے۔ کَتِفُ شَانِہ جمع اَکْتَفَ۔ شَامَةٌ تل کو کہتے ہیں جمع شَامَات۔ اَلزَّعَامَةُ سرداری، شرف، قیادت اُبْتُ صِیغہ واحد متکلم از آَبَ اَوْبًا وَمَاَبَا (ن) لوثا۔ اَزْدَاذُ فَعْل مضارع صیغہ واحد متکلم از اَزْدَاذٍ اَزْدِيَاذًا (افعال) زیادہ ہونا۔ کَفَلَ کَفَالَةٌ (ن) نان و نفقہ کا ضامن ہونا، کفیل ہونا، پرورش کرنا۔ وَلَدْنَاہُ (ض) ہم نے اسے پیدا کیا۔ مِرَاژُ اچند مرتبہ، سیف بن ذی یزن کے اس قول کی توجیہ یہ ہے کہ اس کے نسب میں ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی جدات تھیں گویا اس قول کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری جدات نے کئی بار اسے جنا ہے اسی معنی میں حسان بن ثابت کا یہ شعر بھی ہے وَلَقَدْ وَلَدْنَاهُ وَفِينَا قَبْرُهُ، وَفُضُولُ نِعْمَتِهِ بِنَا لَمْ نَجْحِدْ اور کچھ لوگوں نے وَلَدْنَاهُ کو تشدید لام کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں وَجَدْنَاهُ کے معنی میں ہوگا اور ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم نے کئی بار آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر پایا ہے۔ اَلْعُرْضُ جانب، کنارہ، طرف يَضْرِبُ بِهَمِ النَّاسِ عَنْ عُرْضٍ کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ ان کے ذریعے لوگوں کو ایک طرف سے مارے گا چنانچہ کہا جاتا ہے: خَرَجُوا يَضْرِبُونَ النَّاسَ عَنْ عُرْضِ جَسٍ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نکل کر مارنا شروع کر دیا اور یہ پروا نہیں کی کہ کس کو مار رہے ہیں اور کیوں مار رہے ہیں۔ اِلِسْتِبَاخَةُ تباہ و برباد کرنا۔ كَرِيْمَةٌ شَرِيف، سردار، عزت دار حدیث شریف میں آیا: ”اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمَةٌ قَوْمُهُ فَامْرُوهُ“ جب تمہارے پاس اپنی قوم کا کوئی عزت دار آدمی آئے تو اس کا اعزاز و اکرام کرو جمع كَرَائِمٍ واضح رہے کہ كَرِيْمَةٌ میں تا تانیث کے لیے نہیں بلکہ مبالغہ کے لیے ہے۔ دَخَرَ دُخُورًا (ف) دھتکارنا، دور کرنا۔

ترجمہ: عبدالمطلب کہنے لگے آپ ہی جیسا بادشاہ بھلائی کر کے خوش ہوتا ہے وہ کون سی خبر ہے؟ آپ پر ہم جیسے بادیہ نشیں گروہ درگروہ قربان ہوں، بادشاہ نے کہا جب مکہ میں وہ بچہ پیدا ہوگا جس کے ساتھ ایک عظیم نشانی ہوگی اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک (بڑا) تل ہوگا

وہ لوگوں کا امام ہوگا اور اس کی بدولت قیامت تک تمہاری قیادت ہوگی، عبدالمطلب کہنے لگے آپ برائی سے دور رہیں بے شک میں وہ ساری بھلائی لے کر لوٹوں گا جو ایک (کامیاب) وفد لے کر لوٹتا ہے اگر بادشاہ کی ہیبت و جلالت اور عظمت مانع نہ ہوتی تو میں اس بشارت کے سلسلے میں بادشاہ سے اس چیز کا سوال کرتا جس سے میری مسرت میں اور اضافہ ہوا بن ذی یزن نے کہا یہی یہ وقت ہے جس میں وہ بچہ پیدا ہوگا یا پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا نام محمد ﷺ ہے اس کے والدین انتقال کر جائیں گے دادا اور چچا اس کی پرورش کریں گے ہم نے اس کو کئی بار جنا ہے اللہ اسے کھلم کھلا مبعوث فرمائے گا اور ہمیں میں سے اس کے انصار (مددگار) بنائے گا، جن کے ذریعے وہ (مبعوث ہونے والا رسول) اپنے دوستوں کو عزت بخشے گا اور دشمنوں کو ذلیل فرمائے گا اور ان کے ذریعے ایک طرف سے لوگوں کو مارے گا اور ان کے ذریعے دنیا کے سوراوؤں کو نیست و نابود کرے گا، وہ بتوں کو توڑے گا، آتش کفر کو بجھائے گا، رحمن کی عبادت کرے گا، شیطان کو دھتکار دے گا، اس کا قول فیصلہ کن اور حکم سراپا عدل ہوگا، نیکی کا حکم دے گا، برائی سے روکے گا اور اسے باطل کرے گا۔

فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: عَزَّجَدُّكَ وَ عَلَا كَعُبُكَ وَ دَامَ مُلْكُكَ وَ طَالَ عُمُرُكَ فَهَذَا نِجَارِي فَهَلِ الْمَلِكُ سَارِي بِإِفْصَاحٍ فَقَدْ أَوْضَحَ لِي بَعْضَ الْإِيضَاحِ. فَقَالَ ابْنُ ذِي يَزَنَ: وَالْبَيْتِ ذِي الْحُجْبِ، وَالْعَلَامَاتِ عَلَى النُّقْبِ، إِنَّكَ يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَجَدُّهُ غَيْرُ كَذِبٍ فَخَرَّ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سَاجِدًا، فَقَالَ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ ثَلَجَ صَدْرُكَ، وَ عَلَا أَمْرُكَ، فَهَلِ أَحْسَسْتَ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْتُ لَكَ؟ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَلِكُ كَانَ لِي ابْنٌ وَ كُنْتُ بِهِ مُعْجَبًا، وَ عَلَيْهِ رَفِيقًا، فَزَوَّجْتُهُ كَرِيمَةً مِنْ كَرَائِمِ قَوْمِهِ آمِنَةَ بِنْتَ وَهَبٍ، فَجَاءَتْ بِغُلَامٍ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، فَمَاتَ أَبُوهُ وَ أُمُّهُ، فَكَفَلْتُهُ أَنَا وَ عَمَّةٌ قَالَ ابْنُ ذِي يَزَنَ: إِنَّ الَّذِي قُلْتُ لَكَ كَمَا قُلْتَ فَاحْتَفِظْ بِابْنِكَ وَ احْذَرْ عَلَيْهِ الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَهُ أَعْدَاءُ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِ سَبِيلًا وَ اطْوِ مَا ذَكَرْتُ لَكَ دُونَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِينَ مَعَكَ، فَإِنِّي لَسْتُ أَمِنْ أَنْ تَدْخُلَ لَهُمُ النَّفَاسَةُ، مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ الرِّيَاسَةُ فَيَطْلُبُونَ لَهُ الْغَوَائِلَ، وَ

حل لغات: مز - اُن کی تمہاری کوشش مشکور ہو۔ علا - کُفُتِ تمہاری شان بلند ہو۔ نجار - مسرب و نسب۔ سار - رافضیہ تفصیل سے بیان کرنے والا۔ خُجُب - حجاب کی جمع ہے پردہ۔ اَلْخُجُب - پہاڑی راستہ۔ اَلْخُجُر - ٹھنڈا ہونا، خوش ہونا۔ اَطْلُو فِعْل امر (ض) چمپاؤ۔ رُحَط قوم جمع از رُحَط و از رُحَط تین سے دس تک کی جماعت کو رُحَط کہتے ہیں جس میں کوئی عورت شامل نہ ہو اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا۔ اَمْرٌ صیغہ واحد متکلم (س) مطمئن ہوں التماسہ حسد اور کینہ۔ عَوَائِل غائلہ کی جمع ہے مصیبت۔ حَبَائِل حبالہ کی جمع ہے پھندا۔

ترجمہ: عبدالمطلب کہنے لگے (اے بادشاہ) آپ کی کوشش مشکور ہو اور آپ کی شان بلند ہو آپ کا ملک ہمیشہ رہے اور عمر دراز ہو یہ میرا ہی حسب و نسب ہے کیا بادشاہ میرے لیے مزید وضاحت کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ نے تھوڑی سی وضاحت کی ہے، ابن ذی یزن نے کہا غلافوں اور پہاڑی راستہ پر علامتوں والے خانہ کعبہ کی قسم اے عبدالمطلب اس کے دادا تم ہو اس میں کوئی جھوٹ نہیں یہ سن کر عبدالمطلب سجدہ میں گر گئے بادشاہ نے کہا سراٹھاؤ تمہارا سینہ ٹھنڈا ہو اور تمہارا معاملہ بلند ہو، کیا تم نے میری ذکر کردہ علامتوں میں سے کچھ محسوس کیا؟ عبدالمطلب کہنے لگے اے بادشاہ میرا ایک بیٹا تھا اس کو میں بہت چاہتا تھا اور میں اس پر بہت مہربان تھا میں نے اس کی شادی اس کی قوم کی ایک شریف عورت آمنہ بنت وہب سے کر دی اس نے ایک بچہ جنا، میں نے اس کا نام محمد رکھا اس کے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں میں نے اور اس کے چچا نے اس کی پرورش کی ابن ذی یزن بول پڑا بیشک میں نے جو بات کہی ایسی ہی ہے جو تم نے کہی تو تم اپنے بیٹے کی حفاظت کرو اور اسے یہود سے بچاؤ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں اللہ تعالیٰ اس تک انہیں پہنچنے کی راہ نہیں بنائے گا اور چھپاؤ اپنے ان ساتھیوں سے اس (راز) کو جو میں نے تم سے بیان کیا، اس لیے کہ مجھے خوف ہے کہ ان کے دلوں میں حسد داخل ہو جائے کہ ریاست تمہیں حاصل ہونے والی ہے تو یہ اس کے لیے مصیبتوں کے خواہاں ہوں گے اور اس کے لیے پھندے بچھائیں گے (سازش کریں گے) تو وہ یا ان کی اولاد ایسا کرے گی۔

وَلَوْلَا اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ مُجْتَا حِيْ قَبْلَ مَبْعَثِهِ لَسِرْتُ بِخَيْلِيْ وَ رَجَلِيْ

حَتَّى أَصِيرَ بِثَرِبَ دَارَ مَمْلُكَتِهِ، فَأَتَى أَجْدُ فِي الْكِتَابِ النَّاطِقِ وَالْعِلْمِ السَّابِقِ أَنْ
بِثَرِبَ اسْتَحْكَامَ أَمْرِهِ وَ أَهْلَ نَصْرَتِهِ وَ مَوْضِعَ قَبْرِهِ، وَلَوْ لَا أَنِّي أَقْبَهُ الْآفَاتِ
وَ أَحْذَرُ عَلَيْهِ الْعَاهَاتِ لَا غَلَنْتُ عَلَى حَدَاثَةِ سِنِّهِ أَمْرَهُ وَلَا وَطَأْتُ أَسْنَانَ الْعَرَبِ
عَقْبَهُ وَلَكِنِّي صَارِفٌ ذَلِكَ إِلَيْكَ، عَنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ بِمَنْ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ لِكُلِّ
رَجُلٍ مِنْهُمْ بِعَشْرَةِ أَغْبَدٍ، وَعَشْرَةِ إِمَاءٍ، وَبِمِائَةِ مِّنَ الْإِبِلِ، وَخَلْتَيْنِ مِّنَ
الْبُرُودِ، وَبِخُمْسَةِ أَرْطَالٍ مِّنَ الذَّهَبِ، وَعَشْرَةِ أَرْطَالٍ فِضَّةً، وَ كِرْشٍ مَمْلُوءٍ
عَنْبَرًا وَأَمَرَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِعَشْرَةِ أَضْعَافِ ذَلِكَ، وَقَالَ لَهُ إِذَا حَالَ الْحَوْلُ
فَأَتْنِي. فَمَاتَ ابْنُ ذِي يَزْنَ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ فَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ كَثِيرًا مَا
يَقُولُ لَا يَغْبِطُنِي رَجُلٌ مِّنْكُمْ بِجَزِيلٍ عَطَاءِ الْمَلِكِ، فَإِنَّهُ إِلَى نَفَادٍ وَلَكِنْ لِّيَغْبِطُنِي
بِمَا يَبْقَى لِي وَلِعَقْبِي مِنْ بَعْدِي ذِكْرُهُ وَفَخْرُهُ وَشَرَفُهُ • فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَتَى
ذَلِكَ؟ قَالَ سَيُعْلَمُ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ.

حل لغات: الإِجْتِيَا ح ہلاک کرنا۔ خیل گھوڑوں کا گروہ مجازاً اس کا اطلاق سواروں پر بھی
ہوتا ہے۔ رَجُل، رَاجِل کی جمع ہے پیادہ لوگ۔ حَذَرَ حَذَرًا (س) ڈرنا۔ عَاهَةٌ، مصیبت جمع
عَاهَات۔ وَطَى وَطْأً (س) روندنا۔ أَسْنَان، سِنُّ کی جمع، ہم عمر، یہاں أَسْنَان سے مراد
اشراف و اکابر ہیں، لسان العرب میں ہے: يقال فلان سن فلان اذا كان مثله فى السن
وفى حديث ابن ذى يزن لاوطئن اسنان العرب كعبه يريذ ذوى اسنانهم وهم
الاکابر والاشراف۔ صَارِفٌ سپرد کرنے والا۔ تَقْصِيرٌ کوتاہی کرنا۔ عَشْرَةُ إِمَاءٍ دس
باندیاں یہ جملہ درست نہیں صحیح عَشْرُ إِمَاءٍ ہے۔ حُلَّةٌ جوڑا جمع حُلَل۔ بُرُود، بُرْد کی جمع ہے چادر
الرَّطَلُ بارہ اوقیہ کا ایک وزن جمع أَرْطَال۔ كِرْشٌ خوشبو کا ڈبہ جمع أَكْرَاش و كُرُوش۔ الْعَنْبَرُ
ایک قسم کی خوشبو۔ الضَّعْفُ دوچند جمع أَضْعَاف۔ حَالٌ حَوْلًا (ن) گزرنا اور پورا ہونا، کہا جاتا
ہے حَالٌ عَلَيْهِ الْحَوْلُ اس پر پورا سال گزر گیا۔ غَبَطَ غَبْطًا وَغِبْطَةً (ض) رشک کرنا۔
نَفَدَ نَفَادًا (س) ختم ہونا، ہلاک ہونا۔ الْعَقَبُ جمع أَعْقَاب مراد بیٹا، پوتا وغیرہ ہیں۔

ترجمہ: اور اگر میں جانتا کہ اس کے مبعوث ہونے سے پہلے مجھے موت نہیں آئے گی تو میں

گھوڑ سواروں اور پیادوں کے ساتھ سفر کرتا یہاں تک کہ اس کے پایہ تخت یثرب میں پہنچتا، کیونکہ میں کتاب ناطق اور علم سابق میں پاتا ہوں کہ یثرب ہی میں اس کا سلسلہ کار مستحکم ہوگا وہیں اس کے اعوان و انصار ہوں گے اور وہیں اس کی آخری آرام گاہ ہوگی اگر میرا مقصد یہ نہ ہوتا کہ اسے آفات زمانہ سے محفوظ رکھوں اور مجھے اس کے متعلق حوادث دہر کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نو عمری ہی میں اس کے معاملے کا اعلان کر دیتا اور میں اشراف عرب کو اس کی اتباع میں روند ڈالتا لیکن میں یہ کام تمہارے حوالہ کر رہا ہوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ذرا بھی کوتاہی نہ کرنا راوی کا بیان ہے پھر ان میں سے ہر ایک کو دس دس غلام اور دس دس باندیاں، سو سواونٹ، دو دو چادر کا جوڑا، پانچ پانچ رطل سونا، دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرا ہوا برتن دینے کا حکم دیا اور عبد المطلب کے لیے اس کا دس گنا دینے کا حکم دیا اور ان سے کہا جب یہ سال ختم ہو جائے تو میرے پاس آنا مگر سال ختم ہونے سے پہلے ہی سیف بن ذی یزن نے داعی اجل کو لبیک کہا بسا اوقات عبد المطلب کہا کرتے تھے اے قریش مجھ پر تم میں کا کوئی اس لیے رشک نہ کرے کہ بادشاہ نے مجھے بہت نوازا تھا کیونکہ وہ ختم ہو جانے والا ہے بلکہ مجھ پر رشک کرو اس بنیاد پر جس کا ذکر، فخر اور شرف میرے لیے اور میرے بعد والوں کے لیے باقی رہے گا جب آپ سے پوچھا جاتا کہ وہ کب ہوگا تو آپ جواب دیتے کہ ضرور وہ ایک دن جان لیا جائے گا اگرچہ کچھ وقت لگے۔

قِصَّةُ بَحِيرَى

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ خَرَجَ فِي رَكْبٍ تَاجِرًا إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا تَهَيَّأَ لِلرَّحِيلِ وَاجْتَمَعَ الْمَسِيرَ صَبَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَزْعُمُونَ فَرَّقَ لَهُ (أَبُو طَالِبٍ) وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَخْرُجَنَّ بِهِ مَعِيَ وَلَا يُفَارِقُنِي وَلَا أَفَارِقُهُ أَبَدًا أَوْ كَمَا قَالَ فَخَرَجَ بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا نَزَلَ الرَّكْبُ بَصْرَى مِنْ أَرْضِ الشَّامِ وَبِهَا رَاهِبٌ يُقَالُ لَهُ بَحِيرَى فِي صَوْمَعَةٍ لَهُ وَكَانَ إِلَيْهِ عِلْمُ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ وَلَمْ يَزَلْ فِي تِلْكَ الصَّوْمَعَةِ مُنْذُ قَطُّ رَاهِبٌ إِلَيْهِ يَصِيرُ عِلْمُهُمْ عَنْ كِتَابٍ فِيهَا فِيمَا يَزْعُمُونَ يَتَوَارَثُونَهُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَلَمَّا نَزَلُوا ذَلِكَ الْعَامَ بِبَحِيرَى وَكَانُوا كَثِيرًا مَّا

يَمُرُّونَ بِهِ قَبْلَ ذَلِكَ فَلَا يَكْلِمُهُمْ وَلَا يَغْرِضُ لَهُمْ حَتَّى كَانَ ذَلِكَ الْعَامُ فَلَمَّا نَزَلُوا بِهِ قَرِيبًا مِنْ صَوْمَعَتِهِ صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا كَثِيرًا .

حل لغات: رَكِب قافلہ یہ جمع ہے یا اسم جمع۔ رَحِيل روائگی۔ اَجْمَعَ الْمَسِير سفر کا عزم مصمم کیا۔ صَبَّ صَبَابَةً إِلَيْهِ (س) عاشق ہونا۔ رَقَّ رَقَّةً (ض) رحم کرنا۔ الْفَارَقَةُ (مفاعلت) جدا ہونا۔ تَهَيَّأَ (تفعل) آمادہ ہوا۔ رَاهِب راہب پادری، گرجاؤں کا گوشہ نشین (جمع) رُهَبَان۔ صَوْمَعَةُ گرجا، عبادت خانہ (جمع) صَوَامِع۔ قَطُّ ظرف زمان ہے جو استغراق ماضی کے لیے آتا ہے اور نفی کے ساتھ خاص ہے۔ كَابِرًا عَنِ كَابِرٍ نسل بعد نسل۔ مَرْمُرُورًا (ن) گزرنا۔ غَرَضٌ يَغْرِضُ غَرَضًا لَهُ (ض) لاحق ہونا مراد ملنا ہے۔

ترجمہ: ابن اسحاق نے کہا، پھر ابوطالب بغرض تجارت ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام کی طرف نکلے تو جب آپ کو چچ کرنے کے لیے آمادہ ہوئے اور سفر کا عزم مصمم کر لیا تو حضور ﷺ نے بھی ان کے ساتھ جانے کا اشتیاق ظاہر فرمایا جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے تو ابوطالب کا دل ان کے لیے پگھل گیا اور بولے خدا کی قسم میں اسے اپنے ساتھ ضرور لے جاؤں گا نہ وہ مجھ سے جدا ہو سکتا ہے اور نہ میں اس سے جدا ہو سکتا ہوں یا جیسا بھی انہوں نے کہا، چنانچہ ابوطالب اپنی معیت میں حضور کو لے کر روانہ ہوئے جب قافلہ سرزمین شام کے مقام بصری میں فروکش ہوا تو وہاں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا جسے بجیرا کہتے تھے یہ راہب علم نصرانیت سے پوری طرح واقف تھا لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہمیشہ اس صومعہ میں کوئی راہب ہوتا جس تک اس (صومعہ) کے اندر (رکھی ہوئی) کتاب کے بارے میں (سابقہ) راہبوں کا علم پہنچتا اور وہ نسل بعد نسل اس کے وارث ہوتے، جب یہ قافلہ اس سال راہب کے صومعہ کے قریب اتر ا حالانکہ پہلے بھی بارہا قافلے اس کے پاس سے گذرتے رہتے لیکن یہ راہب اہل قافلہ سے گفتگو نہ کرتا اور نہ ہی ان کے سامنے آتا حتی کہ اس سال جب وہ اس صومعہ کے قریب اترے تو اس نے ان کے لیے کثیر کھانا بنایا۔

وَذَلِكَ فِيمَا يَزْعُمُونَ عَنْ شَيْ رَأَاهُ وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ فِي الرُّكْبِ حِينَ أَقْبَلُوا وَغَمَامَةً تُظِلُّهُ مِنْ بَيْنِ

الْقَوْمَ قَالَ ثُمَّ أَقْبِلُوا فَنَزَلُوا فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ قَرِيباً مِنْهُ فَنَظَرَ إِلَى الْعِمَامَةِ حِينَ أَظْلَبَ الشَّجَرَةَ وَتَهَضَّرَتْ أَغْصَانُ الشَّجَرَةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَظَلَّ تَحْتَهَا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ بَحِيرَى نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكُمْ طَعَامًا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَإِنَّا أَحِبُّ أَنْ تَحْضُرُوا كُلُّكُمْ صَغِيرُكُمْ وَكَبِيرُكُمْ وَعَبْدُكُمْ وَحُرُّكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاللَّهِ يَا بَحِيرَى إِنَّ لَكَ لَشَانًا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتَ تَصْنَعُ هَذَا بِنَا وَقَدْ كُنَّا نَمُرُّ بِكَ كَثِيرًا فَمَا شَأْنُكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ بَحِيرَى صَدَقْتُ قَدْ كَانَ مَا تَقُولُ وَلَكِنَّكُمْ ضَيْفٌ، وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكْرِمَكُمْ وَأُصْنَعَ لَكُمْ طَعَامًا فَتَأْكُلُوا مِنْهُ كُلُّكُمْ.

حل لغات: أَقْبَلَ إِقْبَالًا (افعال) آنا۔ غِمَامَةٌ بادل کا ٹکڑا جمع غَمَائِمُ۔ أَظْلًا إِظْلَالًا (افعال) سایہ کرنا۔ ظِلَّ سَايَةٍ (جمع) ظِلَالُ۔ تَهَضَّرَ (تفعل) جھک گیا۔ اسْتَظَلَّ (استفعال) سایہ حاصل کیا۔ ضَيْفٌ مہمان جمع ضُيُوفٌ وَ أَضْيَافٌ واحد اور جمع دونوں کے لیے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مَعْشَرَ جماعت، گروہ (جمع) مَعَاشِرُ۔

ترجمہ: لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی چیز کے سبب تھا جسے اس نے اپنے صومعہ کے اندر سے دیکھا تھا لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے اپنے صومعہ سے سرکار کو قافلہ کے اندر دیکھا کہ جب قافلہ آ رہا تھا تو پوری قوم کے درمیان صرف آپ کے اوپر بادل کا ٹکڑا سایہ کیے ہوئے تھا۔ راوی کا بیان ہے پھر لوگ آئے اور قریب ہی کے ایک درخت کے سایہ میں ٹھہر گئے تو اس نے بادل کے ٹکڑے کو دیکھا جب درخت سایہ فگن تھا اور درخت کی شاخیں سرکار کے اوپر جھکی ہوئی تھیں یہاں تک کہ سرکار اس کے سائے تلے آ گئے، بکیرا یہ منظر دیکھ کر اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلا اور انھیں یہ کہہ کر بلا بھیجا کہ اے گروہ قریش میں نے تم لوگوں کے لیے کھانا تیار کیا ہے اور میری خواہش یہ ہے کہ تم میں کا چھوٹا بڑا، غلام، آزاد ہر ایک کھانے میں شریک ہو قافلہ کے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اے بکیرا آج تمہارا (عجیب) معاملہ ہے، کیوں کہ تم پہلے ہمارے ساتھ یہ سلوک نہیں کرتے تھے حالانکہ ہم تمہارے پاس سے بارہا گزرے ہیں تو پھر آج تمہارا کیا حال ہے؟ بکیرا نے کہا تم سچ کہہ رہے ہو بات وہی ہے جو تم کہہ رہے ہو لیکن تم ہمارے مہمان ہو اور میری

خواہش یہ ہے کہ میں تمہاری تعظیم و تکریم کروں اور تمہارے لیے کھانا بناؤں تاکہ تم سب لوگ اسے کھاؤ۔

فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ وَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ لِحَدَاثَةِ سِنِّهِ فِي رِحَالِ الْقَوْمِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا نَظَرَ بَحِيرَى فِي الْقَوْمِ لَمْ يَرَ الصِّفَةَ الَّتِي يَعْرِفُ وَيَجِدُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ طَعَامِي قَالُوا لَهُ يَا بَحِيرَى مَا تَخَلَّفَ عَنْكَ أَحَدٌ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْتِيكَ إِلَّا غُلَامٌ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ سِنًّا فَتَخَلَّفَ فِي رِحَالِهِمْ فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا أَدْعُوهُ فَلْيَحْضُرْ هَذَا الطَّعَامَ مَعَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَعَ الْقَوْمِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى إِنْ كَانَ لِلْوُومِ بَنَاءٌ أَنْ يَتَخَلَّفَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ طَعَامٍ مِّنْ بَيْنِنَا ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ فَاحْتَضَنَهُ وَأَجْلَسَهُ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَأَاهُ بَحِيرَى جَعَلَ يَلْحَظُهُ لَحْظًا شَدِيدًا وَيَنْظُرُ إِلَى أَشْيَاءَ مِنْ جَسَدِهِ قَدْ كَانَ يَجِدُهَا .

حل لغات: تَخَلَّفَ تَخَلُّفًا (تفعل) پیچھے رہنا۔ حَدَاثَةُ السِّنِّ نوعمری، حَدِيثُ السِّنِّ نوعمر کو کہا جاتا ہے۔ رِحَال، رَحْل کی جمع قیام گاہ، مسکن۔ لُؤْم لام تاکید کے لیے ہے اور لُؤْم مصدر ہے (ک) دنی الاصل ہونا، ذلیل ہونا۔ اِحْتَضَنَ (افتعال) گود میں اٹھالیا۔ لَحَظَ لَحْظًا (ف) ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔

ترجمہ: چنانچہ سب اہل قافلہ اس کے پاس جمع ہو گئے اور نبی پاک ﷺ کم سن ہونے کی وجہ سے درخت کے نیچے قیام گاہ پر پیچھے رہے، جب بحیرا نے سب مہمانوں کو دیکھا تو اس صفت کو نہ پایا جسے جانتا تھا اور اپنے پاس پاتا تھا تو اس نے کہا اے گروہ قریش تم میں کا کوئی کھانے سے پیچھے نہ رہے قافلہ والوں نے کہا اے بحیرا جن کو آتا تھا سب آگئے ہیں کوئی پیچھے نہیں رہا سوائے ایک نوعمر بچے کے جو قیام گاہ پر رہ گیا ہے اس نے کہا تم ایسا نہ کرو اسے بھی بلاؤ تاکہ وہ بھی تمہارے ساتھ شریک طعام ہو راوی کا بیان ہے کہ قریش میں سے ایک شخص جو قوم کے ساتھ تھا اس نے کہا کہ لات وعزی کی قسم بیشک ہمیں زیب نہیں دیتا کہ عبد اللہ ابن عبد المطلب کے فرزند ہمارے

درمیان کھانے سے پیچھے رہیں پھر وہ گیا اور ان کو گود میں لا کر قوم کے ساتھ بٹھا دیا، بحیرا نے جب آپ کو دیکھا تو خوب غور سے آپ کو دیکھنے لگا اور آپ کے جسم اطہر میں موجود ان چیزوں کی طرف دیکھنے لگا، جنہیں وہ اپنے پاس پاتا تھا۔

فَقَالَ (لَهُ) يَا غُلَامُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ اللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ وَإِنَّمَا قَالَ لَهُ بَحْرِی ذَلِكَ لِأَنَّهُ سَمِعَ قَوْمَهُ يَحْلِفُونَ بِهِمَا فَرَعِمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (لَهُ) لَا تَسْأَلْنِي بِاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَوَاللَّهِ مَا أَبْغَضْتُ شَيْئًا قَطُّ بُغْضَهُمَا فَقَالَ لَهُ بَحْرِی فَبِاللَّهِ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ فَجَعَلَ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ حَالِهِ فِي نَوْمِهِ وَهَيْئَتِهِ وَأُمُورِهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُهُ فَيَتَوَافَقُ ذَلِكَ مَا عِنْدَ بَحْرِی مِنْ صِفَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى ظَهْرِهِ فَرَأَى خَاتَمَ النَّبُوءَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَى مَوْضِعِهِ مِنْ صِفَتِهِ الَّتِي عِنْدَهُ. فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى عَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ مَا هَذَا الْغُلَامُ مِنْكَ قَالَ ابْنِي قَالَ لَهُ بَحْرِی مَا هُوَ بِابْنِكَ وَمَا يَنْبَغِي لِهَذَا الْغُلَامِ أَنْ يَكُونَ أَبُوهُ حَيًّا قَالَ فَإِنَّهُ ابْنُ أَخِي قَالَ فَمَا فَعَلَ أَبُوهُ قَالَ مَاتَ وَأُمُّهُ حُبْلَى بِهِ قَالَ صَدَقْتَ فَارْجِعْ بِابْنِ أَخِيكَ إِلَى بَلَدِهِ وَاحْذَرْ عَلَيْهِ الْيَهُودَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ رَأَوْهُ وَعَرَفُوا مِنْهُ مَا عَرَفْتُ لَيَبْغُنَّهُ شَرًّا فَإِنَّهُ كَائِنُ لَا بُنْ أَخِيكَ هَذَا شَأْنٌ عَظِيمٌ فَأَسْرِعْ بِهِ إِلَى بِلَادِهِ.

حل لغات: أَبْغَضَ (افعال) اس نے دشمنی کی، نفرت کی۔ بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ تَوَافَقَ تَوَافَقًا (تفاعل) ایک دوسرے کے موافق ہونا۔ ظَهَرَ پَشْتُ (جمع) اَظْهَرَ۔ كَتِفَ شَانَه (ج) اَكْتَفَ۔ خَاتَمَ مَہر۔ أَقْبَلَ إِقْبَالًا (افعال) متوجہ ہونا۔ حُبْلَى حَامِلَه عورت (جمع) حُبْلَيَات۔ حَذَرَ حَذْرًا (س) چوکنار ہونا۔ لَيَبْغُنَّهُ لَام تَاكِيد بَانُون ثَقِيلَه صِيغَه جمع مذکر غائب ضرور وہ اس کے لیے چاہیں گے۔ اِلَا سُرَاع باصلہ کے ساتھ جلد لے جانا۔

ترجمہ: چنانچہ اس نے آپ سے کہا اے بچے میں تمہیں لات وعزی کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس چیز کے بارے میں تم سے پوچھوں گا تم مجھے اس کا جواب دو گے بحیرا نے یہ بات آپ سے اس لیے کہی تھی کہ آپ کی قوم کو لات وعزی کی قسم کھاتے ہوئے سنا تھا لوگوں کا بیان

ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا مجھے لات وعزی کا واسطہ دے کر کوئی بات نہ پوچھو خدا کی قسم جتنی مجھے ان سے نفرت ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہے بحیر ابولا تو پھر میں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں مجھے اس کا جواب دو، جس کے بارے میں تم سے پوچھوں حضور نے فرمایا اب جو تمہارا جی چاہے پوچھو وہ حضور ﷺ سے آپ کی نیند، ہیئت اور دوسرے کچھ امور کے بارے میں سوال کرنے لگا حضور جواب ارشاد فرماتے رہے حضور کا جواب ان صفات کے مطابق ہوتا جو نبی آخر الزماں ﷺ کے بارے میں اس کے پاس موجود تھیں پھر اس نے آپ کی پشت مبارک کی طرف دیکھا تو اسے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت اسی جگہ اسی صفت پر نظر آئی جیسی اس کے پاس تھی جب بحیر اسوال سے فارغ ہو گیا تو ابوطالب کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا اس بچہ کا آپ سے کیا رشتہ ہے؟ آپ نے کہا یہ میرا بیٹا ہے بحیر نے کہا یہ آپ کا بیٹا نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا باپ زندہ موجود ہو سکتا ہے ابوطالب نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے اس نے پوچھا اس کا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ باپ کا انتقال اسی وقت ہو گیا جبکہ یہ شکم مادر میں تھا اس نے کہا آپ نے سچ کہا آپ اپنے بھتیجے کو لیکر وطن واپس لوٹ جائیں اور یہودیوں سے ہر وقت ہوشیار رہیں، بخدا اگر انہوں نے اسے دیکھ لیا اور انھیں ان نشانیوں کا علم ہو گیا جن کا علم مجھے ہوا ہے تو وہ اسے ضرر پہنچانا چاہیں گے، بلاشبہ آپ کے اس بھتیجے کی بڑی شان ہوگی تو بہت جلد اسے لے کر اس کے وطن چلے جائیے۔

صِفَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

إِنَّ أَوَّلَ قَائِمٍ بِأَمْرِ الْأُمَّةِ النَّبِيُّ ﷺ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى فِتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَبَلَغَ الرِّسَالَةَ وَجَاهَدَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَنَصَحَ الْأُمَّةَ وَعَبَدَ رَبَّهُ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ فَهُوَ أَفْضَلُ الْخَلْقِ وَأَشْرَفُ الرُّسُلِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَحَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ وَصَاحِبُ الشَّفَاعَةِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُودِ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لَوَاءِهِ فَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأُمَّتُهُ خَيْرُ الْأُمَمِ وَأَصْحَابُهُ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِلَّتُهُ أَشْرَفُ الْمِلَلِ لَهُ الْمُعْجَزَاتُ الْبَاهِرَةُ وَ

الْخُلُقُ الْعَظِيمُ وَالْعَقْلُ الْكَامِلُ الْجَسِيمُ وَالنَّسَبُ الْأَشْرَفُ وَالْجَمَالُ الْمُنْفَعُ وَالْكَرَمُ الْأَوْفَرُ وَالشَّجَاعَةُ النَّامَةُ وَالْحِلْمُ الزَّائِدُ وَالْعِلْمُ النَّافِعُ وَالْعَمَلُ الْأَرْفَعُ وَالْخَوْفُ الْأَكْمَلُ وَالْتَّقْوَى الْبَاهِرَةُ فَهُوَ أَفْصَحُ الْخَلْقِ وَأَكْمَلُهُمْ فِي كُلِّ صِفَاتِ الْكَمَالِ وَأَبْعَدُ الْخَلْقِ عَنِ الدَّنَائَاتِ وَ النَّقَائِصِ وَفِيهِ قَالَ الشَّاعِرُ:

لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمَنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
أَبَدًا وَعِلْمِي أَنَّهُ لَا يَخْلُقُ

حل لغات: اَوَّلَ قَائِمٍ بہ ترکیب اضافی اِنَّ کا اسم ہے، بِأَمْرِ الْأُمَّةِ، قَائِمٌ سے متعلق ہے اور النَّبِيُّ، اِنَّ کی خبر ہے۔ قَائِمِ اسم فاعل (ن) والی، منتظم۔ فِتْرَةَ دُوبُیُّو کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے اسے فترت سے تعبیر کرتے ہیں۔ بَلَّغَ تَبْلِيغًا (تفعیل) پہنچانا۔ الرِّسَالَةَ پیغام (جمع) رَسَائِلَ۔ نَصَحَ نَصْحًا (ف) خیر خواہی کرنا۔ یَقِینُ موت۔ حَامِلٌ اٹھانے والا۔ الْمَقَامُ الْمُحْمُودُ یہ وہ مقام ہے جہاں اگلے پچھلے سب سرکار کی تعریف کریں گے۔ الْحَوْضُ الْمُرُودُ وہ حوض جس کے پاس آیا جائے، مراد حوض کوثر ہے۔ لَوَاءُ جھنڈا جمع الْوِیَاقِ وَالْوِیَاتِ۔ لُہُ الْمُجِزَاتِ الْبَاهِرَةِ الخ، لُہُ خبر مقدم ہے اور الْمُجِزَاتِ الْبَاهِرَةِ سے لے کر التَّقْوَى الْبَاهِرَةِ تک بطریق عطف مبتدا موخر ہے۔ الْبَاهِرَةُ اسم فاعل، صیغہ واحد مونث از بَهَرَ بَهْرًا (ف) فائق ہونا، غالب ہونا، روشن ہونا۔ الْكَرَمُ سخاوت۔ الْأَوْفَرُ کامل، تام، مکمل۔ الْحِلْمُ بردباری۔ دَنَائَات، دَنَائَةُ کی جمع ہے رذیل اور گھٹیا چیز۔ النَّقِیصَةُ بری خصلت (جمع) نَقَائِصُ۔

ترجمہ: بیشک پہلی وہ ہستی جو امت کے معاملات کی والی ہوئی نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ رسالت کے منقطع ہونے کے بعد سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے پیغام الہی کو (امت تک) پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسا جہاد کا حق تھا امت کی خیر خواہی کی اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ اپنے معبود حقیقی سے جا ملے تو آپ تمام مخلوق میں سب سے افضل، تمام رسولوں سے اشرف، نبی رحمت، متقیوں کے امام، لواء الحمد کو اٹھانے والے، شفاعت، مقام محمود اور حوض کوثر کے مالک، آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے سارے لوگ بروز قیامت آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے آپ

تمام نبیوں میں بہتر آپ کی امت تمام امتوں سے بہتر آپ کے صحابہ انبیاء کے بعد سب لوگوں سے افضل، آپ کا دین تمام ادیان و مذاہب سے بلند و بالا آپ کے روشن و تاباں معجزات ہیں، آپ خلق عظیم پر فائز ہیں آپ کو کامل اور زبردست عقل عطا کی گئی آپ کا نسب سب سے اشرف ہے، آپ جمال مطلق، کرم وافر، مکمل بہادری، زائد بردباری، نفع بخش علم، بلند و بالا عمل، کامل خوف اور واضح تقویٰ کے مالک ہیں۔ آپ مخلوق میں سب سے زیادہ فصیح، اور صفات کمال میں سب سے زیادہ کامل، رذیل اور گھٹیا چیزوں سے بہت دور تھے آپ ہی کے متعلق شاعر نے کہا ہے کہ

اللہ نے محمد ﷺ کی طرح کبھی کسی کو پیدا نہیں کیا
اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی پیدا نہیں کرے گا

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي بَيْتِهِ فِي مِهْنَةٍ أَهْلِهِ أَوْ فِي خِدْمَتِهِمْ وَكَانَ يُفْلِي ثَوْبَهُ وَيَرْقَعُهُ وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ وَيَعْلِفُ نَاضِحَهُ وَيَقُمُ الْبَيْتَ أَوْ يَكْنِسُهُ وَيَعْقِلُ الْبَعِيرَ وَيَأْكُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَيَعْجَنُ مَعَهَا وَيَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوقِ، وَكَانَ ﷺ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ وَقَدْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ سُنَّتِهِ فَقَالَ الْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِي وَالْحُبُّ أَسَاسِي وَالشُّوقُ مَرْكَبِي وَذِكْرُ اللَّهِ أُنَيْسِي وَالْحُزْنُ رَفِيقِي وَالْعِلْمُ سِلَاحِي وَالصَّبْرُ رِذَائِي وَالرِّضَا غَنِيمَتِي وَالْفَقْرُ فَخْرِي وَالزُّهْدُ حِرْفَتِي وَالْيَقِينُ قُوَّتِي وَالصِّدْقُ شَفِيعِي وَالطَّاعَةُ حَسْبِي وَالْجِهَادُ خُلُقِي وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَّا حِلْمُهُ وَجُودُهُ وَشَجَاعَتُهُ وَحَيَاءُهُ وَحُسْنُ عِشْرَتِهِ وَشَفَقَتُهُ وَرَأْفَتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَبِرُّهُ وَعَدْلُهُ وَوَقَارُهُ وَصَبْرُهُ وَهَيْبَتُهُ وَثِقَتُهُ وَبَقِيَّةُ خِصَالِهِ الْحَمِيدَةِ الَّتِي لَا تَكَادُ تُحْصَرُ فَكَثِيرَةٌ جَدًّا.

حل لغات: مِهْنَةٌ خدمت جمع مِهْنٍ و مِهْنٌ - فَلْيُفْلِي ثَوْبَهُ (تفعیل) جوئیں نکالنا۔ رَقَعَ يَرْقَعُ رَقْعًا (ف) پیوند لگانا۔ خَصَفَ خَصْفًا (ض) سینا۔ عْلَفَ عْلَفًا (ض) چارہ دینا۔ نَاضِح اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سیرابی کے لیے پانی لایا جاتا ہے۔ قَمَّ، يَقُمُّ قَمًّا (ن) جھاڑو دینا۔ عَقَلَ عَقْلًا (ن ض) باندھنا۔ عَجَنَ عَجْنًا (ن ض) آٹا گوندھنا۔ بِضَاعَةُ اس مال کو

کہتے ہیں جو تجارت کے لیے تیار کیا جائے جمع بضائع - مُتَوَاصِل اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (تفاعل) مسلسل اور لگاتار کسی کام کو انجام دینے والا۔ الْاُخْزَان، حُزْن کی جمع بمعنی رنج و غم۔ مُتَوَاصِل الْاُخْزَان پیہم رنج و غم والا۔ دَائِمُ الْفِكْرِ ہمیشہ فکر مند رہنے والا۔ رَأْسُ الْمَال سرمایہ اور پونجی کو کہتے ہیں۔ اَسَاس بنیاد۔ مَرْكَب سواری۔ اِنِيس جس سے انس حاصل ہو، ہمد۔ سِلَاح ہتھیار (جمع) اَسْلِحَة۔ رِداء چادر (جمع) اَرْدِيَة۔ الْحِرْفَة پیشہ۔ حَصْر حَصْرًا (ن، ض) گھیرنا، شمار کرنا۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما ہوتے تو گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے، اپنے کپڑے سے جوئیں نکالتے اور اس میں پیوند لگاتے، اپنے نعلین مبارک کو سلتے اور اپنے کام خود انجام دیتے، جواونٹ پانی کے کام میں لایا جاتا اسے چارہ ڈالتے، گھر میں جھاڑو دیتے، اونٹ کو باندھتے، خادم کے ساتھ کھانا کھاتے اور میرے ساتھ آٹا گوندھتے، اپنا سامان بازار سے خود خرید کر لاتے اور نبی کریم ﷺ برابر غمگین اور فکر مند رہتے تھے (معلوم ہوتا کہ) آپ کے لیے راحت نہیں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی سنت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ معرفت میرا سرمایہ ہے، محبت میرا دستور اساسی ہے، شوق میری سواری ہے، ذکر الہی میرا ہمد، حزن و ملال میرا دوست، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضائے الہی میری غنیمت، فقر میرا فخر، زہد میرا پیشہ، یقین میری قوت، صدق میرا شفیع، طاعت میرا شرف، جہاد میری عادت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے“ الغرض ان کے اندر بردباری، سخاوت و شجاعت، شرم و حیا، حسن سلوک، شفقت و محبت، رافت، رحمت، نیکی، عدل و انصاف، عزت و وقار، صبر و ضبط، ہیبت و خشیت، اعتماد و وثوق اور دیگر اوصاف حمیدہ اس قدر ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔

نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ

(حسان بن ثابت)

(۱) لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ وَقَدْ سَمِنَ يَسْرِي إِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِي

- (۲) تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ وَ حَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدِّدٍ
(۳) هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ وَأَرْشَدَهُمْ مَنْ يَتَّبِعِ الْحَقَّ يُرْشَدِ
(۴) وَهَلْ يَسْتَوِي ضَلَالُ قَوْمٍ تَسْكُغُوا عَمَى وَ هُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِي
(۵) لَقَدْ نَزَلْتُ مِنْهُ عَلَى أَهْلِ يَثْرِبَ رِكَابُ هُدًى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاسْعُدِ
(۶) نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ وَيَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ فِي كُلِّ مَسْجِدِ
(۷) وَ إِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةٌ غَائِبٍ فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ أَوْفَى ضُحَى غَدِ
(۸) لِيَهْنِ أَبَابُكَرٍ سَعَادَةٌ جَدِّهِ بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدِ اللَّهُ يَسْعُدِ

حل لغات: خَابَ خَيْبَةً (ض) خَابَ وخاسر ہونا۔ قُدَسَ فعل ماضی مجہول (تفعیل) پاک کرنا۔ اِغْتَدَى اِغْتِدَاءً (افتعال) صبح میں آنا یا جانا، مراد مطلقاً آمد و رفت ہے۔ سَرَى شَرًى (ض) جانا۔ تَرَحَّلَ (تفعیل) کوچ کیا۔ ضَلَّ ضَلَالًا (ض) گمراہ ہونا۔ هَدَى هِدَايَةً (ض) راستہ دکھانا۔ اِلِرْشَادَ (افعال) راہ دکھانا۔ رَشَدَ رُشْدًا (ن) ہدایت پانا۔ حَلَّ يَحُلُّ حُلُولًا (ن، ض) اترنا۔ ضَلَّال، ضَالُّ کی جمع گمراہ۔ تَسْكُغَ (تفعیل) حیران ہونا۔ هُدَاةٌ، هَادِي کی جمع ہے راستہ دکھانے والا۔ رِكَاب سواری کے اونٹ کو کہتے ہیں اس کا واحد رَاحِلَةٌ آتا ہے۔ السَّعْدُ برکت جمع اَسْعُدُ۔ الضُّحَى چاشت۔ لِيَهْنِ امر غائب (ض) مبارک ہو۔ اِلِسْعَادِ (افعال) نیک بخت بنانا۔ سَعِدَ سَعَادَةً (س) نیک بخت ہونا۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ جس قوم سے نبی تشریف لے گئے وہ نامراد ہو گئی اور مقدس ہیں وہ لوگ جن کے پاس نبی صبح و شام آتے جاتے ہیں ﴿۲﴾ ایک قوم سے اللہ کے رسول نے کوچ کیا تو اس قوم کی میت لٹاری گئی اور دوسری قوم کے پاس وہ نئے نور کے ساتھ قیام پذیر ہوئے ﴿۳﴾ اللہ نے انہیں رسول کی برکت سے گمراہی کے بعد ہدایت دی اور سیدھا راستہ دکھایا اور جو حق کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا ﴿۴﴾ کیا برابر ہو سکتے ہیں قوم کے وہ گمراہ لوگ جو گمراہی اور تاریکی میں سرگرداں ہیں اور وہ رہنما جو ایک ہدایت یافتہ (رسول اللہ ﷺ) کے ذریعے ہدایت پا رہے ہیں ﴿۵﴾ اس رسول خدا کے نزول اجلال فرمانے کی وجہ سے اہل یثرب پر ہدایت کی سواریاں خیر و برکت لے کر اتریں ﴿۶﴾ لوگ اپنے گرد و پیش جو کچھ نہیں دیکھ سکتے نبی وہ سب

کچھ دیکھ لیتے ہیں اور ہر مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں (یعنی ان کے حکم سے ہر مجلس میں تلاوت کی جاتی ہے) ﴿۷﴾ اگر آپ کسی دن کسی غائب چیز کے متعلق پیشین گوئی کر دیں تو اسی دن یا آئندہ کل اس کی تصدیق ہو جاتی ہے ﴿۸﴾ ابوبکر صدیق کو سرکار کی صحبت سے (حاصل ہونے والی) خوش بختی مبارک ہو جسے اللہ سعادت دے وہ سعادت مند ہوگا

كَيْفَ كَانَ الصَّحَابَةُ يُعَظِّمُونَ النَّبِيَّ ﷺ

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَ اللَّهُ مَا شَعَرَبَهُمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتْرَةَ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتٌ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَالْحَتْ فَقَالُوا خَلَاتِ الْقُصَوَاءُ خَلَاتِ الْقُصَوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَلَاتِ الْقُصَوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ .

حل لغات: طَلِيعَةٌ مقدمۃ الجیش واحد اور جمع دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جمع طلائع۔ فَخُذُوا فعل امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا (ن) لینا، پکڑنا، اختیار کرنا۔ شَعَرَ شُعُورًا (ن، ک) بہ جاننا، محسوس کرنا۔ قَتْرَةُ گردوغبار۔ رَكَضَ رَكَضًا (ن) ایڑ لگانا۔ اَنْذَرَ اِنْذَارًا وَ نَذِيرًا (افعال) بتانا، جتلا نا، انجام سے ڈرانا، دوسرا مصدر غیر قیاسی ہے۔ ثَنِيَّةٌ گھائی جمع ثَنَائِد۔ هَبَطَ هَبُوطًا (ن، ض) اترنا۔ بَرَكَ بُرُوكًا (ن) اونٹ کا بیٹھنا۔ حَلْ حَلْ اونٹنی کو ڈانٹنے کے لیے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اَلْحَتْ (افعال) اڑی رہی، جگہ پکڑ لی۔ خَلَا خُلُوءً (ف) اڑ جانا، جگہ سے نہ اٹلنا۔ الْقُصَوَاءُ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی۔ حَابِسُ الْفِيلِ ہاتھی کو روکنے والا مراد اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتے ہیں دونوں کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ سے چلے

ابھی لوگ راستے ہی میں تھے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا خالد بن ولید قریش کے سواروں کے ساتھ غمیم میں مقدمۃ الجیش بن کر رہے تم لوگ دہنی طرف مڑ کر چلو بخدا خالد بن ولید کو ان حضرات کی خبر نہ ہوئی کہ اچانک اس نے لشکر کے گرد و غبار کو دیکھا تو سواری دوڑاتے ہوئے قریش کو بتانے کے لیے چلا اور نبی پاک ﷺ چلتے رہے جب اس گھائی پر پہنچے جس سے ان پر اترتے ہیں تو حضور کی سواری اڑ گئی لوگوں نے حل حل کہا مگر وہ زمین سے چپک گئی اب لوگوں نے کہا قصوا اڑ گئی، قصوا اڑ گئی اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قصوا (اڑی) تھکی نہیں ہے اور نہ یہ اس کی عادت ہے مگر اس کو اسی نے روکا ہے جس نے ہاتھی کو روکا تھا۔

ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَّبْتُ قَالَ فَعَدَلْ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلٍ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ وَشَكَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ.

حل لغات: خُطَّة عادت، کام، خصلت جمع خُطَط۔ الْحُرْمَةُ محترم چیز، قابل حفاظت چیز (جمع) حُرُمَات۔ زَجَرَ زَجْرًا (ن) ڈانٹنا۔ وَثَّبْتُ وَثْبًا (ض) اٹھنا۔ عَدَلْ عَنْهُ اعراض کیا۔ الْأَقْصَى انتہا، آخر۔ ثَمَدًا ایسا گڈھا جس میں کم پانی ہو۔ تَبَرَّض (تفعل) تھوڑا تھوڑا پانی لینا۔ الْإِلْبَاط (افعال) ٹھہرانا مراد چھوڑنا ہے۔ نَزَحَ نَزْحًا (ف) کل پانی نکال لینا۔ الْإِنْتِزَاع (افتعال) اکھیڑنا، نکالنا۔ السَّهْم تیر (جمع) سِهَام۔ كِنَانَةُ ترکش جمع كِنَانَات۔ جَاشَ جَيْشًا (ض) جوش مارنا، ابلنا۔ الرَّي سیرابی، خوش حالی و زیادتی نعمت۔ صَدَرَ صَدْرًا وَ مَصْدَرًا عَنْهُ (ن ض) لوٹنا۔

ترجمہ: پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ کسی ایسی بات کا مجھ سے سوال کریں گے جس میں اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم ہوگی تو انہیں ضرور دوں گا اس کے بعد سواری کو ڈانٹا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اب حضور نے شاہراہ سے ہٹ کر سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ حدیبیہ کے آخری سرے پر ایک کم پانی والے گڈھے پر اترے جس سے لوگ

تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے تھوڑی دیر میں اس کا کل پانی نکال لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیاس کی شکایت کی گئی تو حضور نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور حکم دیا کہ لوگ اسے گڈھے میں گاڑ دیں بخدا اس گڈھے سے مسلسل زیادہ پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے۔

فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةٍ وَكَانُوا عَيْبَةً نُصَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَمُ نَجِي لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلَكِنَّا جُنَّا مُعْتَمِرِينَ وَإِنْ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكْتُهُمُ الْحَرْبُ وَأَضُرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاؤُوا مَا دَدْتُهُمْ مَدَّةً وَيَخْلُوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرُ فَإِنْ شَاؤُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَالْأَفْقَدُ جَمُّوا وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي وَلَيَنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَأُبَلِّغُهُمْ مَا تَقُولُ فَاِنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى قُرَيْشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ وَ سَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا قَالَ سُفْهَاءُ هُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُوو الرِّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذًا وَ كَذًا فَحَدَّثْتُهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

حل لغات: عَيْبَةٌ وہ تھیلا جس میں کپڑا رکھا جاتا ہے یہاں مراد رازدار اور ہمدرد ہے۔
النُّصْح اس کے معنی بھی سچے ہمدرد کے ہیں۔ الْاَعْدَادِ عِدَّة کی جمع ہے وہ پانی جو کبھی ختم نہ ہو۔ عُوذُ عَائِد کی جمع ہے وہ اونٹنی جو اپنے بچے کے ساتھ ہو یا وہ اونٹنی جو دودھ والی ہو۔ مَطَافِيلُ مُطَفِل کی جمع ہے بچہ والی اونٹنی۔ مُقَاتِلُوكَ نون جمع اضافت کی بنا پر ساقط ہے۔ صَادُّوكَ یہاں بھی نون جمع اضافت کے سبب ساقط ہے، اَزْ صَدَّ صَدًّا (ن) روکنا۔ نِهَكَ نَهَكًا (س) دبلا کرنا۔ الْاِضْرَار (افعال) نقصان پہنچانا۔ مَادَدَ (مفاعلت) صلح کی۔ خَلَّى تَخْلِيَةً (تفعیل) چھوڑنا۔ جَمَّ جُمُومًا (ن، ض) آرام کرنا مراد اپنی جگہ ڈٹے رہنا ہے۔ الْاِنْفِرَاد

(انفعال) الگ ہونا۔ سَالِفَةٌ گردن کے اگلے حصہ کو کہتے ہیں مراد گردن ہے جمع سَوَالِف۔ اَنْفَذَ اِنْفَاذًا (افعال) نافذ کرنا، غالب کرنا۔ عَرَضَ عَرْضًا (ض) پیش کرنا۔

ترجمہ: یہ حضرات اسی حال پر تھے کہ بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور یہ لوگ تہامہ والوں میں رسول اللہ ﷺ کے رازدار تھے انھوں نے بتایا کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں کے پاس موجود چھوڑ آیا ہوں اور ان کے ساتھ دودھاری اور بچے والی اونٹنیاں ہیں وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں ہم عمرہ کرنے آئے ہیں قریش کو لڑائی نے کمزور کر دیا ہے اور انھیں نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت کے لیے ان سے صلح کر لوں اور وہ میرے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں اگر میں غالب آ جاؤں تو اگر وہ چاہیں اس دین میں داخل ہونا جس میں لوگ داخل ہوئے تو وہ بھی داخل ہو جائیں ورنہ اپنی جگہ ڈٹے رہیں اور اگر انکار کر دیا تو قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ان سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن الگ ہو جائے اور اللہ یقیناً اپنے دین کو غالب فرمائے گا بدیل نے کہا آپ جو فرماتے ہیں وہ ان تک پہنچا دوں گا وہ قریش کے پاس آیا اور کہا میں تمہارے پاس ان کی بارگاہ سے آیا ہوں اور انہوں نے کچھ فرمایا ہے جس کو میں نے سنا ہے اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے پیش کر دوں ان کے بے وقوفوں نے کہا ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں کہ ان کی کوئی بات بتاؤ اور ان کے سمجھداروں نے کہا جو سنا ہے بتاؤ بدیل نے کہا وہ ایسا ایسا فرماتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا تھا بیان کر دیا۔

فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَلَسْتُ بِأَلْوَالِدٍ قَالُوا بَلَى • قَالَ أَوْ لَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ تَتَّهَمُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَدَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةٌ رُشِدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي إِلَيْهِ قَالُوا إِنَّهُ فَاتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْنُ مِنْ قَوْلِهِ لِبَدِيلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ أَيُّ مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَاَصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِّنْ

الْعَرَبِ اجْتَاَحَ اَصْلَهُ قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرَىٰ فَاِنِّى وَاللّٰهِ لَا رِىَ وُجُوْهَا وَاِنِّى لَا رِىَ اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا اَنْ يَفْرُوْا وَيَدْعُوْكَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ اَمْضُصْ بَطْرَ اللّٰتِ اَنْحُنْ نَفِرُ عَنْهُ وَنَدْعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَمَّا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ لَوْ لَا يَدُ كَانَتْ لَكَ عِنْدِى لَمْ اُجْزِكَ بِهَا لَا جُبْتُكَ.

حل لغات: الإِتِّهَام (افتعال) تہمت لگانا، بدگمانی کرنا۔ اِسْتَنْفَرَ (استفعال) بلایا۔ عِكَاز مکہ کے قریب ایک مشہور جگہ تھی جہاں ہر سال بازار لگتا تھا۔ بَلَّحُوا (تفعیل) انکار کیا۔ اِنَّ تَاَصَّلَ ہلاک کیا (استفعال) اِجْتَاَحَ بھی اسی معنی میں ہے۔ اَشْوَاب، شَوْب کی جمع ہے، مختلف قسم کے لوگ۔ خَلِيْق مناسب، لائق۔ مَصَّ مَصًّا (س ن) چوسنا۔ بَطْر عرب کا دستور تھا کہ وہ عورتوں کا بھی ختنہ کیا کرتے تھے ختنہ کے بعد ختنہ کی جگہ جو حصہ رہ جاتا تھا اس کو بظر کہتے ہیں۔ لَات ایک بت تھا جسے ثقیف پوجتے تھے۔ يَد احسان۔ جَزَى جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

ترجمہ: (یہ سب سن کر) عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے میری قوم کیا میں تمہارا باپ نہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کیا تم بیٹے نہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا میرے بارے میں تمہیں کوئی بدگمانی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں نے اہل عکاظ کو (یہاں آنے کے لیے) بلایا جب انھوں نے انکار کر دیا تو اپنے اہل کو اپنی اولاد کو اور اپنے متبعین کو لے کر آیا ہوں لوگوں نے کہا صحیح ہے اس نے کہا نبی کریم ﷺ نے اچھی بات کہی ہے اسے قبول کر لو اور مجھے ان کے پاس جانے دو انھوں نے کہا جاؤ اس کے بعد وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ سے بات کرنے لگا نبی ﷺ نے اس سے اس قسم کی بات فرمائی جیسی بدیل سے فرمائی تھی اس پر عروہ نے کہا اے محمد بتاؤ اگر تم نے اپنی قوم کو ختم کر دیا تو بھلا بتاؤ کیا تم نے اس سے پہلے کسی عربی کو سنا ہے جس نے اپنی جڑ ختم کر دی اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو بخدا بلاشبہ میں آپ کے حلقے اور جماعت میں ایسے ایسے چہروں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے یہ سن کر ابو بکر نے اس سے فرمایا لات کی شرمگاہ چوس کیا ہم انہیں چھوڑ کر بھاگ جانے کے لائق ہیں اس نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا ابو بکر اس نے کہا سنو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا احسان

میرے اوپر نہ ہوتا جس کا بدلہ ابھی میں چکانہ سکا ہوں تو تمہیں جواب دیتا۔

قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةٌ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهُ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ آخِرُ يَدِكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ عُرْوَةً رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ غَدْرُ أَلَسْتُ أَسْعَى فِي غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيرَةُ صَحْبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بَعَيْنِهِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا تَنْخَمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يَحْدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِي وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللَّهِ إِنْ تَنْخَمُ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأُوا كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يَحْدُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَأَقْبِلُوا هَا.

حل لغات: لِحْيَةُ دَارِہی (جمع) لُحی۔ مِغْفَرُ خود جس کو فوجی ٹوپی کے نیچے پہنتا ہے

الْأَهْوَاءُ (افعال) جھکانا، بڑھانا۔ النَّعْلُ میان کے نچلے حصے میں چاندی یا لوہے کا بنا ہوا۔

غَدْرُ بروزن غَمَرِ غادر سے مبالغہ کے لیے معدول ہے بہت بڑا عہد شکن۔ رَمَقَ

رَمَقًا (ن) کنکھیوں سے دیکھنا۔ تَنْخَمُ تَنْخُمًا (تفعل) کھنکھارنا۔ نُخَامَةُ کھنکار،

رینٹ، بلغم۔ ذَلِكَ ذَلِكَ (ن) رگڑنا۔ الْإِبْتِدَارُ (افتعال) سبقت کرنا۔ الْوَضُوءُ وضو کا

پانی۔ خَفَضَ خَفَضًا (ض) پست کرنا۔ وَفَدَ وَفْدًا (ض) قاصد بن کر آنا۔ أَخَذَ

إِحْدَاذَا (افعال) گھورنا، تیز نظر کرنا یہاں یہی معنی مراد ہے۔

ترجمہ: راوی کا بیان ہے وہ نبی ﷺ سے بات کرنے لگا تو جب جب بات کرتا حضور کی ریش مبارک پکڑ لیتا مغیرہ بن شعبہ خود لگائے ہوئے نبی ﷺ کے پیچھے سراقہ کے پاس تلوار لیے کھڑے تھے تو جب جب عروہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتا تو نیام کے نچلے حصے سے اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ دور رکھ یہ سن کر عروہ نے اپنا سراٹھایا اور پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ تو اس نے کہا اے غدار کیا تیری دغا بازی کے معاملہ میں کوشش نہیں کر رہا ہوں حالت کفر میں مغیرہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے تو انہیں مار ڈالا اور ان کے مال لے لیے پھر آ کر مسلمان ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہا اسلام تو مجھے منظور ہے اور رہا مال تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں پھر عروہ نبی ﷺ کے صحابہ کو کنکھوں سے دیکھنے لگا راوی کا بیان ہے بخدا جب بھی رسول اللہ ﷺ کھنکھارتے تو رطوبت ان میں سے کسی کے ہاتھ پر پڑتی وہ اسے اپنے چہرے اور جسم پر ملتا اور جب حضور انہیں کسی بات کا حکم دیتے تو اسے بجالانے کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اور جب وضو فرماتے تو غسالہ پر لڑ جاتے اور جب کچھ فرماتے تو ان کے حضور اپنی آوازیں پست کر دیتے اور ان کی عظمت شان کی وجہ سے انہیں نظر بھر کر نہیں دیکھتے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور کہا اے قوم میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور میں قیصر و کسری اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی صحابہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں بخدا اگر وہ کھنکھارتے ہیں تو ان کی رطوبت ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں آتی ہے تو وہ اسے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب وہ کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیتے ہیں تو لوگ تعمیل حکم کے لیے دوڑ پڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو غسالہ کے لیے لڑ پڑتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو سب لوگ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ان کی عظمت کی وجہ سے آنکھیں جما کر انہیں نہیں دیکھتے اور انہوں نے ایک سلجھی ہوئی بات پیش کی ہے اسے قبول کر لو۔

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعَوْنِي آتِهِ فَقَالُوا إِنَّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا فَلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبَدَنَ فَاَبْعَثُوهَا لَهُ فَبِعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلْبُونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا

يَنْبَغِي لَهُلَاءُ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَكْرَزُ
 قُلَيْدَتْ وَأَشْعِرَتْ فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَكْرَزُ
 بَنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا إِنَّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا
 مَكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ
 بَنُ عَمْرِو قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّهَا لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ قَالَ النَّبِيُّ
 ﷺ قَدْ سَهِّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ.

حل لغات: أَشْرَفَ (افعال) قریب ہوا۔ بَدَنَ وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی مکہ میں حج کے موقع پر کی جائے جمع بُدُن و بُدْن۔ بَعَثَ بَعْثاً (ف) برا بھیجتے کرنا، اٹھانا۔ لَبِى تَلْبِيَّةٌ (تفعیل) تلبیہ کہنا۔ قَلَّدَ تَقْلِيداً (تفعیل) ہار پہنانا۔ أَشْعَرَ اشْعَاراً (افعال) کوہان میں نیزہ مارنا تاکہ خون اس سے بہے یہ قربانی کا جانور ہونے کی علامت ہوتی ہے۔

ترجمہ: وہ کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیتے ہیں تو لوگ تعمیل حکم کے لیے دوڑ پڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو غسلہ کے لیے لڑ پڑتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو سب لوگ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ان کی عظمت کی وجہ سے آنکھیں جما کر انہیں نہیں دیکھتے اور انہوں نے ایک سلجھی ہوئی بات پیش کی ہے اسے قبول کر لو پھر اس کے بعد بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا مجھے ان کے پاس جانے دو لوگوں نے کہا جاؤ جب وہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کے سامنے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فلاں ہے اور ایسی قوم کا فرد ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں لہذا تم انھیں اس کے لیے اٹھا دو (قربانی کے جانور) اٹھا دیے گئے اور لوگ تلبیہ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھے جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا اچھی بات نہیں ہے جب وہ لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو کہا میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا ہے انہیں ہار پہنا دیے گئے ہیں ان کو نیزہ مار دیا گیا ہے، انہیں بیت اللہ سے روکنا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں اب انہیں میں سے ایک مکرز بن حفص نامی شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا مجھے وہاں جانے دو لوگوں نے کہا جاؤ جب وہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کے سامنے آیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا یہ مکرز ہے یہ اچھا آدمی نہیں ہے وہ نبی ﷺ سے بات کرنے لگا اثنائے گفتگو ہی میں سہیل

بن عمرو آیا معمر نے کہا مجھے ایوب نے عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ جب سہیل آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا معاملہ آسان ہو گیا۔

رُؤْيَا لِلنَّبِيِّ ﷺ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيْنِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ - قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى - كَلُوبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ وَيَلْتَمِسُ شِدْقَهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا أَنْطَلِقْ فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفُهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدُخُ بِهَا رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهَّدَهُ الْحَجَرُ فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ فَإِذَا إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا .

حل لغات: رُؤْيَا خواب۔ قَصَّ قَصَصاً (ن) بیان کرنا۔ الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ بیت المقدس۔ كَلُوبٌ سلاح، آکڑا جمع کلاب۔ شِدْقُ جبراً جمع أَشْدَاقُ وَ شِدْقُوق۔ قَفَا گدی جمع أَقْفِيَّة۔ التَّمَمُ التَّامًا (افتعال) جڑنا، صحیح ہونا۔ اضْطَجَعَ اضْطِجَاعًا (افتعال) لیٹنا۔ فُهْرٌ پتھر جمع أَفْهَارُ وَ فُهْور۔ صَخْرَةٌ چٹان جمع صُخُور وَ صَخْرَات۔ شَدَخَ شَدَخًا (ف) سر کچلنا۔ تَدَهَّدَهُ (تفعّل) لڑھکنا۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں نبی ﷺ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے راوی کا بیان ہے اگر کوئی دیکھتا تو بیان کرتا اس پر جو اللہ چاہتا فرماتے ایک دن حضور ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض

کیا نہیں فرمایا لیکن میں نے رات دو شخصوں کو دیکھا ہے کہ میرے پاس آئے اور میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑا پھر مجھے ارض مقدس تک لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں (ہمارے بعض اصحاب نے موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے) لوہے کا آنکڑا تھا جسے اس کے جڑے میں داخل کرتا یہاں تک کہ وہ اس کی گدی تک پہنچتا پھر اس کے دوسرے جڑے کے ساتھ یہی معاملہ کرتا اور جب پہلا والا جڑا صحیح ہو جاتا پھر لوٹتا اور ایسا ہی کرتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں نے کہا چلیے ہم چلے یہاں تک کہ چت لیٹے ہوئے ایک شخص کے پاس پہنچے ایک شخص اس کے سر پر پتھر یا چٹان لیے کھڑا تھا اور اس سے اس کے سر کو کچل رہا تھا جب اسے مارتا تو پتھر لڑھک جاتا وہ پتھر لینے کے لیے جاتا وہ جب تک لوٹتا اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا پہلے تھا وہ شخص پلٹ کر پھر اسے مارتا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟

قَالَ انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا اِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ اَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَ اَسْفَلُهُ وَاَسِعٌ تَوَقَّدَتْ تَحْتَهُ نَارٌ فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا يَخْرُجُونَ فَاِذَا خَمِدَتْ رَجَعُوا فِيْهَا وَ فِيْهَا رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى اَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلَى وَسْطِ النَّهْرِ اَوْ عَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى اَتَيْنَا اِلَى رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا لَمْ اَرَقُطْ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُبُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِيْ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيْهَا شُبُوخٌ وَشَبَابٌ

حل لغات: نَقْب سوراخ۔ تَنْوُر جس میں روٹی پکائی جائے جمع تَنَانِيْر۔ ضَيْق تنگ۔ تَوَقَّدَتْ تَوَقَّدَا (تفعل) بھڑکنا۔ اِلْرْتِفَاع (افتعال) بلند ہونا۔ خَمِدَتْ خَمِدَا وَ خُمُوْدَا (ن،س) بجھنا، سرد ہونا۔ عُرَاة عَارِي کی جمع ننگے۔ شَطّ ساحل نہر جمع شَطُوْط۔ الرَوْضَةُ الخَضْرَاءُ

ہر باغ۔ الصَّبِيّ بچہ (جمع) صِبْيَان۔ اَوْقَدَ اَيْقَاداً (افعال) روشن کرنا، بھڑکنا۔ صَعِدَ صُعُوداً (س) چڑھنا، باصلہ کے ساتھ چڑھانا۔ الشَّابَّ جوان (جمع) شَبَاب۔

ترجمہ: ان دونوں نے کہا تشریف لے چلیے ہم تنور کے مثل ایک سوراخ کے پاس گئے جس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ چوڑا تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی تو جب آگ کا شعلہ قریب آتا تو وہ اوپر اٹھتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے جب وہ آگ دھیمی پڑ جاتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں صاحبوں نے کہا آگے چلیے ہم چلے یہاں تک کہ ایک خون کی ندی پر آئے جس میں ایک مرد کھڑا تھا اور ندی کے بیچ یا ندی کے کنارے بھی ایک شخص کھڑا تھا جس کے سامنے کچھ پتھر تھے تو جو شخص ندی میں تھا وہ آگے آیا اور جب وہ نکلنا چاہتا تو وہ شخص پتھر سے اس کے منہ پر مارتا اور اسے وہیں لوٹا دیتا جہاں وہ تھا جب جب وہ نکلنے کے لیے آتا تو اس کے منہ پر وہ شخص ایک پتھر مارتا تو جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے بولے آگے چلیے ہم چلے یہاں تک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہنچے جس میں ایک بڑا درخت تھا اس بڑے درخت کی جڑ میں ایک بزرگ تھے اور کچھ بچے تھے اور اس درخت کے قریب ایک شخص تھا جس کے سامنے آگ تھی وہ اسے بھڑکارہا تھا وہ دونوں مجھے لے کر اس درخت پر چڑھے اور مجھے ایسے گھر میں لے گئے کہ اس سے عمدہ اور بہتر گھر میں نے نہیں دیکھا اس میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان مرد اور عورتیں اور بچے تھے پھر مجھے اس گھر سے باہر لائے اور اس درخت پر لیکر چڑھے اور مجھے ایک گھر کے اندر لے گئے جو (پہلے سے) اچھا اور عمدہ تھا اس میں کچھ بوڑھے اور کچھ نوجوان تھے۔

قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقَبِ فَهُمْ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكَلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ

وَالْبَصَّانُ حَمَلَهُ فَأَمَّا لَدُنَّ النَّاسِ وَالَّذِي

الدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِئِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي ادْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَغْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَغْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ.

حل لغات: طَوَّفَ تَطْوِيفًا (تفعیل) گھمانا۔ شَقَّ شَقًّا (ن) چیرنا، پھاڑنا۔ حَدَّثَ تَحْدِيثًا (تفعیل) بیان کرنا۔ حَمَلَ حَمْلًا (ص) نقل کرنا۔ بَلَغَ بُلُوغًا (ن) پہنچنا۔ أَفَقَ آسمان کا کنارہ، دنیا کا کونہ (جمع) آفاق۔ زُنَاة، زانی کی جمع ہے۔ دَعَانِي فعل امر صیغہ تثنیہ مذکر حاضر (ف) تم دونوں مجھے چھوڑ دو۔

ترجمہ: میں نے کہا تم دونوں نے مجھے رات بھر گھمایا لہذا جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے بتاؤ دونوں نے کہا ہاں ضرور بتائیں گے وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبرِ اچیرا جارہا تھا جھوٹا تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اور جھوٹ اس سے نقل کر کے دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جاتا اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جائے گا اور وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جارہا تھا وہ ایسا شخص تھا جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا فرمایا تھا اس سے غافل ہو کر رات کو سویا اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا اس کے ساتھ قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا اور جنہیں غار میں دیکھا وہ زانی ہیں اور جنہیں ندی میں دیکھا سو دخور ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بزرگ تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد لوگوں کے بچے تھے اور جو آگ بھڑکا رہے تھے وہ مالک داروغہ جہنم تھے اور وہ پہلا گھر جس میں تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ شہدا کا ہے اور میں جبریل ہوں یہ میکائیل ہیں تو آپ اپنے سر کو اٹھائیے میں نے اپنا سر اٹھایا تو اس وقت میرے اوپر بادل کے مانند تھا انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی جگہ ہے میں نے کہا مجھے چھوڑو میں اپنے گھر جاؤں تو بولے کہ آپ کی عمر ابھی باقی ہے جسے آپ نے مکمل نہیں فرمایا ہے اگر آپ نے اپنی عمر پوری کر لی ہوتی تو اپنے گھر کے اندر تشریف لے جاتے۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أَدَّبَ بِهِ أُمَّتَهُ وَحَضَّهَا عَلَيْهِ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَجَمِيلِ الْمُعَاشِرَةِ وَإِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ فَقَالَ أَوْصَانِي رَبِّي بِتَسْعِ أَوْصِيكُمْ بِهَا أَوْصَانِي بِالْإِخْلَاصِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْعَدْلِ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَالْقَصْدِ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ وَأَنْ أَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظْرِي عِبْرًا.

حل لغات: آدَبَ تَادِيْبًا (تفعلیل) مہذب بنانا، ادب سکھانا، تعلیم دینا۔ حَضَّ حَضًّا (ن) ابھارنا۔ ذَاتِ الْبَيْنِ اس سے مراد وہ خصلت ہے جو لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کا سبب بنے یعنی قرابت و مودت۔ وَصَلَ وَصْلًا وَصِلَةً (ض) ملانا۔ الرَّحِمِ وَالرَّحْمِ قرابت، رشتہ داری (جمع) اَرْحَام۔ الْإِيصَاءِ (افعال) حکم دینا۔ الْقَصْدِ (ض) میانہ روی اختیار کرنا۔ حَرَمَ حَرَمَانًا (ض، س) محروم کرنا۔ صَمَتَ صَمْتًا (ن) خاموش رہنا۔

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے اپنی امت کو جن باتوں کی تعلیم دی ہے اور اسے اخلاقِ حسنہ، حسن معاشرت، قرابت و مودت اور صلہ رحمی پر ابھارا ہے، انھیں باتوں میں یہ فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا جن کی بجا آوری کا میں تمھیں حکم دیتا ہوں اس نے مجھے ظاہر و باطن میں اخلاص کا، رضا اور ناراضگی میں عدل کا اور مال داری و فقیری میں اعتدال کا حکم دیا اور اس بات کا کہ میں معاف کر دوں اسے جو مجھ پر ظلم کرے اور میں دوں اسے جو مجھے محروم کرے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں جو مجھ سے قطع تعلق کرے اور یہ کہ میری خاموشی فکر، میرا بولنا ذکر اور میرا دیکھنا عبرت ہوا۔

وَقَدْ قَالَ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ قَدْ قَالَ ﷺ لَا تَقْعُدُوا عَلَى ظُهُورِ الطُّرُقِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَعُضُّوا الْإِبْصَارَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَاهْدُوا الضَّلَالِ وَأَعِينُوا الضَّعِيفَ وَقَالَ ﷺ أَوْكِنُوا السَّقَاءَ وَاكْفِنُوا الْإِنَاءَ وَاعْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غُلْقًا وَلَا يَحُلُّ وَكِئًا وَلَا يَكْشِفُ الْإِنَاءَ وَقَالَ ﷺ أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ يَبْغِضُ النَّاسَ وَيَبْغِضُونَهُ وَقَالَ حَصِّنُوا
أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَذَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوا الْبَلَاءَ بِالْذُّعَاءِ وَقَالَ
مَا قُلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَ أَلْهَى وَقَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَاَفَأُ دِمَاءُ هُمْ وَيَسْعَى
بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَقَالَ الْيَدُّ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى
وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَقَالَ لَا تَجْنِ يَمِينُكَ عَلَى شِمَالِكَ وَلَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ
جُحْرِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ الْمَرْءُ كَثِيرٌ بِأَخِيهِ وَقَالَ أَفْصِلُوا بَيْنَ حَدِيثِكُمْ بِالْإِسْتِغْفَارِ
وَاسْتَعِينُوا عَلَى قَضَاءِ حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ .

حل لغات: قِيلَ وَقَالَ لغو کلام۔ اَبَى اِبَاءً (ف) انکار کرنا۔ غَضَّ غَضًّا (ن) جھکانا، پست کرنا۔ اَفْشَى اِفْشَاءً (افعال) پھیلا نا۔ ضَالَّ گمراہ (جمع) ضَلَّال۔ اَعَانَ اِعَانَةً (افعال) مدد کرنا۔ اَوْكَأَ اِيْكَاءً (افعال) باندھنا۔ اِلْكَفَاء (افعال) الثنا۔ اَغْلَقَ اِغْلَاقًا (افعال) بند کرنا۔ اَطْفَأَ اِطْفَاءً (افعال) بجھانا۔ حَلَّ حَلًّا (ن) کھولنا۔ رَفَدَ عطیہ جمع اَرْفَادٍ وَرَفُودٍ۔ جَلَدَ جَلْدًا (ض) کوڑا مارنا۔ حَصَّنَ تَحْصِينًا (تفعیل) محفوظ کرنا۔ دَاوَى مُدَاوَاةً (مفاعل) علاج کرنا۔ سَقَا مشکیزہ۔ اَبْلَى (افعال) بوسیدہ کر دیا۔ اَلْهَى اِلْهَاءً (افعال) غافل کرنا۔ التَّكَافؤ (تفاعل) برابر ہونا۔ عَالَ عَوْلًا (ن) کفالت کرنا۔ جَنَى جَنَائَةً (ض) جرم کرنا مراد ظلم کرنا ہے۔ لَدَغَ لَدَغًا (ف) ڈسنا۔ اَلْجُحْر بِل، سوراخ (جمع) اَجْحَار۔ كَتَمَ كِتْمَانًا (ن) چھپانا۔

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں بلا ضرورت بحث و تکرار، اضاعت مال اور زیادہ سوال کرنے سے روک دیا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ راستوں میں نہ بیٹھو تو اگر اگر تم انکار کرو (ضرورتاً بیٹھو) تو اپنی نظروں کو جھکا لو سلام کو عام کرو بھٹکے ہوئے لوگوں کی رہنمائی کرو اور کمزوروں کی مدد کرو اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مشکیزے کو باندھ دو اور برتن کو الٹ دو دروازہ کو بند کر دو اور چراغ کو بجھا دو اس لیے کہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا بند مشکیزے کو نہیں کھولتا اور برتن کو نہیں کھولتا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کیا میں تمہیں سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتا دوں لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا جو تنہا کھائے اور اپنے

عطیے کو روکے (دوسروں کو نہ دے) اور اپنے غلام کو کوڑا مارے پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بھی برے آدمی کے بارے میں نہ بتا دوں صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو لوگوں سے بغض رکھتا ہے اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں اور فرمایا اپنے مالوں کی زکوٰۃ کے ذریعے حفاظت کرو اپنے مریضوں کا صدقہ کے ذریعے علاج کرو، مصیبتوں کا دعا کے ذریعے استقبال کرو اور فرمایا جو کم ہو اور کافی ہو بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے اور فرمایا مسلمانوں کا خون آپس میں برابر ہے اور ان کا ادنیٰ ان کے عہد و امان میں کوشش کر سکتا ہے اور وہ اپنے علاوہ پر باہم مددگار ہیں اور فرمایا دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر دو ان سے جن کا نفقہ تمہارے ذمہ ہے اور فرمایا تمہارا دامن ہاتھ بائیں پر ظلم نہ کرے اور مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا اور فرمایا انسان اپنے بھائی کی وجہ سے زیادہ سمجھا جاتا ہے اور فرمایا کہ اپنی باتوں کے درمیان استغفار کر لیا کرو اور چھپانے کے ذریعے اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے مدد چاہو۔

وَقَالَ أَفْضَلُ الْأَصْحَابِ مَنْ إِذَا ذَكَرْتَ أَعَانَكَ وَإِذَا نَسِيتَ ذَكَرَكَ
وَقَالَ لَا يَوْمُ ذُو سُلْطَانٍ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَقَالَ ﷺ
يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَإِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ مَا أَكَلَ فَأَقْنِي وَلَبَسَ فَأَبْلِي أَوْ وَهَبَ
فَأَمْضَى وَقَالَ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ فَنِعِمَّتِ الْمُرْضِعَةُ وَبُئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَ
قَالَ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ وَقَالَ لَوْ تَكَاشَفْتُمْ مَا تَرَأَيْتُمْ وَمَا
هَلَكَ أَمْرٌ عَرَفَ قَدْرَهُ وَقَالَ النَّاسُ كَابِلِ مَائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً وَالنَّاسُ
كُلُّهُمْ سَوَاءٌ كَأَسْنَانِ الْمُشِطِّ وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ خَيْرٌ أَفْغَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ
وَقَالَ خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَأْبُورَةٌ وَمَهْرَةٌ مَأْمُورَةٌ وَخَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ
نَائِمَةٍ وَقَالَ مُعَاذٌ فِي الْخَيْلِ بُطُونُهَا كَنْزٌ وَظُهُورُهَا حِرْزٌ وَقَالَ مَا أَمْلَقَ تَاجِرٌ
صَدُوقٌ وَمَا أَقْفَرُ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ وَقَالَ قِيدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ وَقَالَ زُرْ غَبًّا تَزِدُّ حُبًّا
وَقَالَ عَلِقْ سَوْطَكَ حَيْثُ يَرَاهُ أَهْلُكَ.



قدرت۔ التَّكْرِمَةُ تکیہ جس پر انسان کو عزت و تعظیم کے خیال سے بیٹھایا جائے۔ حَرَصَ حِرْصاً (ض، ہ) لالچ کرنا۔ مُرْضِعَةٌ دودھ پلانے والی۔ فَاطِمَةُ دودھ چھڑانے والی، ارشاد رسول ”نِعِمَّتِ الْمُرْضِعَةُ وَبُسَّتِ الْفَاطِمَةُ“ کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کا ملنا خوشی کا باعث ہوتا ہے مگر اس کا انجام (برطرنی) رنج و غم کا سبب ہوتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ دنیوی اعتبار سے حکومت اچھی ہے مگر اخروی اعتبار سے بری ہے کیوں کہ مواخذہ آخرت سے حاکم کا چھٹکارا پانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ تَكْشَفُ تَكْشِافاً (تفاعل) باہم کھولنا۔ تَرَأَى تَرَأً (تفاعل) ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا۔ الرَّاحِلَةُ سواری کے لائق اونٹ، تا مبالغہ کے لیے ہے (جمع) رَوَاحِلُ أَسْنَانِ سِنٍّ کی جمع دانت۔ مُشَطٌّ کنگھی جمع امْشَاطٌ۔ سِكَّةٌ ایسا راستہ جس کے کناروں پر کھجور کے درخت ہوں۔ أَبْرَأَ (نض) گاہا دینا، پیوند کاری کرنا، سِكَّةٌ مَأْبُورَةٌ وہ راستہ جس کے کناروں پر کھجور کے ایسے درخت ہوں جن پر پھل لانے کے لیے پیوند کاری کی گئی ہو اور امام اصمعی کے بقول یہاں سِکَّةٌ سے مراد لوہے کا وہ ٹکڑا ہے جس سے زمین میں ہل جوتا جاتا ہے اور مَأْبُورَةٌ سے مراد درست کیا ہوا یعنی تیز کیا ہوا ہے اور علامہ جوہری کے نزدیک اس قول کا مطلب یہ ہے کہ بہترین مال کھیتی اور چوپائے ہیں۔ الْمُهْرُ بَجْهیر، مَوْنُثُ مُهْرَةٍ بَجْهیری (ج) مُهْرٌ وَمُهْرَاتٌ۔ مَأْمُورَةٌ محکوم مراد تابع فرمان، مُهْرَةٌ مَأْمُورَةٌ سدھائی ہوئی بَجْهیری۔ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ بہتا ہوا چشمہ۔ عَيْنٌ نَائِمَةٌ سوئی ہوئی آنکھ۔ حِرْزٌ ہر وہ چیز جو ضائع اور تلف ہونے سے بچائے۔ اَمْلَقَ اِمْلَاقًا (افعال) محتاج ہونا۔ اِلْقَافَارُ (افعال) بے آب و گیاہ ہونا مراد ویران ہونا ہے۔ السَّخْلُ سرکہ۔ غَبَّ غَبًّا (ن) ناغہ کرنا۔ عَلَقَ تَعْلِيقًا (تفعیل) لٹکانا۔ سَوَطٌ کوڑا جمع اَسْوَاطٌ۔

ترجمہ: کہ بہترین دوست وہ ہے کہ جب تم اسے یا کرو تو وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم اسے بھول جاؤ تو وہ تمہیں یاد دلائے اور فرمایا کہ غلبہ و تسلط والا کسی کی ملکیت میں امامت نہ کرے اور نہ بلا اجازت اس کی مسند پر بیٹھے اور فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا مال وہی ہے جس کو کھایا اور فنا کر دیا، پہنا تو بوسیدہ کر دیا، صدقہ کیا تو آخرت کے لیے بھیج دیا اور فرمایا کہ عنقریب تم امارت کی خواہش کرو گے تو کیا ہی خوب ہے دودھ پلانے والی (حکومت کا ملنا جس سے آدمی بے پناہ فوائد حاصل کرتا ہے) اور کیا ہی بری ہے دودھ چھڑانے

والی (برطرنی اور عزل و موقوفی) اور فرمایا تم میں کا کوئی دو شخصوں کے درمیان غصہ کے عالم میں فیصلہ نہ کرے اور فرمایا کہ اگر تم نے ایک دوسرے کا عیب منکشف کیا تو تم نے نگہبانی نہیں کی وہ آدمی ہلاک نہیں ہوتا جس نے اپنی قدر پہچان لی اور فرمایا لوگ سوانٹوں کی طرح ہیں تم اس میں ایک بھی سواری کا اونٹ نہیں پاسکتے اور فرمایا کہ سارے لوگ آپس میں کنگھی کے دندانے کی طرح برابر ہیں اور فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جس نے اچھی بات کہی تو اس نے غنیمت حاصل کی، خاموش رہا تو سلامت رہا اور فرمایا بہترین مال کھیتیاں اور چوپائے ہیں اور بہترین مال بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لیے (چشمے کا مالک سویا رہے اور چشمہ بہتا رہے) اور معاذ نے کہا کہ گھوڑوں کے پیٹ خزانہ ہیں اور ان کی پشت جائے حفاظت ہے اور فرمایا سچا تاجر مفلس نہیں ہوتا وہ گھر ویران نہیں ہوتا جسمیں سرکہ ہو اور فرمایا علم کو لکھ کر محفوظ کر لو اور فرمایا ناغہ کر کے زیارت کرو یہ محبت میں اضافہ کا سبب ہوگا اور فرمایا کوڑا وہاں لٹکاؤ جہاں تمہارے اہل دیکھ سکیں۔

یَوْمَ الْحَبِیْبِ ﷺ

﴿ابراہیم عزت سلیمان﴾

- (۱) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهُ مِنْ نُورِ سُنَّتِهِ تَزْهُوْ مَوَاعِیْنَا
- (۲) یَتْلُو الْكِتَابَ الَّذِیْ یَهْدِی الْقُلُوْبَ اِلٰی مَنْ اَبْدَعَ الْکَوْنَ ذِکْرَاهُ تُزْکِیْنَا
- (۳) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ یَعْفُو الْاِلَٰهَ بِهِ وَیَمْنَحُ الصَّفْحَ عَنْ کُلِّ الْمُعَانِیْنَا
- (۴) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ یُطَوِّی الرَّجَاءَ بِهِ حَتّٰی یُجَابَ دُعَاءُ قَبْلِ اَمِیْنَا
- (۵) یَوْمَ الْحَبِیْبِ الَّذِیْ مِنْ جَآءَهُ وَجِلًا مُسْتَغْفِرًا رَبَّهُ یَرْضٰی وَیَرْضِیْنَا
- (۶) صَلُّوْا عَلَیْهِ حَبِیْبِ اللّٰهِ مَا ظَهَرَ مَلَامِحُ النُّوْرِ فِی دَاجِی لِبَالِیْنَا
- (۷) صَلُّوْا عَلٰی مَنْ دَعَا لِلّٰهِ مُحْتَسِبًا وَمَنْ لَسَا حَتِّهِ یَهْفُو الْمُحِبُّوْنَا
- (۸) وَمَنْ جَرٰی الْمَآءُ نَهْرًا مِنْ اَصَابِعِهِ فَهُوَ الْغَمَامُ الَّذِیْ نَعْمَاهُ تَسْقِیْنَا

حل لغات: زَهَّازْهُوَا (ن) روشن ہونا، سبز و شاداب ہونا۔ مَرَاعٰی مَرَعٰی کی جمع چراگاہ۔ اَبْدَعَ اِبْدَاعًا (افعال) ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔ مَنَحَ مَنَحًا (ف) عطا کرنا۔

صَفَحَ صَفْحاً (ف) معاف کرنا۔ اَلْمُعَانِسُن (مفاعلت) اسم فاعل، صیغہ جمع مذکر، مشقت برداشت کرنے والے۔ طَوَى طَيًّا (ض) لپیٹنا۔ الرَّجَاءُ امید۔ وَجِلْ خوف زدہ۔ اِلَا حَتْسَابِ ثَوَابِ کی امید رکھنا۔ مَلَامِحُ مَلَمَحَ کی جمع ہے شعاع، کرن۔ اللَّيَالِي الدَّاجِيَةِ تاریک راتیں۔ السَّاحَةُ گوشہ، کنارہ، مراد بارگاہ ہے۔ هَفَا هَفُؤًا (ن) تیز دوڑنا۔ غَمَامُ بادل جمع غَمَائِمُ۔ نَعْمَاءُ بابرکت ہاتھ۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور جس کی شریعت کے نور سے ہماری چراگاہیں روشن ہیں۔ ﴿۲﴾ وہ اس کتاب کی تلاوت کرتا ہے جو دلوں کی رہنمائی خالق کائنات کی طرف کرتی ہے جس کا ذکر ہمیں پاک و صاف کرتا ہے۔ ﴿۳﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت سے اللہ تعالیٰ معافی کا پروانہ دے گا اور مشقت جھیلنے والوں کو درگزر فرمائے گا۔ ﴿۴﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس سے امید وابستہ ہے یہاں تک کہ آمین کہنے سے پہلے دعائیں قبول کر لی جاتی ہیں۔ ﴿۵﴾ یاد کرو اس حبیب کے دن کو جس کے پاس کوئی خائف و ترساں اپنے رب سے مغفرت طلب کرتا ہوا آتا ہے تو وہ راضی ہو جاتا ہے اور ہمیں خوش کر دیتا ہے۔ ﴿۶﴾ درود بھیجو اللہ کے حبیب پر جب تک نور کی کرنیں ہماری تاریک راتوں کو جگمگاتی رہیں۔ ﴿۷﴾ درود بھیجو اس پر جس نے خدا کو اخلاص کے ساتھ پکارا اور جس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے مجہین سبقت کرتے ہیں۔ ﴿۸﴾ اور اس پر جس کی انگشتہائے مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا تو وہ ایسے ابر کرم ہیں جن کے دست مبارک سے ہم سیراب ہو رہے ہیں۔

- | | |
|--|---|
| (۹) صَلُّوا عَلَيْهِ صَلُّوا حَبْلَ الْقُلُوبِ بِهِ | وَعَطَرُوا الْكَوْنُ مِنْ ذِكْرَاهُ تُشَجِّنَا |
| (۱۰) صَلُّوا عَلَيْهِ فَرُبُّ الْعَرْشِ يَسْبِقُنَا | إِلَى الصَّلَاةِ وَطُوبَى لِلْمُصَلِّينَا |
| (۱۱) إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْمُخْتَارِ مَكْرُمَةٌ | مَنْ نَالَهَا نَالَهُ سَعْدٌ يُؤَافِينَا |
| (۱۲) يَا رَبِّ أَحْمَدُ جَدُّ بِالْمَدْحِ مُتَّصِلًا | بِسَيِّدِ الْخَلْقِ كَيْ تَسْمُو قَوَافِينَا |
| (۱۳) يَا أَكْرَمَ الرُّسُلِ وَجَدِّ فِي الْقُلُوبِ سَرَى | فَاسْتَرْسَلِ الشُّوقَ يَعْصِرُنَا وَيَطْوِينَا |

(۱۴) يَا سَيِّدَ الْخَلْقِ فَاَمْسَحْ غُلَّةَ ظَمِئْتُ وَالْحُبُّ مِنْ كَأْسِكُمْ يُرَوِّى وَيُرْضِينَا
(۱۵) يَا سَيِّدَ الْخَلْقِ إِنَّ الْعَجْزَ يَحْرِمُنِي مِنْ عَذْبَةِ الْقَوْلِ فِي الذِّكْرِ لِوَاعِينَا
(۱۶) يَا مَنَّةَ اللَّهِ لِلدُّنْيَا وَرَحْمَتَهُ لِلْعَالَمِينَ أَتَيْنَاكُمْ فَزُورُونَا

حل لغات: حَبْل رسی مراد رابطہ اور تعلق ہے۔ اَشْجَى اِشْجَاء (افعال) خوش کرنا۔ وَافَى مُوَافَاةً (مفاعلت) موافق ہونا۔ جُد امر (ن) سخاوت کر۔ سَمَاسُمُوا (ن) بلند ہونا۔ قَوَافَى، قَافِيَّة کی جمع ہے بیت کے آخر میں دوساکن سے پہلے جو متحرک ہو اس سے اخیر بیت تک قافیہ ہے، یہاں مراد اشعار ہیں۔ وَجُد محبت، شوق۔ سَرَى سَرَائِيَّةً (ض) سرایت کرنا۔ مَسَحَ مَسْحاً (ف) دور کرنا، مراد بھجانا ہے۔ غُلَّة سخت پیاس جمع غُلُل۔ اَرَوَى اِرْوَاءً (افعال) سیراب کرنا۔ رَاعَى سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک ہے۔ زَارَ زِيَارَةً (ن) دیکھنا یہاں مراد نظر رحمت فرمانا ہے۔

ترجمہ: ﴿۹﴾ ان پر درود بھیجو اور ان سے دلوں کی رسیوں کو جوڑ لو اور کائنات کو ان کے ذکر سے معطر کر دو جو ہمیں خوش کر دے۔ ﴿۱۰﴾ ان پر درود بھیجو کیوں کہ عرش والا ہم سے پہلے درود بھیجتا ہے اور بشارت ہو ان لوگوں کے لیے جو ان پر درود بھیجتے ہیں۔ ﴿۱۱﴾ بیشک مختار دو جہاں ﷺ پر درود بھیجنا ایسی خوبی ہے کہ جو اس کو پالے، اسے ایسی سعادت ملے جو ہمارے موافق ہوگی۔ ﴿۱۲﴾ اے احمد مختار ﷺ کے رب تو مخلوق کے سردار محمد ﷺ کی مسلسل تعریف کے ذریعے فیاضی فرماتا کہ ہمارے اشعار بلند ہو جائیں۔ ﴿۱۳﴾ اے رسولوں میں سب سے کریم آپ کی محبت ہمارے دلوں میں سرایت کر گئی تو اس نے شوق (لقا) کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ ہمیں نچوڑ رہا ہے (غم سے نڈھال کیے جا رہا ہے) اور ہمیں لپیٹ رہا ہے (پچ و تاب کھانے پر مجبور کر رہا ہے) ﴿۱۴﴾ اے مخلوق کے سردار ہماری شدت پیاس کو بجھائیے اور آپ کا ام محبت ہمیں سیراب کرے گا اور ہمیں خوش کر دے گا۔ ﴿۱۵﴾ اے مخلوق کے سردار بیشک عجز مجھے میرے آقا کے ذکر میں کلام کی حلاوت سے محروم کر رہا ہے۔ ﴿۱۶﴾ اے اہل عالم کے لیے اللہ کی رحمت اور اس کا احسان بن کر تشریف لانے والے ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہیں ہم پر نظر کرم فرمائیے۔

أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ

عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلِمُهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعْلِمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرْبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا تَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلِمُ السَّاحِرَ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَأَقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَفَقَّتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلْ عَلَى وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِي الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَأَتَاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةً فَقَالَ مَا هَهْنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَإِنْ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمَنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ.

حل لغات: أَخْدُود كھائی جمع أَخْدِيد۔ كَبِرَ كَبِرًا (س) عمر رسیدہ ہونا۔ اَبْرَاءُ اَبْرَاءً (افعال) شفا دینا۔ الْأَكْمَةُ اندھا۔ الْأَبْرَصُ کوڑھی۔

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں لہذا تم ایک لڑکے کو میرے پاس بھیج دو تا کہ میں اس کو اپنا جادو سکھا دوں چنانچہ بادشاہ نے جادو سکھانے کے لیے ایک لڑکے کو جادوگر کے پاس بھیجا جب وہ جاتا تو اس کے راستہ میں ایک راہب پڑتا تھا وہ اس کے پاس بیٹھ کر اسکی باتیں سنتا تھا اس کی باتیں اسے اچھی لگتی تھیں

تو جب وہ جادوگر کے پاس پہونچتا تو جادوگر اسے مارتا لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی راہب نے اس سے کہا جب تم کو جادوگر سے خوف ہو تو کہ دینا کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو کہ دینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا کہ اچانک لڑکا ایک ایسے بڑے جانور کے پاس آیا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا لڑکے نے سوچا کہ آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب چنانچہ لڑکے نے ایک پتھر اٹھا کر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک راہب کا کام جادوگر سے بہتر ہے تو اس جانور کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ گزرنے لگیں چنانچہ اس نے پتھر مارا تو وہ جانور ہلاک ہو گیا اور لوگ گزر گئے پھر اس نے راہب کے پاس جا کر خبر دی راہب نے اس سے کہا اے پیارے بیٹے آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو تمہارا معاملہ وہاں تک پہنچ گیا جس کو میں دیکھ رہا ہوں عنقریب تم مصیبت میں مبتلا ہو گے لہذا جب تم مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو کسی کو میرا پتہ نہ بتانا یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کر دیتا تھا اور لوگوں کی تمام بیماریوں کا علاج کرتا تھا بادشاہ کا ایک ہمنشین اندھا تھا اس نے یہ خبر سنی تو اس کے پاس بہت سے ہدایا اور تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہا اگر تم نے مجھے شفا دے دی تو میں یہ ساری چیزیں تم کو دے دوں گا لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو صرف اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ پر ایمان لاؤ تو میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ تمہیں شفا دے گا وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اس کو شفا دے دی۔

فَاتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ أَوَلَيْكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِئْتُ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَى قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِئْتُ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِشَارِ فَوَضَعَ الْمِشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ

جِئْ بِاَلْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ
اَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الْجَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ
دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ
فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ
أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَ
حَمَلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْدِفُوهُ فَذْهَبُوا بِهِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى
الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ.

حل لغات: المِثْشَار آره۔ مَفْرَق مانگ جمع مَفَارِق۔ شِقْ جانب جمع شَقُوق۔ ذُرْوَة
چوٹی جمع ذُرُئ۔ طَرَح طَرَحاً (ف) پھینکنا۔ كَفَى كِفَايَةً (ض) کافی ہونا۔ رَجَفَ رَجْفاً
(ن) تیز ہلنا۔ قُرْقُورَة بڑی کشتی، جمع قُرَاقِير۔ قَذَفَ قَذْفاً (ض) پھینکنا۔ اِنْكَفَأَ اِنْكَفَاءً
(انفعال) جھکنا، مائل ہونا۔

ترجمہ: وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس بیٹھا بادشاہ نے اس سے پوچھا
تمہاری بینائی کس نے لوٹائی اس نے کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ بھی تیرا
کوئی رب ہے اس نے کہا میرا اور تمہارا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور اس وقت
تک اسے تکلیف دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا نام نہیں بتا دیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا بادشاہ
نے اس سے کہا اے بیٹے تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا کہ تم مادر زاد اندھے کو ٹھیک کرتے ہو کوڑھی
کو تندرست کرتے ہو اور بہت کچھ کرتے ہو اس لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو صرف
اللہ دیتا ہے بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور اس وقت تک تکلیف دیتا رہا جب تک کہ اس نے اس
راہب کا پتہ نہیں بتا دیا پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ تو راہب
نے انکار کیا اس نے آ رہ منگوایا اور اس کے سر کے درمیان میں آ رہ رکھا اور اس کو اس سے چیرا
یہاں تک کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر گر گیا پھر بادشاہ کے ہمنشین کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا اپنے دین
سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا تو اس نے آ رہ منگوایا اور اس کے سر کے درمیان آ رہ رکھ کر اس کو چیر

ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر گیا پھر لڑکے کو لایا گیا تو اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے چند اصحاب کے حوالے کیا اور حکم دیا اس لڑکے کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اسے لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھو جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے فہماور نہ اس کو اس چوٹی سے پھینک دو وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر گئے اور پہاڑ پر چڑھے اس لڑکے نے دعا کی اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے اس وقت پہاڑ نے انھیں اس طرح جھنجھوڑا کہ وہ سب پہاڑ سے گر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے پوچھا جو تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا لڑکا بولا اللہ نے مجھے ان سے بچالیا بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند اصحاب کے حوالے کیا اور کہا اسے لے کر جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کرو جب اسے لے کر سمندر کے بیچ میں پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے فہماور نہ اس کو سمندر میں پھینک دو وہ لوگ اس کو لے گئے اس نے دعا کی اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے وہ کشتی فوراً پلٹ گئی اور سب غرق ہو گئے وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے اس سے پوچھا جو تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا لڑکا بولا اللہ نے مجھے ان سے بچالیا۔

فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ قَالَ وَمَاهُو
قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جَذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي
ثُمَّ ضَعْ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا
فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جَذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ
سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ
رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ
فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأَتَى الْمَلِكَ فَقِيلَ
لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ
بِالْأَخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكِّ فَخُذْتُ وَأُضْرِمَ النَّيِّرَانِ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ
فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ افْتَحِمُ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ
أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهُ اضْبِرِّي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ.

حل لغات: الصَّعِيدُ زمین کا بلند حصہ، ہموار زمین جس میں درخت وغیرہ نہ ہوں۔ صَلْبٌ صَلْباً (ن،ض) سولی دینا۔ كَبِدُ الْقَوْسِ کمان کے دونوں طرف کا درمیان، کمان کا چلہ۔ صُدُغٌ آنکھ اور کان کے درمیان کا حصہ جمع اَصْدَاغٌ۔ حَذِرٌ حَذْراً (س) ڈرنا۔ الْفَوْهُ منہ، دہانہ (جمع) أَفْوَاهٌ۔ السِّكَّةُ گلی، سیدھا راستہ (جمع) سِكَّاتٌ۔ خَدٌّ خَدّاً (ن) کھودنا۔ أَضْرَمَ إِضْراً (افعال) بھڑکانا۔ النَّارُ آگ (جمع) نِيرانٌ۔ أَحْمَى إِحْمَاءً (افعال) پھینکنا۔ اقْتَحَمَ اقْتِحَاماً (افعال) خود کو مشقت کے ساتھ ڈالنا، داخل ہونا۔ تَقَاعَسَ تَقَاعُساً (تفاعل) توقف کرنا۔

ترجمہ: پھر اس نے بادشاہ سے کہا تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عمل ہے لڑکے نے کہا تم لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے ایک درخت کے تنے پر سولی کے لیے لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے تیر نکال کر کمان کے چلے میں رکھ کر کہو اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو جب تم ایسا کر لو گے تو تم مجھے ہلاک کر دو گے چنانچہ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک بلند زمین میں جمع کیا اور اس کو ایک درخت کے تنے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور اس کو کمان کے چلے میں رکھا پھر کہا اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر اس کو تیر مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کپٹی میں پیوست ہو گیا اس لڑکے نے تیر کی جگہ کپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور مر گیا تمام لوگوں نے تین مرتبہ کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے اس کے پاس آ کر کہا گیا کیا تم نے دیکھا جس چیز سے تم ڈرتے تھے بخدا وہی چیز تمہیں پیش آئی تمام لوگ ایمان لائے بادشاہ نے گلیوں کے دہانے پر خندقیں کھودنے کا حکم دیا خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھڑکا دی گئی پھر بادشاہ نے کہا جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو اسی میں ڈال دو یا اس سے کہہ دیا جائے کہ آگ میں داخل ہو جاؤ ان لوگوں نے ایسا کیا یہاں تک کہ اخیر میں ایک عورت اپنے بچے کو گود میں لے کر آئی اس نے کودنے سے توقف کیا اس کے بچے نے کہا اے ماں تم ثابت قدم رہو اس لیے کہ تم حق پر ہو۔

اُسْرَةُ النَّبِيِّ ﷺ

قَدْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ كَرَمُ قُرَيْشٍ وَ سَخَاءُهَا وَ كَيْفَ عُقُولُهَا وَ ذَهَاءُهَا
وَ كَيْفَ رَأْيُهَا وَ ذَكَاةُهَا وَ كَيْفَ سِيَاسَتُهَا وَ تَدْبِيرُهَا وَ كَيْفَ إِيجَارُهَا وَ تَحْسِيرُهَا
وَ كَيْفَ رَجَاحَةُ أَحْلَامِهَا إِذَا خَفَّ الْحَلِيمُ وَ حِدَّةُ أَذْهَانِهَا إِذَا كَلَّ الْحَدِيدُ وَ كَيْفَ
صَبْرُهَا عِنْدَ اللَّقَاءِ وَ ثَبَاتُهَا فِي اللَّأْوَاءِ وَ كَيْفَ وَفَائُهَا إِذَا اسْتُحْسِنَ الْغَدْرُ وَ كَيْفَ
جُودُهَا إِذَا حُبَّ الْمَالُ وَ كَيْفَ ذِكْرُهَا لِأَحَادِيثِ غَدٍ وَ قِلَّةُ صُدُودِهَا عَنْ جِهَةِ
الْقَصْدِ وَ كَيْفَ إِقْرَارُهَا بِالْحَقِّ وَ صَبْرُهَا عَلَيْهِ وَ كَيْفَ وَصْفُهَا لَهُ وَ دُعَاءُهَا إِلَيْهِ
وَ كَيْفَ سَمَاحَةُ أَخْلَاقِهَا وَ صَوْنُهَا لِأَعْرَاقِهَا وَ كَيْفَ وَصَلُوا قَدِيمَتَهُمْ بِحَدِيثِهِمْ
وَ طَرِيفُهُمْ بِتَلِيدِهِمْ وَ كَيْفَ أَشْبَهَ عَلَا نَيْتُهُمْ سِرَّهُمْ وَ قَوْلُهُمْ فِعْلَهُمْ وَ هَلْ سَلَامَةُ
صَدْرِ أَحَدِهِمْ إِلَّا عَلَى قَدَرٍ بَعْدَ غَدْرِهِ وَ هَلْ غَفْلَتُهُ إِلَّا فِي وَزْنِ صِدْقِ ظَنِّهِ وَ هَلْ
ظَنُّهُ إِلَّا كَيَقِينٍ غَيْرِهِ.

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّكَ لَا تَنْتَفِعُ بِعَقْلِهِ حَتَّى تَنْتَفِعَ بِظَنِّهِ •

وَقَالَ أَوْسُ بْنُ حَجَرٍ:

أَلَا لَمَعِي الَّذِي يَظُنُّ بِكَ الظَّنَّ كَأَنْ قَدْ رَأَى وَقَدْ سَمِعَا

قَالَ آخَرُ:

مَلِيحٌ نَجِيحٌ أَخُو مَازِنٍ فَصِيحٌ يُحَدِّثُ بِالْغَائِبِ

وَقَالَ بُلْعَاءُ بْنُ قَيْسٍ:

وَأَبْغَى صَوَابَ الرَّأْيِ أَعْلَمُ أَنَّهُ إِذَا طَاشَ ظَنُّ الْمَرْءِ طَاشَتْ مَقَادِيرُهُ

حل لغات: أُسْرَةُ خاندان جمع أُسْر - ذَكَاةٌ تیزی خاطر، زود نہیں - إِيجَارُ وَ تَحْسِيرُ معنی و مراد کو کم کلمات میں بیان کرنا - رَجَاحَةُ حِلْمِ قُوَّةِ عَقْلِ - خَفَّ خَفَاً (ض) خفیف العقل ہونا - حِدَّةُ شَدَتْ - كَلَّ كَلَّاً (ض) تھکنا - الْحَدِيدُ ذَهَبٌ، تیزی فہم -

الَلِّقَاءُ مُدْبِهُرٌ - اللَّأْوَاءُ قَال، شَدَتْ - صَدَّ صُدُودًا (ن) اعراض کرنا - الْقَصْدُ اعْتِدَالٌ،

میانہ روی - سَمَاحَةُ الْأَخْلَاقِ وَسَعَتْ أَخْلَاقٌ - صَانَ صَوْنًا (ن) حفاظت کرنا - أَعْرَاقُ

عِرْقُ کی جمع نسب - طَرِيفٌ وَتَلِيدٌ نیا پرانا - الْأَلَمَعِيُّ چالاک و ہوشیار - مَلِيحٌ

عِرْقُ کی جمع نسب - طَرِيفٌ وَتَلِيدٌ نیا پرانا - الْأَلَمَعِيُّ چالاک و ہوشیار - مَلِيحٌ

عِرْقُ کی جمع نسب - طَرِيفٌ وَتَلِيدٌ نیا پرانا - الْأَلَمَعِيُّ چالاک و ہوشیار - مَلِيحٌ

خوبصورت۔ نَجِیح کامیاب۔ نَجِیب شریف۔ طَاش طَیْشَا (ض) تیر کا نشانہ سے ہٹ جانا۔ مَقَادِیر مقدار کی جمع ہے قضا و قدر۔

ترجمہ: لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ قریش کی بخشش اور سخاوت کا عالم کیا تھا، ان کی عقلیں اور ہوشیاری کس درجہ کی تھی، ان کی رائے اور ذکاوت کیسی تھی، ان کی سیاست اور تدبیر کس نقطہ عروج کو پہنچی ہوئی تھی ان کے ایجاز و تحسیر کی کیفیت کیا تھی ان کی قوت عقل کتنی تھی جبکہ بردبار مات کھا جائے، ان کے ذہن کی تیزی کا عالم کیا تھا جبکہ ذہن تھک جائے مڈبھیڑ کے وقت ان کا صبر کیسا تھا، جنگ میں ان کی ثابت قدمی کیسی تھی ان کی وفاداری کیسی تھی جبکہ بے وفائی اچھی سمجھی جائے، ان کی سخاوت کیسی تھی جب کہ مال محبوب ہو اور کتنی اچھی طرح وہ کل کی باتوں کو یاد کر لیتے تھے، جہت اعتدال سے ان کا منحرف نہ ہونا کیسا تھا، کتنا قابل تعریف تھا ان کا حق کا اقرار کرنا اور اس پر ثابت رہنا، ان کے حق کی تعریف کرنے کا عالم کیا تھا اور (ان کا اچھے انداز میں) حق کی طرف بلانا کیسا تھا، ان کی وسعت اخلاق کا کیا پوچھنا وہ نسب کی حفاظت کس طرح کرتے تھے، اور کیسے انہوں نے اپنے قدیم کو جدید اور نئے کو پرانے کے ساتھ ملایا کس قدر ان کا ظاہر باطن کے مشابہ تھا اور کس قدر ان کا قول ان کے فعل کے موافق تھا ان میں سے کسی کا سینہ سلامت نہیں رہا مگر دھوکہ سے دور رہنے کے بقدر اور اس کی غفلت نہیں رہی مگر اس کے گمان کے سچے ہونے کی مقدار میں اور اس کا ظن اس کے علاوہ کے یقین ہی کی طرح ہے

اور عمر نے کہا:

کہ تم اس کی عقل سے نفع حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس کے ظن سے نفع حاصل نہ کرو۔

اور اس بن حجر نے کہا:

وہ ہوشیار شخص جو تیرے متعلق کسی امر کا گمان کرتا ہے تو اس کا گمان ایسا ہی جیسے اس نے دیکھ اور سن لیا ہو۔

اور کسی دوسرے شاعر نے یوں کہا ہے:

خوبصورت ہے، کامیاب ہے، مازن کا ایک فرد ہے، فصیح ہے غیب کی باتوں کو بتاتا ہے

اور بلعا بن قیس نے کہا:

میں درستگی رائے کو طلب کر رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ جب کسی انسان کا گمان غلط ہو جائے تو اس کی تقدیر بھی نشانے سے ہٹ جاتی ہے۔

بَلْ قَدْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ جَمَّا لَهَا وَقَوَامُهَا وَكَيْفَ نَمَاءُهَا وَبَهَاءُهَا
وَكَيفَ سُورُورُهَا وَنَجَابَتُهَا وَكَيفَ بَيَانُهَا وَجَهَارَتُهَا وَكَيفَ تَفَكِيرُهَا وَبَدَاهَتُهَا
فَالْعَرَبُ كَالْبَدَنِ وَقُرَيْشٌ رُوحُهَا وَبَنُو هَاشِمٍ سِرُّهَا وَلُبُّهَا وَمَوْضِعُ غَايَةِ الدِّينِ
وَالدُّنْيَا مِنْهَا وَهَاشِمٌ مُلْحُ الْأَرْضِ وَزِينَةُ الدُّنْيَا وَرَحَى الْعَالَمِ وَالسَّنَامُ الْأَضْحَمُ
وَالْكَاهِلُ الْأَعْظَمُ وَلُبَّابُ كُلِّ جَوْهَرٍ كَرِيمٍ وَسِرُّ كُلِّ غُنْصَرٍ شَرِيفٍ وَالطِّينَةُ
الْبَيْضَاءُ وَالْمَغْرَسُ الْمُبَارَكُ وَالنِّصَابُ الْوَثِيقُ وَمَعْدِنُ الْفَهْمِ وَيَنْبُوعُ الْعِلْمِ
وَالسَّيْفُ الْحَسَامُ فِي الْعَزْمِ مَعَ الْأَنَاءِ وَالْحَزْمِ وَالصَّفْحِ عَنِ الْجُرْمِ وَالْقَصْدُ بَعْدَ
الْمَعْرِفَةِ وَالصَّفْحُ بَعْدَ الْمَقْدَرَةِ وَهُمْ الْأَنْفُ الْمُقَدَّمُ وَالسَّنَامُ الْأَكْرَمُ وَكَأَلَمَاءِ
الَّذِي لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَكَأَلشَّمْسِ الَّتِي لَا تَخْفَى بِكُلِّ مَكَانٍ وَكَأَلذَّهَبٍ لَا يَعْرِفُ
بِالنَّقْصَانِ وَكَأَلنَّجْمِ لِلْعِيرَانِ وَالْبَارِدِ لِلظَّمْثَانِ وَمِنْهُمْ الثَّقَلَانِ وَالْأَطْيَانِ
وَالسَّبْطَانِ وَالشَّهِيدَانِ وَأَسَدُ اللَّهِ وَذُو الْجَنَاحَيْنِ وَذُو قَرْنَيْهَا وَسَيِّدُ الْوَادِي
وَسَاقِي الْحَجِيجِ وَحِلْمُ الْبَطْحَاءِ وَالْبَحْرُ وَالْحَبْرُ وَالْأَنْصَارُ أَنْصَارُهُمْ
وَالْمُهَاجِرُونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ أَوْ مَعَهُمْ وَالصَّدِيقُ مَنْ صَدَّقَهُمْ وَالْفَارُوقُ مَنْ فَرَّقَ
بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فِيهِمْ وَالْحَوَارِي حَوَارِيُّهُمْ وَذُو الشَّهَادَتَيْنِ لِأَنَّهُ شَهِدَ لَهُمْ وَلَا
خَيْرَ إِلَّا لَهُمْ أَوْ فِيهِمْ أَوْ مَعَهُمْ أَوْ يُضَافُ إِلَيْهِمْ وَكَيفَ لَا يَكُونُونَ كَذَلِكَ وَمِنْهُمْ
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِمَامُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَنَجِيبُ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمُ
النَّبِيِّينَ الَّذِي لَمْ يَتَمَّ لِنَبِيِّ نُبُوَّةٌ إِلَّا بَعْدَ التَّصْدِيقِ بِهِ وَالبَّشَارَةِ بِمَجِيئِهِ الَّذِي عَمَّ
بِرِسَالَتِهِ بَيْنَ الْخَافِقِينَ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ.

حل لغات: قوام اصل - نماء رفعت وکثرت - بهاء حسن وجمال - النجابة شرافت -
البداهة بلا تامل بولنا - سِرّ، دل (جمع) اسرار - لُبّ عقل (جمع) الباب - ملح ملحّة کی جمع

ہے خوبصورت چیز۔ رَحَى چکی مراد سردار ہے۔ سَنَام چوٹی مراد بڑا آدمی ہے۔ کَاہِل کاندھا مراد مستند و معتمد شخص (جمع) کَوَاهِل۔ لُبَاب خلاصہ۔ غُنْصُر اصل، حسب۔ الطَّيْنَةُ البَيْضَاء اچھی خصلت۔ مَغْرَس اسم ظرف پودا لگانے کی جگہ مراد مبارک بنیاد ہے جمع مَغَارِس۔ النِّصَاب مرجع، اصل۔ الْوَيْثُوقُ مستحکم۔ يَنْبُوع چشمہ جمع يَنْابِيع۔ السَّيْفُ الْحُسَامِ کاٹنے والی تلوار۔ الْاَنَاة صبر و تحمل۔ حَزْم احتیاط۔ الْأَنْفُ الْمُقَدَّم اوپچی ناک والا یعنی باعزت۔ عَيْرَان عِیر کی جمع ہے قافلہ۔ الظُّمَان پیاسا۔ الثَّقَلَان کتاب اللہ اور اہل بیت یا کتاب و سنت۔ اَطْيَبَان اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے طیب و طاہر ہیں۔ سِبْطَان سے مراد حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ شَهِيدَان عمر و عثمان رضی اللہ عنہما۔ اَسَدُ اللہ اس سے مراد حضرت علی یا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ ذُو الْجَنَاحَيْنِ اس سے مراد جعفر بن ابی طالب ہیں۔ ذُو الْقَرْنَيْنِ اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں یا منذر بن اسما کا لقب ہے۔ سَيِّدُ الْوَادِي اس سے مراد عبد المطلب ہیں۔ سَاقِي الْحَجَّيجِ اس سے مراد عباس بن عبد المطلب ہیں۔ الْبَحْرُ وَالْحَبْر سے مراد عبد اللہ بن عباس ہیں۔ حَوَارِي مددگار مراد زبیر بن عوام ہیں۔ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ اس سے مراد حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ الْخَافِقَانِ مشرق و مغرب، مراد پوری دنیا ہے۔

ترجمہ: بلکہ لوگوں کو معلوم ہو چکا کہ ان کا جمال اور ان کی اصل کیسی تھی ان کی رفعت و بلندی اور خوبی کا عالم کیا تھا، ان کی خوشی اور شرافت کس درجہ کو پہنچی ہوئی تھی، ان کا بیان اور ان کی بلندی آواز کیسی تھی، ان کا غور و فکر کرنا اور بلا تامل بول دینا کیسا تھا تو اہل عرب بدن کے مانند ہیں قریش ان کی روح ہیں بنو ہاشم ان کے دل اور ان کی عقل ہیں، ان کے دین اور دنیا کا منتہی ہیں، ہاشم زمین کی رونق اور دنیا کی زینت ہیں، عالم کے سردار ہیں، بڑے سربر آوردہ اور معتمد و مستند ہیں، ہر شریف جو ہر کا خلاصہ ہیں، ہر کریم عنصر کی اصل ہیں پاک طینت ہیں، ان کی بنیاد مسعود ہے، وہ مرجع مستحکم ہیں، فہم و فراست کی کان اور علم کا سرچشمہ ہیں، پختہ ارادے میں تامل و احتیاط کے ساتھ کاٹنے والی تلوار ہیں، جرم کو معاف کرنے والے ہیں، معرفت کے بعد قصد کرنے والے ہیں، قدرت کے بعد درگزر کرنے والے ہیں باعزت لوگ ہیں، بہترین سردار ہیں اور اس پانی کی طرح ہیں جسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، اور اس سورج کی طرح ہیں جو کہیں چھپتا نہیں اور

اس سونے کی طرح ہیں جس کے کھوٹے ہونے کا تصور نہیں کیا جاسکتا، قافلوں کے لیے ستارہ کے مثل ہیں پیاسوں کے لیے ٹھنڈا پانی ہیں، انہیں میں ثقلین بھی ہیں طیبین بھی ہیں، سبطین بھی ہیں، شہیدین بھی ہیں، شیر خدا ہیں، جعفر بن ابی طالب ہیں، ذوالقرنین ہیں، عبدالمطلب ہیں، حاجیوں کو سیراب کرنے والے ہیں، مکہ کے حلیم ہیں، بحر و حبر بھی ہیں اور انصار ان کے انصار ہیں، انہیں میں مہاجرین ہیں جنہوں نے ان کی طرف یا ان کے ساتھ ہجرت کی، صدیق ہیں جنہوں نے ان کی تصدیق کی، فاروق ہیں جنہوں نے حق اور باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچا، حواری ہیں جو ان کے مددگار ہیں، ذوالشہادتین بھی انہیں میں سے ہیں کیونکہ انہوں نے ان کے لیے گواہی دی خیر انہیں کے لیے ہے یا انہیں میں ہے یا انہیں کے ساتھ ہے یا انہیں کی طرف منسوب ہے اور کیسے وہ اس بلندی کو نہ پہنچیں کہ انہیں میں رب العالمین کا رسول ہے اولین و آخرین کا امام ہے، رسولوں میں جو سب سے شریف الاصل ہے انہیں میں سے ہے، آخری نبی انہیں میں سے ہے جس کی تصدیق اور تشریف آوری کی بشارت دیے بغیر کسی نبی کی نبوت تام نہیں ہوئی ان کی رسالت پوری دنیا کو عام ہے، اللہ نے ان کے دین کو سارے ادیان پر غالب فرمایا اگرچہ مشرکین ناپسند کریں۔

ذِكْرُ حَفَرِ زَمَزَمَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ الْغَافِقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ حَدِيثَ زَمَزَمَ حِينَ أَمَرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِحَفْرِهَا قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَنَائِمٌ فِي الْحَجْرِ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَالَ احْفَرُ طَيِّبَةً قَالَ قُلْتُ وَمَا طَيِّبَةٌ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ إِلَى مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَنِي فَقَالَ احْفَرُ بَرَّةً قَالَ فَقُلْتُ وَمَا بَرَّةٌ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ إِلَى مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَنِي فَقَالَ احْفَرِ الْمَضْنُونَةَ فَقُلْتُ وَمَا الْمَضْنُونَةُ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ إِلَى مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَنِي فَقَالَ احْفَرِ زَمَزَمَ قَالَ قُلْتُ وَمَا زَمَزَمُ؟ قَالَ لَا تَنْزِفُ أَبَدًا وَلَا تُدْمُ تَسْقَى الْحَجِيجَ

الْأَعْظَمَ وَهِيَ بَيْنَ الْفَرْتِ وَالْدَمِّ عِنْدَ نَقْرَةِ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ عِنْدَ قَرْيَةِ النَّمْلِ قَالَ ابْنُ اسْحَاقَ فَلَمَّا بَيَّنَّ لَهُ شَأْنَهَا وَذَلَّ عَلَى مَوْضِعِهَا وَعَرَفَ أَنَّهُ صِدْقٌ غَدَا بِمَعُولِهِ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَئِذٍ وَلَدٌ غَيْرُهُ فَحَفَرَ فِيهَا فَلَمَّا بَدَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ الطُّيَّ كَبَّرَ فَعَرَفَتْ قُرَيْشٌ أَنَّهُ قَدْ أَذْرَكَ حَاجَتَهُ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ إِنَّهَا بَثْرُ أَبِينَا إِسْمَاعِيلَ وَإِنَّ لَنَا فِيهَا حَقًّا فَأَشْرِكْنَا مَعَكَ فِيهَا قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ خُصِّصْتُ بِهِ دُونَكُمْ وَأُعْطِيْتُهُ مِنْ بَيْنِكُمْ فَقَالُوا لَهُ فَانْصِفْنَا فَإِنَّا غَيْرُ تَارِكِيكَ حَتَّى نَخَاصِمَكَ فِيهَا.

حل لغات: حَجَرِ حَا کے کسرہ کے ساتھ اس جگہ کو کہتے ہیں جس کے ارد گرد حطیم ہے طَبِيبَة سے مراد زمزم ہے۔ بَرَّة سے مراد بھی یہی ہے۔ مَضْنُونَة بھی یہی ہے۔ مَضْجَع خواب گاہ (جمع) مَضَاجِع۔ نَزَفَ نَزْفًا (ض) کنویں کا سارا پانی نکال دینا۔ اَذَمَّ اِذْمَامًا (افعال) کنویں میں پانی کم پانا۔ فَرَثَ گوبر۔ نَقَرَ نَقْرًا (ن) چونچ مارنا۔ الْغُرَابِ کوا۔ الْأَعْصَمِ اگلے ایک یا دونوں سفید پاؤں والا جانور (جمع) عُصَم۔ مَعُول اسم آلہ، کدال (جمع) مَعَاوِل۔ الطُّيَّ کنویں کی منڈیر۔

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر غافقی سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حدیث زمزم بیان کرتے ہوئے سنا جب عبد المطلب کو اسے کھودنے کا حکم دیا گیا کہتے ہیں کہ عبد المطلب فرماتے ہیں میں مقام حجر میں محو خواب تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا طیبہ کو کھودو میں نے پوچھا طیبہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ پھر وہ میرے پاس سے چلا گیا دوسرے روز میں اپنی اسی خواب گاہ میں جا کر سویا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ برہ کھودو میں نے پوچھا برہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ وہ پھر میرے پاس سے چلا گیا تیسرے روز میں پھر اپنی اسی خواب گاہ میں سویا ہوا تھا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ مَضْنُونَة کھودو میں نے پوچھا مَضْنُونَة کیا ہے؟ پھر وہ میرے پاس سے چلا گیا چوتھے روز پھر جب میں اپنی خواب گاہ میں سویا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ زمزم کی کھدائی کرو میں نے پوچھا زمزم کیا ہے اس نے کہا وہ کبھی خشک نہ ہوگا اور نہ ہی اس کے پانی میں کمی واقع ہوگی وہ عظیم الشان حاجیوں کو سیراب کرے گا اور وہ جگہ گوبر اور خون کے درمیان ہے

(جہاں لوگ قربانیاں کرتے ہیں) ایک سفید ٹانگ والا کو اپنی چونچ سے کھود رہا ہوگا اور وہاں چیونٹیوں کا ہجوم ہوگا ابن اسحق کہتے ہیں جب اس غیبی شخص نے ان کو زمزم کا محل وقوع بتا دیا اور اس جگہ کی نشان دہی کر دی اور انہیں سچ ہونے کا یقین ہو گیا تو صبح ہوتے ہی یہ کدال لے کر وہاں پہنچے آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے حارث بن عبدالمطلب بھی تھے اس وقت ان کے علاوہ کوئی لڑکا نہیں تھا آپ نے اسے کھودنا شروع کر دیا چنانچہ جب عبدالمطلب کو کنویں کی منڈیر نظر آئی تو آپ نے تکبیر کہی پس قریش کو معلوم ہو گیا کہ انہوں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا فوراً اٹھے اور کہا کہ اے عبدالمطلب یہ ہمارے باپ اسماعیل کا کنواں ہے اس لیے ہمارا بھی اس میں حق ہے لہذا تم ہم کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لو عبدالمطلب نے جواب دیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا یہ چیز میرے ہی لیے ہی خاص ہے تمہارے لیے نہیں اور تم لوگوں کے درمیان صرف مجھ ہی کو (یہ چیز) دی گئی ہے انہوں نے کہا آپ ہمارے ساتھ انصاف کیجیے ہم آپ کو چھوڑیں نہیں گے یہاں تک کہ ہم اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں گے۔

قَالَ فَاجْعَلُوا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ شَيْءٍ اُحَاكِمُكُمْ اِلَيْهِ قَالُوا كَاهِنَةُ بَنِي سَعْدٍ هُذَيْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَكَانَتْ بِاشْرَافِ الشَّامِ فَرَكِبَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي اُبَيْهِ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَرَكِبَ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَفَرٌ قَالَ وَ الْاَرْضُ اِذَا ذَاكَ مَفَاوِزُ قَالَ فَخَرَجُوا حَتَّى اِذَا كَانُوا بِبَعْضِ تِلْكَ الْمَفَاوِزِ بَيْنَ الْحِجَازِ وَالشَّامِ فَنِي مَاءِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَصْحَابِهِ فَظَمُوا حَتَّى اَيَقْنُوا بِالْهَلَكَةِ فَاسْتَسْقَوْا مِنْ مَعَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ قُرَيْشٍ فَأَبَوْا عَلَيْهِمْ وَقَالُوا اِنَّا بِمَفَاوِزٍ وَنَحْنُ نَخْشَى عَلَى اَنْفُسِنَا مِثْلَ مَا اَصَابَكُمْ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ مَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَمَا يَتَخَوَّفُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَصْحَابِهِ قَالَ مَاذَا تَرَوْنَ قَالُوا مَا رَأَيْنَا اِلَّا تَبَعَ لِرَايِكَ فَمُرْنَا بِمَا شِئْتَ قَالَ فَاِنِّي اَرَى اَنْ يُحْفَرَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ حُفْرَتَهُ لِنَفْسِهِ بِمَا بِكُمْ الْاَنَ مِنَ الْقُوَّةِ فَكُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ دَفَعَهُ اَصْحَابُهُ فِي حُفْرَتِهِ ثُمَّ وَاَرَوْهُ حَتَّى يَكُونَ آخِرُكُمْ رَجُلًا وَاحِدًا فَضِيعَةً رَجُلٍ وَاحِدٍ اَيَسَّرُ مِنْ ضِيعَةٍ رَكِبَ جَمِيعًا قَالُوا نَعَمْ مَا اَمَرْتُ بِهِ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَحَفَرَ حُفْرَتَهُ ثُمَّ قَعَدُوا يَنْتَظِرُونَ الْمَوْتَ

عَطَشًا ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَاللَّهِ إِنَّ الْقَاءَ نَا بَايِدِينَا هَكَذَا لِلْمَوْتِ لَا نَضْرِبُ فِي الْأَرْضِ وَلَا نَبْتَغِي لِأَنْفُسِنَا لَعُجْزَ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَنَا مَاءً بَعْضُ الْبِلَادِ ارْتَحَلُوا فَارْتَحَلُوا حَتَّى إِذَا فَرَّغُوا مِنْ مَعَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ قُرَيْشٍ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ مَا هُمْ فَأَعْلَوْنَ، تَقَدَّمَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَرَكَبَهَا فَلَمَّا انْبَعَثَ بِهِ انْفَجَرَتْ مِنْ تَحْتِ خُفِّهَا عَيْنُ مَاءٍ عَذْبٍ فَكَبَّرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَكَبَّرَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ نَزَلَ فَشَرِبَ وَشَرَبَ أَصْحَابُهُ وَاسْتَسْقَوْا حَتَّى مَلَأُوا اسْقِيَتَهُمْ ثُمَّ دَعَا الْقَبَائِلَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْمَاءِ فَقَدْ سَقَانَا اللَّهُ فَاشْرَبُوا وَاسْتَسْقُوا فَجَاؤُوا فَشَرَبُوا وَاسْتَسْقَوْا ثُمَّ قَالُوا وَقَدْ وَاللَّهِ قَضَى لَكَ عَلَيْنَا يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَاللَّهِ لَا نُخَاصِمُكَ فِي زَمْزَمَ أَبَدًا إِنَّ الَّذِي سَقَاكَ هَذَا الْمَاءُ بِهِذِهِ الْفَلَاةُ لَهُوَ الَّذِي سَقَاكَ زَمْزَمَ فَارْجِعْ إِلَى سِقَايَتِكَ رَاشِدًا فَارْجِعْ وَارْجِعُوا مَعَهُ وَلَمْ يَصِلُوا إِلَى الْكَاهِنَةِ وَخَلُّوا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا.

حل لغات: حَاكَمَ مُحَاكَمَةً (مفاعلت) جھگڑے کو حاکم کے سامنے لے جانا۔ الشَّرَفَ بلند مکان (جمع) اَشْرَاف - مَفَازَة جنگل (جمع) مَفَاوِز - ظَمِئٌ ظَمًا (س) سخت پیاسا ہونا۔ اِلِسْتِسْقَاء (استفعال) پانی طلب کرنا۔ الحُفْرَة قبر جمع حُفَر - وَارِئٌ مُوَارَاةً (مفاعلت) چھپانا۔ ضَاعَ ضَيْعَةً (ض) ضائع ہونا۔ ضَرَبَ فِي الْأَرْضِ اس نے سفر کیا۔ اِرْتَحَلَ اِرْتَحَالًا (افتعال) کوچ کرنا، کجاوہ کسنا۔ اِلِنْبَعَاث (انفعال) اٹھنا۔ اِلِنْفِجَار (انفعال) پانی جاری ہونا۔ اَلْخَفَ اَوْنَتْ اور شتر مرغ کی ٹاپ (جمع) اَخْفَافٌ وَخِفَافٌ - السِّقَاءُ مشکیزہ جمع اَسْقِيَةٌ وَاسْقِيَاتٌ - الْفَلَاةُ وسیع بیابان جمع فَلَوَاتٌ - السِّقَايَةُ پانی پلانے کی جگہ یا پانی پلانے کا برتن اور سین کے ضمہ کے ساتھ پانی جمع کرنے کی جگہ، حوض۔

ترجمہ: عبدالمطلب نے کہا جس کو تم لوگ چاہو (فیصل) مقرر کر لو کہ اس کے پاس ہم مقدمہ پیش کریں انھوں نے ہدیم کے بنی سعد کی کاہنہ کا نام بطور حکم تجویز کیا آپ نے اسے تسلیم کر لیا کہتے ہیں کہ وہ شام کے بالائی علاقہ میں سکونت پذیر تھی تو عبدالمطلب اپنی برادری یعنی بنی عبدمناف کے ایک گروہ سمیت عازم سفر ہوئے اور قریش کے ہر ہر قبیلہ سے ایک ایک جماعت

نے رخت سفر باندھا راستے میں جنگل اور بیابان تھے راوی کا بیان ہے جب یہ لوگ حجاز و شام کے درمیانی بیابانوں میں سے کسی بیابان میں پہنچے تو عبدالمطلب اور ان کے ساتھیوں کا پانی ختم ہو گیا، انہیں سخت پیاس لگی اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ پیاس سے ہلاک ہو جائیں گے تو انہوں نے قریش کے ان قبیلوں سے پانی کا مطالبہ کیا جو ان کے ساتھ تھے تو ان لوگوں نے انہیں پانی دینے سے انکار کر دیا اور انہوں نے کہا کہ ہم بھی (بے آب و گیاہ) دشت و صحرا میں ہیں ہمیں بھی اپنی جانوں پر اس مصیبت کا خوف ہے جو تم لوگوں کو پہنچی جب عبدالمطلب نے اپنی قوم کے رویہ کو دیکھا اور اس چیز کو دیکھا جس کا انہیں اپنی اور اپنے اصحاب کی جان پر اندیشہ تھا تو ان سے ان کی رائے دریافت کی انہوں نے جواب دیا ہماری رائے آپ کی رائے کے تابع ہے آپ جو چاہیں حکم دیں عبدالمطلب نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی طاقت کے مطابق اپنے لیے ایک ایک گڈھا کھود لے تاکہ جب کوئی ہلاکت کا شکار ہو جائے تو اس کے ساتھی اس کو گڈھے میں ڈال کر چھادیں اس طرح آخر میں ایک شخص رہ جائے گا کیوں کہ سارے قافلہ کی بربادی کی بہ نسبت ایک شخص کا ضائع ہونا (بے گور و کفن رہنا) زیادہ آسان ہے سب نے کہا کیا ہی اچھی بات کا حکم آپ نے دیا پھر ان میں سے ہر ایک کھڑا ہوا اور اپنا گڈھا کھود لیا اور وہ لوگ پیاس سے بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگے پھر عبدالمطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا خدا کی قسم ہمارا اس طرح اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دینا کہ نہ ہم سفر کریں اور نہ پانی تلاش کریں یقیناً ہماری کمزوری ہے شاید اللہ عز و جل ہمیں کسی شہر میں پانی نصیب فرمائے لہذا تم رخت سفر باندھو، لوگوں نے رخت سفر باندھ لیا، یہاں تک کہ جب سب لوگ تیار ہوئے اور جو قریش ان کے ساتھ تھے وہ دیکھ رہے تھے کہ اب یہ کیا کرتے ہیں تو عبدالمطلب اپنی اونٹنی کی طرف بڑھے اور اس پر سوار ہو گئے جب اونٹنی اٹھی تو اس کے کھر کے نیچے سے میٹھے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا عبدالمطلب نے اسے دیکھ کر تکبیر کہی اور ان کے سب ساتھیوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ اترے اور انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے پانی پیا اور پانی لیا یہاں تک کہ اپنی مشکیں بھر لیں پھر قریش کے قبیلوں کو بلایا اور فرمایا آؤ ہمیں اللہ نے سیراب کر دیا تم لوگ بھی پانی پی لو اور پانی لے لو تو وہ آئے پانی پیا اور پانی لیا اس کے بعد قریش نے کہا اے عبدالمطلب خدا کی قسم اللہ نے آپ کے حق میں ہمارے خلاف فیصلہ فرما دیا اب ہم آپ سے زم زم کے بارے میں کبھی بھی جھگڑا نہیں

کریر گئے دو ذات جس نے اس بے آب و گیاہ صحرا میں آپ کو اس پانی سے سیراب کیا یقیناً یہی وہ ہے جس نے آپ کو زم زم سے سیراب کیا (زم زم عط کیا) تو اپنے حوض کی طرف صبح و سہمت لوہے پینا نچہ آپ لوٹے اور آپ کے سارے ساتھی بھی لوٹ گئے اور کاہنہ کے پاس نہیں گئے اور لوگوں نے آپ کے اور اس کاہنہ کے درمیان سے راستہ چھوڑ دیا (ہٹ گئے)۔

سبب الإله

- (۱) اَرَانِي لَا مُتَغْنِي فَمَا أَبْطَرُ الْغِنَى وَأَعْرِضْ مِسُورِي عَلَى مُتَغْنِي قَرَضِي
- (۲) أَوْ أَعْسِرُ أَحْيَانًا فَتَشْتَدُّ عُسْرَتِي وَأَذْرِكُ مِسُورَ الْغِنَى وَمَعِي عَرَضِي
- (۳) وَمَا نَالِيهَا حَتَّى تَجَلَّتْ وَاسْفَرَتْ أَخْوِثْقَةُ مَنِي بِقَرَضٍ وَلَا قَرَضٍ
- (۴) وَأَبْذُنْ مَعْرُوفِي وَتَصْفُو خَلِيقَتِي إِذَا كَدِرَتْ أَخْلَاقُ كُلِّ فَتَى مَحْضٍ
- (۵) وَلَكِنَّهُ سَبَبُ الْإِلَهِ وَرِخْلَتِي وَشَدَى حَيَازِيمِ الْمَطِيَّةِ بِالْغَرَضِ
- (۶) وَاسْتَنْقَذَ الْمَوْلَى مِنَ الْأَمْرِ بَعْدَمَا يَزِلُّ كَمَا زَلَّ الْبَعِيرُ عَنِ الدَّخْضِ
- (۷) وَأَمْنَحُهُ مَالِي وَوَدَى وَنُصْرَتِي وَإِنْ كَانَ مَحْنِي الضَّلُوعُ عَلَى بُغْضِي

حل لغات: سبب عطیہ جمع سیوب۔ بطر بصر (س) اترانا۔ میسور دولت و ثروت جمع میاسیر۔ ابتغی ابتغاء (افتعال) طلب کرنا۔ أعسر اعساراً (افعال) تنگدست ہونا۔ عرض عزت جمع أعراض۔ فرض تنخواہ مراد عطیہ اور بخشش ہے۔ الإسفار والتجلی دونوں ہم معنی ہیں ظاہر ہونا۔ روشن ہونا۔ أخوثة بھروسہ والا، مددگار۔ بذل بذلاً (ن، ض) دینا، سخاوت کرنا۔ المعروف احسان۔ کدر کدراً (ن، س، ك) گندا ہونا، میلا ہونا۔ الفتی نوجوان، نچی۔ حیا زیم اونٹ کا سینہ جہاں زین کو باندھتے ہیں حیزوم کی جمع ہے شد الحیا زیم صبر یا سفر سے کنایہ ہے۔ مطیئة سواری جمع مطایا۔ الغرض کجاوہ کا تنگ۔ زل زلاً (ض، س) پھسلنا۔ استنقذ استنقاذاً (استفعال) نجات دینا۔ مولى جمع موالی اعزہ و اقربا اس کے علاوہ مولى کا اطلاق درج ذیل معنوں پر ہوتا ہے رب، مالک، داماد یا بہنوئی، غلام، آزاد کردہ غلام، جس پر احسان کیا جائے۔ الدخض چکنی جگہ جمع دخاض۔ منح منحاً (ف، ض) دینا عطا کرنا۔

عمر عمرًا (ن) اٹھایا۔ مخصی مڑا ہوا، لپٹا ہوا۔ ضلع چلی ترقی حاصل ہے۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ بے شک جب میں غنی ہوتا ہوں تو اپنی مالداری پر اتراتا نہیں ہوں اور اپنی مالداری کو پیش کرتا ہوں ان لوگوں پر جو مجھ سے قرض طلب کرتے ہیں۔ ﴿۲﴾ کبھی کبھی میں تنگ دست ہو جاتا ہوں اور میری تنگ دستی سخت ہو جاتی ہے اس کے بعد مالداری حاصل کرتا ہوں اس حال میں کہ میری آبرو میرے ساتھ ہوتی ہے۔ ﴿۳﴾ میری تنگی دور کرنے کے لیے کوئی مددگار قرض یا بخشش لے کر نہیں پہنچا یہاں تک کہ میری تنگ دستی (کی تاریکی) خود بخود روشن ہوگئی۔ ﴿۴﴾ میں احسان کرتا ہوں اور میری عادت اس وقت بھی صاف رہتی ہے جبکہ ہر خالص غنی کی عادتیں میل ہو جائیں۔ ﴿۵﴾ لیکن یہ عطائے الہی ہے اور (ظاہر میں اس کا سبب) میرا سفر اور اونٹوں کے سینوں کو تنگ سے کسنا ہے یعنی سفر اور غنیمت حاصل کرنا ہے۔ ﴿۶﴾ میں اپنے چچا کے بیٹے کو سخت مصیبت سے نجات دیتا ہوں جب کہ وہ اس سلسلے میں ایسا گر پڑے جیسے کہ اونٹ چکنی جگہ سے پھسل پڑتا ہے۔ ﴿۷﴾ میں اس کو اپنا مال محبت اور مدد دیتا ہوں اگرچہ اس کے پہلوؤں میں میرا بغض لپٹا ہوا ہے۔

- (۸) وَيَغْمُرُهُ حِلْمِي وَلَوْ شِئْتُ نَالَهُ قَوَارِعُ تَبْرِي الْعَظْمِ عَنْ كَلِمِ مَضٍ
(۹) وَأَقْضِي عَلَى نَفْسِي إِذَا الْأَمْرُ نَابَنِي وَفِي النَّاسِ مَنْ يَقْضِي عَلَيْهِ وَلَا يَقْضِي
(۱۰) وَلَسْتُ بِذِي وَجْهَيْنِ فِيمَنْ عَرَفْتَهُ وَلَا الْبُخْلُ فَأَعْلَمُ مَنْ سَمَائِي وَلَا أَرْضِي
(۱۱) وَإِنِّي لَسَهْلٌ مَا تَغَيَّرُ شَيْمَتِي صُرُوفُ لَيَالِي الدَّهْرِ بِالْقَتْلِ وَالنَّقْضِ
(۱۲) أَكْفُ الْأَذَى عَنْ أَسْرَتِي وَأَذُو دُهُ عَلَى أَنِّي أَجْزَى الْمُقَارِضِ بِالْقَرْضِ
(۱۳) وَأَمْضِي هُمُومِي بِالزَّمَاغِ لِأَهْلِهَا إِذَا مَا الْهُمُومُ لَمْ يَكْذِبْ بَعْضُهَا يَمْضِي

حل لغات: قَوَارِعُ قَارِعَةٍ کی جمع ہے ایسے کلمات جن سے دل کو ٹھیس پہنچے۔ تَبْرِي بَرِّیَا (ض) کاٹنا۔ مَضٍ تکلیف وہ۔ نَابَ نَوْبَةً (ن) پیش آنا۔ ذُو الْوَجْهَيْنِ دو رخا، منافق۔ السَّهْلُ خوش اخلاق۔ شَيْمَةٌ عادت (جمع) شَيْم۔ صُرُوفُ الدَّهْرِ حوادثِ زمانہ۔ القتل ہٹنا مراد مالدار ہونا ہے۔ نَقْضُ توڑنا مراد محتاج ہونا ہے۔ كَفَّ كَفًّا (ن) روکنا۔ ذَاذ

ذُو دَا (ن) دور کرنا۔ مُقَارِص کاٹنے والا۔ الإِمْصَا، کُز ز رنا۔ رَمَاع پختہ ارادہ۔ هُمُوم هَم کی جمع ہے قصد و ارادہ۔

ترجمہ: ﴿۸﴾ اے میرا علم ڈھا تک لیتا ہے اور اگر میں چاہتا تو اسے تکلیف دہ کلمات کی بولیاں پہنچتیں جو ہڈی کو بھی کاٹ دیتیں۔ ﴿۹﴾ جب مجھے کوئی دشوار معاملہ پیش آتا ہے تو میں اپنے نفس کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں حالانکہ ایسے لوگ موجود ہیں جن کے خلاف فیصلہ کیا جاتا ہے وہ اپنے خلاف فیصلہ نہیں کرتے۔ ﴿۱۰﴾ میں جاننے والوں کے معاملہ میں منافقانہ برتاؤ نہیں کرتا اور جان لو کہ بخل نہ ہر آسمان ہے نہ زمین۔ ﴿۱۱﴾ میں خوش اخلاق ہوں میری عادتوں کو شبہائے دہر کی گردشیں نہیں بدل سکتیں خواہ مال داری ہو یا فقری۔ ﴿۱۲﴾ میں اپنے خاندان سے تکلیف دہ چیزوں کو روکتا ہوں اور تکلیف کو ان سے دور کرتا ہوں علاوہ ازیں جو مجھ سے قطع محبت کرتا ہے میں بھی اس سے قطع محبت کرتا ہوں۔ ﴿۱۳﴾ میں اپنے ارادے ان لوگوں کے لیے کر گذرتا ہوں جو ان کے مستحق ہیں جب کہ اور لوگوں کے ارادے بعض بھی پورے نہیں ہوتے۔

خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَتُوبُ إِلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَوْصِيَكُمْ
عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَآخِثُكُمْ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاسْتَفْتَحْ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا
النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي أُبَيِّنُ لَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا فِي
مَوْقِفِي هَذَا، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَيَّ أَنْ تَلْقُوا رَبَّكُمْ
كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَمَنْ
كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى الَّذِي أَتَمَّنَهُ عَلَيْهَا وَإِنْ رِبَا جَاهِلِيَّةٍ مَوْضُوعٌ وَإِنْ
أَوَّلَ رِبَا أَبْدَأَ بِهِ رَبَا عَمِّي الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنْ دِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ
وَإِنْ أَوَّلَ دَمٍ أَبْدَأَ بِهِ دَمُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنْ

مآثر الجاهلیة موضوعة غیر البدانة والسفاية والعمد قود و شبه العمد ماقبل بالعصا والحجر ففیه مائة بعبیر فمن زاد فهو من اهل الجاهلیة .

حل لغات: حث حثاً (ن) ابھارتا۔ اِسْتَفْتَحَ اِسْتِفْتَاْحًا (استفغان) مدد طلب کرنا، شروع کرنا۔ موقوف (ض) اسم ظرف ٹھہرنے کی جگہ۔ هل، قد کے معنی میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں هل اُتٰی عَلٰی الْاِنْسَانِ حِیْنَ مِّنَ اللَّیْلِ۔ اِثْمَنَ اِثْمَانًا (افتعال) ائمن بنانا۔ موضوع ساقط، کالعدم۔ مآثر جمع ہے واحد مآثرۃ۔ فعل، موروثی عزت۔ سِدَانۃ کعبہ کی خدمت۔ قود قصاص۔

ترجمہ: بیشک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم اپنے نفس اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اللہ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ کے بندو! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اطاعت الہی پر ابھارتا ہوں اور میں آغاز اس سے کر رہا ہوں جو سب سے بہتر ہے بعد حمد کے اے لوگو! میری بات سنو میں تم سے بیان کر رہا ہوں اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد اس جگہ میں تم سے نہ ملوں اے لوگو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جاملو بالکل اسی طرح جیسے تمہارے شہر میں اس مہینہ کا یہ دن حرام ہے سنو میں نے تم تک اللہ کے پیغام پہنچا دیئے اے اللہ تو گواہ رہنا تو جس کے پاس کوئی امانت ہو تو وہ اس کے حوالے کر دے جس نے اس کو اس پر ائمن بنایا ہے اور بلاشبہ جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں اور بے شک جاہلیت کے تمام خون باطل کر دیے گئے سب سے پہلے میں عامر بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون باطل کرتا ہوں اور بے شک جاہلیت کی موروثی عزت باطل کر دی گئی سوائے خدمت کعبہ اور حاجیوں کی سیرابی کے، قتل عمد میں قصاص ہے اور شبہہ عمدہ قتل ہے جو لاشی یا پتھر سے واقع ہو اس کی

دیت سوانٹ ہے تو جو (اس پر) بڑھائے گا وہ اہل باہلیت سے ہوگا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَنسُ أَنْ يُعْبَدَ فِي أَرْضِكُمْ هَذِهِ وَلَكِنَّهُ رَضِيَ أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا النَّسِيُّ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضِلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُؤْاطِنُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَإِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لِبَنَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِمْ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِنَنَّ فَرَشَكُمْ غَيْرَكُمْ وَلَا يُدْخِلَنَّ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ بُيُوتَكُمْ إِلَّا بِإِذْنِكُمْ وَلَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَعْضُلُوهُنَّ وَتَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ انْتَهَيْنَ وَأَطَعْنَكُمْ فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَإِنَّمَا النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا يَمْلِكُنَّ أَنْفُسَهُنَّ شَيْئًا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ وَاسْتَوْصُوا بِهِنَّ خَيْرًا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَلَا يَحِلُّ لِمَرِيٍّ مَالُ أَخِيهِ إِلَّا عَنْ طِبِّ نَفْسِهِ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ أَغْنَاقَ بَعْضٍ فَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَمْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللَّهِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَلَا هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِأَدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ لَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِي فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ وَلَا يَجُوزُ لَوَارِثٍ وَصِيَّةٌ فِي أَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ مَنْ دَعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

حل لغات: حَفَرَ حَفْرًا (ض) چھوٹا سمجھنا۔ النَّسِي تَاخِير، کفار و مشرکین اشہر حرم کو کبھی مقدم کرتے اور کبھی موخر کرتے اس طرح وہ اشہر حرم میں جنگ کرتے اس سے منع کیا گیا اور کفر میں زیادتی کہا گیا۔ الْإِسْتِذَارَةُ (استفعال) گھومنا۔ أَوْطَأُ إِطْءًا (افعال) روندوانا۔ عَضَلَ عَضَلًا (ن) روکنا۔ هَجَرَ هَجْرًا (ن) چھوڑنا۔ التَّبَرُّج (تفعیل) تھکانا۔ عَوَان، غَانِيَّة کی جمع قیدی عورتیں۔ الْإِسْتِصَاء (استفعال) وصیت قبول کرنا۔ الْعَاهِر زَانِي۔ التَّوَلَّى (تفعل) ولی بنانا۔ صَرَفَ وَغَدَلَ سے مراد فرض و نفل ہے۔

ترجمہ: اے لوگو! بلاشبہ شیطان مایوس ہو گیا کہ تمہاری اس زمین میں اس کی پرستش کی جائے لیکن وہ اس بات سے راضی ہو گیا کہ اس کے علاوہ ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے جنہیں تم حقیر جانتے ہو سنو اے لوگو! ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس کی گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی اور بے شک ابتدا میں خدا نے جس آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا زمانہ پھر پھر اسی نقطہ پر آ گیا اور بے شک مہینوں کی تعداد خدا کے یہاں بارہ ہے جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے اسی دن سے جب سے اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی ہے جس میں چار مہینے حرمت کے ہیں تین پے درپے اور ایک تنہا وہ یہ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے سنو میں نے تم تک پیغام پہنچا دیے اے اللہ گواہ رہنا اے لوگو! تمہاری عورتوں کا تم پر کچھ حق ہے اور تمہارا ان کے اوپر کچھ حق ہے تمہارا عورتوں پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے غیر سے تمہارا فرش نہ روندوائیں اور تمہاری اجازت کے بغیر کسی ایسے شخص کو تمہارے گھروں میں داخل نہ کریں جسے تم ناپسند کرو اور وہ کوئی برائی نہ کریں تو اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کو روکنے ان کو آرام گاہوں سے جدا کرنے اور انہیں ہلکی پھلکی مار مارنے کی اجازت دی ہے تو اگر وہ باز آجائیں اور تمہاری بات مانیں تو بھلائی کے طور پر ان کو کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا تمہارے ذمہ ہے اور عورتیں تمہاری قید میں ہیں وہ اپنے لیے کسی چیز کی مالک نہیں ان کو تم نے اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور ان کی شرم گاہوں کو کلام الہی کے

ذریعے حلال کیا ہے تو تم عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے بارے میں خیر کی وصیت قبول کرو۔ اے لوگو! مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو کسی انسان کو اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی رضا کے لینا جائز نہیں۔ سنو میں نے تم تک پیغام پہنچا دیے اے اللہ تو گواہ رہنا تو اے لوگو! تم میرے بعد کفر کی طرف نہ پھرنا کہ تمہارا ایک دوسرے کی گردن کو مارے میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ جب تک تم پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے کتاب اللہ اور میرے اہل بیت سنو میں نے تم تک پیغام پہنچا دیے اے اللہ تو گواہ رہنا۔ اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارے باپ ایک ہیں تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے اللہ کی بارگاہ میں تم میں کا زیادہ معزز وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے کسی عربی کے لیے کسی عجمی پر فضیلت نہیں ہاں تقویٰ کے اعتبار سے فضیلت ہے کیا میں نے تم تک احکام الہی نہیں پہنچائے سب نے بیک زبان کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے۔ اے لوگو! اللہ نے ہر وارث کو وراثت سے اس کا حصہ مقرر فرما دیا اب کسی وارث کے لیے تہائی سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زنا کار کے لیے پتھر ہے۔ جو اپنے باپ یا مولیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا باپ یا مولیٰ بنائے اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

نَصْرَانِيَانِ يَحْفِرَانِ الضَّرِيحَ النَّبَوِيَّ

اعْلَمُ اَنِّي قَدْ وَقَفْتُ عَلَى رِسَالَةٍ قَدْ صَنَفَهَا الْعَلَامَةُ جَمَالُ الدِّينِ
الْأُسْنَوِي فِي الْمَنَعِ مِنَ اسْتِعْمَالِ الْوَلَاةِ لِلنَّصَارَى وَسَمَّاها بَعْضُهُمْ بِالْإِنْتَصَارَاتِ
الْإِسْلَامِيَّةِ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا بِخَطِّ تَلْمِيزِهِ شَيْخٌ مَشَائِخُنَا زَيْنُ الدِّينِ الْمَرَاغِي
مَا صَوَّرَتْهُ نَصِيحَةُ أُولَى الْأَلْبَابِ فِي مَنَعِ اسْتِخْدَامِ النَّصَارَى كِتَابٌ لِشَيْخِنَا
الْعَلَامَةِ جَمَالِ الدِّينِ الْأُسْنَوِي وَلَمْ يُسَمِّهِ فَسَمَّيْتُهُ بِحَضْرَتِهِ فَأَقْرَنِي عَلَيْهِ انْتَهَى
فَرَأَيْتُهُ ذَكَرَ فِيهَا مَا لَفْظُهُ وَقَدْ دَعَتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَعْنِي النَّصَارَى فِي سُلْطَنَةِ الْمَلِكِ
الْعَادِلِ نُورِ الدِّينِ الشَّهِيدِ إِلَى أَمْرِ عَظِيمٍ ظَنُّوا أَنَّهُ يَتِمُّ لَهُمْ وَيَا بَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ

نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.

حل لغات: ضَرَبَ قَبْرَ جَمَعَ ضَرَّاحٍ - اسْتَعْمَلَ اسْتَعْمَالًا (استعمال) عامل بنانا۔ النُورَةُ حُكَامُ وَالْيَی کی جمع ہے۔ أَقْرَأَ أَقْرَأًا باقی رکھنا، برقرار رکھنا۔

ترجمہ: تم جان لو کہ میں ایک ایسے رسالے پر مطلع ہوا جس کو علامہ جمال الدین اسنوی نے عیسائیوں کو عامل و حاکم بنانے کی ممانعت کے سلسلے میں تحریر فرمایا ہے بعض لوگوں نے اس رسالے کو انتقارات اسلامیہ سے موسوم کیا ہے اور میں نے اس پر ایک تحریر دیکھی جو ان کے شاگرد شیخ المشائخ زین الدین مراغی کی ہے وہ یہ ہے: ”نصيحة اولی الالباب فی منع استخدام النصارى“ ہمارے شیخ جمال الدین اسنوی کی کتاب ہے جس کا نام انہوں نے نہیں رکھا تھا تو میں نے ان کی موجودگی میں اس کا نام رکھا اور انہوں نے اسے برقرار رکھا یہاں تک ان کی بات ختم ہو گئی میں نے اس میں مذکور ایک چیز دیکھی وہ یہ ہے کہ بادشاہ عادل نور الدین شہید کی سلطنت میں نصرانیوں کو ان کے نفس نے ایک عظیم کام پر ابھارا ان کا خیال یہ تھا کہ وہ کام ان کے لیے پورا ہو جائے گا اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے نور کو پورا فرمائے اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

وَذَلِكَ أَنَّ السُّلْطَانَ الْمَذْكُورَ كَانَ لَهُ تَهْجِدٌ يَأْتِي بِهِ اللَّيْلُ وَ أَوْزَادٌ يَأْتِي بِهَا فَنَامَ غَقَبَ تَهْجِدِهِ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَوْمِهِ وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى رَجُلَيْنِ أَشْقَرَيْنِ وَيَقُولُ أَنْجِدْنِي وَأَنْقِذْنِي مِنْ هَذَيْنِ فَاسْتَقِظَ فَرَأَاهُ تَوَضَّأَ وَصَلَّى وَنَامَ فَرَأَى الْمَنَامَ بَعِيْهِ فَاسْتَقِظَ وَصَلَّى وَنَامَ فَرَأَاهُ أَيْضاً مَرَّةً ثَالِثَةً فَاسْتَقِظَ وَقَالَ لَمْ يَتَّقِ نَوْمٌ وَكَانَ لَهُ وَزِيرٌ مِنَ الصَّالِحِينَ يُقَالُ لَهُ جَمَالُ الدِّينِ الْمُوَصِّلِيُّ فَأَرْسَلَ خَلْفَهُ لَيْلًا وَحَكِي لَهُ جَمِيعَ مَا اتَّفَقَ لَهُ فَقَالَ لَهُ وَ مَا فَعَلْتُ ذَٰكَ؟ أَخْرَجَ الْآنَ إِلَى الْمَدِينَةِ النَّبَوِيَّةِ وَ أَكْتُمَ مَا رَأَيْتَ فَتَجَهَّزَ فِي بَقِيَّةِ لَيْلَتِهِ وَ خَرَجَ عَلَى رَوَاحِلٍ خَفِيفَةٍ فِي عَشْرَيْنِ لِيَأْخُذَ بِتَأْمَلِهِ لِيَجِدَ فِيهِ الصِّفَةَ الَّتِي أَرَاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَهُ فَلَا يَجِدُ تِلْكَ الصِّفَةَ فَيُعْطِيهِ وَيَأْمُرُهُ بِالْإِنْصِرَافِ إِلَى أَنْ انْقَضَتِ النَّاسُ.

حل لغات: أَوْزَادٌ وَطَائِفٌ وَرَدٌ کی جمع ہے۔ أَشْقَرُ سرخ جو زردی کی طرف مائل ہو۔ اتَّخَذَ اتَّخَاذًا (افعال) مدکرنا۔ اتَّفَقَ اتَّفَاقًا (افعال) بچانا۔ اتَّفَقَ اتَّفَاقًا (الاعمال) واقع

ہونا، حادث ہونا۔ تَجَهَّزْ (تفعل) تیار ہونا۔ رَوَّاجِلْ خَفِیفَةً تیز رفتار سواریاں۔

ترجمہ: اور وہ یہ ہے کہ سلطان نور الدین ہر رات تہجد اور دوسرے کچھ وظیفے پڑھا کرتے تھے (ایک رات) تہجد کی نماز پڑھ کر سوئے خواب میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی سرکارِ دو عالم ﷺ نے دو کیری آنکھ والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بادشاہ سے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں سے میری حفاظت کرو اور مجھے بچاؤ بادشاہ گھبرا کر اٹھے وضو کیا اور نماز پڑھی اور سو گئے دوبارہ پھر وہی خواب دیکھا بادشاہ پھر بیدار ہوئے نماز پڑھی اور سو گئے تیسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا تو آپ بیدار ہوئے اور فرمایا اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں ہے آپ کا ایک نیک اور صالح وزیر تھا جسے جمال الدین موصلی کہا جاتا تھا بادشاہ نے رات ہی میں اس کو بلا بھیجا اور سارا قصہ سنا دیا وزیر نے بادشاہ سے کہا اب آپ کے بیٹھنے کا وقت نہیں ہے فوراً مدینہ منورہ چلیے اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اسے پوشیدہ رکھیے بادشاہ نے اسی رات کے باقی حصے میں تیاری کی اور بادشاہ بیس آدمیوں کے ہمراہ تیز رفتار سواریوں پر نکلے ان کے ساتھ وزیر مذکور اور مال کثیر بھی تھا، تو سولہ دن میں بادشاہ مدینہ پہنچے، مدینہ منورہ سے باہر غسل کیا پھر مدینہ میں داخل ہوئے، جنت کی کیاری میں نماز پڑھی اور زیارت کی پھر بیٹھ گئے اس حال میں کہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کریں تو وزیر نے اعلان کیا جب کہ اہل مدینہ مسجد میں اکٹھا تھے کہ بادشاہ نور الدین زیارتِ نبی ﷺ کے ارادے سے آئے ہیں اور صدقے کے بہت سارے مال اپنے ساتھ لائے ہیں۔ تو جتنے لوگ تمہارے پاس ہیں (ان کا نام) لکھو تو ان لوگوں نے سارے اہل مدینہ کا نام لکھا بادشاہ نے انہیں اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دیا اور جو لینے کے لیے حاضر ہوتا اس کو گہری نگاہ سے دیکھتے تاکہ وہ صفت پا جائیں جو نبی ﷺ نے دکھائی ہے تو وہ اس صفت کو نہ پاتے اسے دیتے اور لوٹ جانے کا حکم دیتے یہاں تک کہ سب لوگ ختم ہو گئے۔

فَقَالَ السُّلْطَانُ هَلْ بَقِيَ أَحَدُكُمْ يَا خُذْ شَيْئًا مِّنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالُوا لَا فَقَالَ تَفَكَّرُوا وَتَأَمَّلُوا فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا رَجُلَيْنِ مَغْرِبِيِّنِ لَا يَتَنَا وَلَا نَ مِنْ أَحَدِ شَيْئًا وَهُمَا صَالِحَانِ غَنِيَّانِ يُكْثِرَانِ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمَحَاوِجِ فَأَنْشَرَحَ صَدْرُهُ وَقَالَ عَلَىٰ بِهِمَا فَاتَيَا بِهِمَا فَرَأَاهُمَا الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمَا بِقَوْلِهِ

أَنْجِدْنِي أَنْقِذْنِي مِنْ هَذَيْنِ فَقَالَ لَهُمَا مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا؟ قَالَا مِنْ بِلَادِ الْمَغْرِبِ جِئْنَا حَاجِّينَ فَاخْتَرْنَا الْمُجَاوِرَةَ فِي هَذَا الْعَامِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اصْطَقَانِي فَصَمَّمَا عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَيْنَ مَنْزِلُهُمَا فَأَخْبِرَ بَأْنَهُمَا فِي رِبَاطٍ بِقُرْبِ الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ فَأَمْسَكَهُمَا وَحَضَرَ إِلَى مَنْزِلِهِمَا فَرَأَى فِيهِمَا مَالًا كَثِيرًا وَخَتَمَتَيْنِ وَكُتُبًا فِي الرِّقَاقِ وَلَمْ يَرِ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ فَأَتْنِي عَلَيْهِمَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ بِخَيْرٍ كَثِيرٍ وَقَالُوا إِنَّهُمَا صَائِمَانِ الدَّهْرِ مُلَازِمَانِ الصَّلَوَاتِ فِي الرُّوْضَةِ الشَّرِيفَةِ وَزِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَزِيَارَةِ الْبَقِيعِ كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً وَزِيَارَةَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ وَلَا يَرُدَّانِ سَائِلًا قَطُّ بِحَيْثُ سَدًّا خَلَّةَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي هَذَا الْعَامِ الْمُجْدِبِ فَقَالَ السُّلْطَانُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَمْ يُظْهِرْ شَيْئًا مِمَّا رَأَاهُ وَبَقِيَ السُّلْطَانُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ بِنَفْسِهِ فَرَفَعَ حَصِيرًا فِي الْبَيْتِ فَرَأَى سِرْدَابًا مُحْفُورًا يَنْتَهِي إِلَى صَوْبِ الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ فَارْتَاعَتِ النَّاسُ لِذَلِكَ.

حل لغات: مَحَاوِج فقر اور مساکینِ مَحَوَاج کی جمع ہے۔ صَمَّمَ تَصْمِيمًا (تفعل) اصرار کرنا۔ رِبَاط وہ عمارت جو فقیروں کے لیے وقف ہو جمع رِبَاطَات۔ خَتَمَتَيْنِ قرآن کے دو نسخے۔ رِقَاق رَقِيقَة کی جمع ہے غلیظہ کی ضد ہے مراد رقت انگیز باتیں ہیں۔ سَدًّا (ن) بند کرنا۔ خَلَّة محتاجگی، ضرورت (جمع) خِلَال۔ أَجْدَبَ إِجْدَابًا (افعال) قحط زدہ ہونا۔ سِرُّ دَاب تہہ خانہ (جمع) سِرَادِيب۔ صَوْب جانب۔ ارْتَاعَ خوف زدہ ہوا۔

ترجمہ: تو بادشاہ نے دریافت فرمایا کیا کوئی ایسا شخص باقی رہ گیا ہے جو صدقے کا کچھ مال لے۔ لوگوں نے عرض کیا نہیں بادشاہ نے کہا غور و خوض کر لو تو لوگوں نے عرض کیا کوئی باقی نہیں رہا سوائے ایسے دو مغربی شخص کے جو کسی سے کچھ نہیں لیتے نیک اور مالدار ہیں ضرورت مندوں پر خوب صدقہ کرتے ہیں فوراً بادشاہ کو شرح صدر ہوا اور کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس حاضر کرو چنانچہ جب یہ دونوں لائے گئے تو بادشاہ نے دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ یہ وہی دو مرد ہیں جن کی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ (اے نور الدین) تم میری مدد کرو اور ان دونوں سے بچاؤ بادشاہ نے ان دونوں سے پوچھ تم دونوں کہاں سے آئے ہو دونوں نے

جواب دیا کہ ہم بلا مغرب سے حج کے لیے آئے تھے اور اس مال ہم نے یہاں روزہ منورہ کے جوار کو منتخب کر لیا بادشاہ نے کہا تم حج حج بناؤ مگر وہ اسی پر اڑے رہے بادشاہ نے ان دونوں کی قیام گاہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ روزہ منورہ کے قریب ہی ایک رباط میں مقیم ہیں بادشاہ نے ان دونوں کو (دوہیں) روکا اور خود کیا ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ کمرے میں بہت سارے مال ہیں اور قرآن کے دو نسخے اور رقت انگیز باتوں پر مشتمل چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں اس کے علاوہ کوئی چیز کمرے میں نظر نہیں آئی اہل مدینہ نے ان کی بہت تعریف کی اور یہ بیان دیا کہ دونوں ہمیشہ روزہ رکھنے والے، جنت کی کیاری میں ہمیشہ نماز پڑھنے والے اور نبی پاک ﷺ کی زیارت کرنے والے روزانہ صبح کو جنت البقیع اور ہر سنیچر کو مسجد قبا کی زیارت کے لیے جاتے ہیں اور کسی سائل کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرتے اور اس خط رسیدہ سال میں مدینہ منورہ کے باشندوں کے فقر و فاقہ کو بند کیا (محتاجی دور کی) بادشاہ نے کہا سبحان اللہ (تعب کا اظہار کیا) اور بادشاہ نے جو کچھ دیکھا تھا اسے ظاہر نہیں کیا بادشاہ خود گھر میں چکر لگاتے رہے یکا یک انہوں نے گھر کی ایک چٹائی کو اٹھایا تو ایک کھودی ہوئی سرنگ انہیں نظر آئی جو حجرہ شریفہ تک پہنچ رہی تھی یہ دیکھ کر سب لوگ گھبرا گئے۔

وَقَالَ السُّلْطَانُ عِنْدَ ذَلِكَ اَصْدَقَانِي خَالِكُمَا وَضَرَبَهُمَا ضَرْبًا شَدِيدًا فَاعْتَرَفَا بِأَنَّهُمَا نَصْرَانِيَانِ بَعَثَهُمَا النَّصَارَى فِي زِيِّ حُجَّاجِ الْمَغَارِبَةِ وَآمَلُوهُمَا بِأَمْوَالٍ عَظِيمَةٍ وَآمَرُوهُمَا بِالْتَحِيلِ فِي شَيْءٍ عَظِيمٍ خَيَّلَتْهُ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ وَتَوَهَّمُوا أَنْ يُمَكِّنَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ وَهُوَ الْوُضُوءُ إِلَى جَنَابِ الشَّرِيفِ وَيَفْعَلُوا بِهِ مَا زَيْنَةُ لَهُمْ إِبْلِيسُ فِي النَّقْلِ وَمَا يَتَرْتَّبُ عَلَيْهِ فَنَزَلَا فِي أَقْرَبِ رِبَاطٍ إِلَى الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ وَفَعَلَا مَا تَقَدَّمَ وَصَارَا يَخْفِرَانِ لَيْلًا وَلِكُلِّ مَنَّهُمَا مَحْفَظَةٌ جَلَدٌ عَلَى زِيِّ الْمَغَارِبَةِ وَالَّذِي يَجْتَمِعُ مِنَ التُّرَابِ يَجْمَعُهُ كُلُّ مَنَّهُمَا فِي مَحْفَظَتِهِ يَخْرُجَانِ لِإِظْهَارِ زِيَارَةِ الْبَقِيعِ فَيُلْقِيَانِهِ بَيْنَ الْقُبُورِ وَأَقَامَا عَلَى ذَلِكَ مُدَّةً فَلَمَّا قَرَّبَا مِنَ الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ أَرَعَدَتِ السَّمَاءُ وَأَبْرَقَتْ وَحَصَلَ رَجِيفٌ عَظِيمٌ بِحَيْثُ خِيلَ انْقِلَاعُ تِلْكَ الْجِبَالِ فَقَدِمَ السُّلْطَانُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاتَّفَقَ امْسَاكُهُمَا

الأعمال وأمر مع ذلك بقطع المكوس جميعاً.

حل لغات: رَیْ هِیْت (جمع) اَزَیَا۔ اَمَالَ مال دیا۔ مَحْفَظَة تھیلا (جمع) مَحَافِظ، مَحْفَظَات۔ رَجِیف زلزلہ۔ اِنْقِلَاع (افعال) جڑے اکھڑ جانا۔ تَآهَبِل (تفعیل) اہل بنانا۔ رَصَا ص سیمہ اس کا واحد رَصَا صَة آتا ہے۔ اَذَاب اِذَابَة (افعال) پکھلانا۔ اِضْعَاف (افعال) ذلیل کرنا۔ مُكُوس ٹیکس مَکُوس کی جمع ہے۔

ترجمہ: بادشاہ نے اس وقت کہا تم اپنا حال سچ سچ بتاؤ اور انہیں خوب مارا تو ان دونوں نے اقرار کیا کہ ہم دونوں نصرانی ہیں ہمیں نصرانیوں نے مغربی حجاج کے لباس میں بھیجا اور ہمیں بہت مال دیا اور ہمیں ایک عظیم شئی کے بارے میں حیلہ سازی کا حکم دیا ہے جس کا خیال ان کے نفس نے انہیں دلایا ان کا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے جسد مبارک تک رسائی ممکن کر دے گا اور اس کے ساتھ وہ کریں گے جو منتقل کرنے اور اس پر مرتب ہونے والے امور کے سلسلے میں ابلیس نے ان کے لیے مزین کیا تو روضہ منورہ کے قریب ہی ہم ایک رباط میں ٹھہر گئے اور یہ سارا کام کیا ہم لوگ رات میں نقب کھودتے ہیں اور ہمارے پاس مغربی ہیئت کے چمڑے کے تھیلے ہیں ہم جمع ہونے والی مٹی کو اسی تھیلے میں رکھ کر ظاہراً بقیع کی زیارت کے لیے نکلتے ہیں اور اسے قبروں کے درمیان ڈال دیتے ہیں اور ایک مدت سے ہم یہی کام کر رہے ہیں تو جب ہم حجرہ شریفہ سے قریب ہو گئے۔ تو آسمان گر جا، بجلی چمکی اور ایسا عظیم زلزلہ آیا لگتا تھا کہ پہاڑ اکھڑ جائیں گے اور اسی رات کی صبح کو بادشاہ بھی تشریف لائے اور ہم کو روکنے اور اعتراف کرانے کا اتفاق ہوا تو جب ان دونوں نے اقرار کر لیا اور دونوں کا حال بادشاہ کے سامنے ظاہر ہو گیا اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ

نے خاص مجھے اس عظیم کام کے لیے اہل بنایا بہت زیادہ روئے اور ان دونوں کی گردن مار ڈالنے کا حکم دیا اور ان دونوں کو اس کھڑکی کے نیچے قتل کر دیا گیا جو حجرہ شریفہ سے متصل ہے اور وہ اس حصے میں ہے جو بقیع سے متصل ہے پھر خوب زیادہ سیرسہ حاضر کرنے کا حکم دیا اور حجرہ شریفہ کے ارد گرد سطح آب تک گہری خندق کھدوائی پھر سیرسہ پگھلا کر اس خندق کو بھر دیا گیا تو حجرے کے چاروں طرف سیرسہ کی دیوار ہو گئی جو پانی تک پہنچی ہوئی تھی پھر بادشاہ اپنے ملک لوٹا اور نصرانیوں کو ذلیل کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ کسی کافر کو کسی کام میں استعمال نہ کیا جائے اور اسی کے ساتھ تمام ٹیکسوں کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

کَيْفَ أَسْلَمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِي

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا يَرَى مِنْ قَوْمِهِ يَنْذُلُ لَهُمُ النَّصِيحَةَ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النِّجَاةِ مِمَّا هُمْ فِيهِ وَجَعَلْتُ قُرَيْشَ حِينَ مَنَعَهُ اللَّهُ مِنْهُمْ يُحَذِّرُونَهُ النَّاسَ وَمَنْ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْعَرَبِ وَكَانَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهَا فَمَشَى إِلَيْهِ رَجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ رَجُلًا شَرِيفًا شَاعِرًا لَبِيبًا فَقَالُوا لَهُ يَا طُفَيْلُ إِنَّكَ قَدِمْتَ بِلَادَنَا وَهَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَدْ أَعْضَلَ بِنَا وَقَدْ فَرَّقَ جَمَاعَتَنَا وَشَتَّ أَمْرَنَا وَإِنَّمَا قَوْلُهُ كَأَنَّ لِسَحَرٍ يُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ أَبِيهِ وَبَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ أَخِيهِ وَبَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ زَوْجَتِهِ وَإِنَّا نَخْشَى عَلَيْكَ وَ عَلَى قَوْمِكَ مَا قَدْ دَخَلَ عَلَيْنَا فَلَا تُكَلِّمْنَاهُ وَلَا تَسْمَعَنَّ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا بِي حَتَّى أَجْمَعْتُ أَنْ لَا أَسْمَعَ مِنْهُ شَيْئًا وَلَا أَكَلِمَهُ حَتَّى حَشَوْتُ فِي أُذُنِي حِينَ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ كُرْسُفًا فَرَقًا مِنْ أَنْ يُبْلَغَنِي شَيْءٌ مِنْ قَوْلِهِ وَأَنَا لَا أُرِيدُ أَنْ أَسْمَعَهُ قَالَ فَعَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَالَ فَقُمْتُ مِنْهُ قَرِيبًا فَأَبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُسْمِعَنِي بَعْضَ قَوْلِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ كَلَامًا حَسَنًا قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَأَتَكَلَّلُ أُمِّي وَاللَّهِ إِنِّي لَرَجُلٌ لَبِيبٌ شَاعِرٌ مَا يَخْفَى عَلَى الْحَسَنِ مِنَ الْقَبِيحِ فَمَا يَمْنَعُنِي

اَنْ اَسْمَعَ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ مَا يَقُولُ فَاِنْ كَانَ الَّذِي يَأْتِي بِهِ حَسَنًا فَلَهُ وَاِنْ كَانَ قَبِيحًا تَرَكْتُهُ .

حل لغات: ہذل (ن، م) دینا، سخاوت کرنا۔ ہذل البصیرۃ نصیحت کرنا۔ منع منعاً (ف) روکنا، محفوظ رکھنا۔ التخلدیر ڈرانا، چولنا کرنا، متنبہ کرنا۔ اسب عطلند (جمع) الباء۔ المحضل المحضلاً (افعال) مشکل ہونا، ہا۔ صلی سائتھ شل میں ڈالنا۔ شئت تشیتاً (تفعیل) متفرق کرنا۔ الجمع الجماعاً (افعال) ہاتھ ارادہ کرنا۔ حشاً حشواً (ن) بھرنا۔ عدا عداً (ن) جانا۔ کرسف رونی۔ فرفراً (س) خوف کرنا، ڈرنا۔ ککل نکلاً (س) گم کرنا۔

ترجمہ: ابن احق نے کہا کہ نبی پاک ﷺ اپنی قوم کی طرف سے جو (برائیاں) دیکھتے اس پر انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں اس سے نجات کی طرف بلاتے تھے جس میں وہ تھے جب اللہ نے قریش سے آپ کو محفوظ رکھا تو قریش آپ سے لوگوں کو اور اپنے پاس آنے والے عربوں کو چوکرنا کرنے لگے طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ آئے جب کہ نبی ﷺ وہیں تھے تو قریش کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے طفیل ایک شریف آدمی اور عقلمند شاعر تھے تو ان لوگوں نے ان سے کہا اے طفیل تم ہمارے شہر میں تشریف لائے ہو یہ شخص جو ہمارے درمیان ہے اس نے ہمارے لیے مصیبت کھڑی کر رکھی ہے ہمارے اتحاد کو اس نے پارہ پارہ کر دیا ہے ہمارے معاملے کو اس نے پراگندہ کر دیا ہے اس کا کلام جادو کی طرح ہے یہ بیٹے اور باپ کے درمیان، بھائی بھائی کے درمیان، خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال رہا ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں تم اور تمہاری قوم پر بھی ایسی مصیبت نہ آجائے جس کے ہم شکار ہیں اس لیے اس سے کلام مت کرنا اور نہ ہی اس کی کوئی بات سننا (طفیل) کہتے ہیں خدا کی قسم مسلسل مجھے یہی سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ نہ میں ان کی بات سنوں گا اور نہ ان سے کلام کروں گا حتیٰ کہ جب میں مسجد میں جاتا تو اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لیتا اس خوف سے کہ کہیں ان کی کوئی بات میرے کانوں میں پہنچ جائے اور میں اسے سننا نہیں چاہتا طفیل کہتے ہیں ایک روز میں مسجد میں گیا وہاں اچانک میں نے دیکھا کہ رحمت عالم ﷺ کعبہ کے سامنے نماز ادا کر رہے ہیں میں نزدیک

جا کر کھڑا ہو گیا تو اللہ نے یہی چاہا کہ میں ان کی بات سن لوں کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت کا
کلام سنا کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں یہ چاہا کہ یہی بات مجھ سے کہے انہی ایک
عقلمند آدمی ہوں (ممتاز) شاعر ہوں، کلام کے سن و سچ کو اچھی طرح پہچانتا ہوں ان کی بات
سننے سے مجھے روکنے والی کیا چیز ہے اگر انہوں نے کوئی اچھی بات ہی تو کہہ لی کہ انہوں نے کوئی
بیجا بات ہوگی تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔

قال لم كنت حتى انصرف رسول الله ﷺ الى بيته فالتفت حتى اذا
دخل بيته دخلت عليه فقلت يا محمد ان قومك قد فالوا الى كذا وكذا هو الله
ما برحوا يخوفوني امرك حتى سددت اذني بكرسف لئلا اسمع قولك ثم
ابني والله الا ان يسمعي قولك فسمعتة قولاً حسناً فاعرض على امرك قال
فعرض على رسول الله ﷺ الاسلام وتلا على القرآن فلا والله ما سمعت قولاً
قط احسن منه ولا امراً اعدل منه قال فاسلمت وشهدت شهادة الحق وقلت يا
نبي الله اني امرء مطاع في قومي وانا راجع اليهم وداعيهم الى الاسلام فاذا غ الله
ان يجعل لي آية تكون لي عوناً عليهم فيما ادعواهم اليه فقال اللهم اجعل له آية
قال فخرجت الى قومي حتى اذا كنت بشيئة تطلغي على الحاضر وقع نور بين
عينني مثل المصباح فقلت اللهم في غير وجهي اني اخشى ان يظنوا انها مثلة
وقعت في وجهي لفرقي دينهم قال فتحوّل فوق في رأس سوطي قال فجعل
الحاضر يترأون ذلك النور في سوطي كما لقنديل المعلق وانا اهبط اليهم من
الشيئة قال حتى جنتهم فاصبحت فيهم.

حل لغات: اطلع اطلعاً (افعال) باخبر کرنا۔ الحاضر بڑا قبیلہ اور آبادی۔ نبيہ گھائی
جمع ثنائياً۔ مثلاً چہرہ بگڑنا۔ تحوّل تحوّلًا (تفعل) پھر جانا۔ السوط کوزا۔ هبط هبوطاً
(ن،ض) اترنا۔

ترجمہ: کہتے ہیں کہ میں وہاں رہا رہا یہاں تک کہ حضور اپنے گھر تشریف لے گئے میں بھی
ان کے پیچھے ہو لیا یہاں تک کہ جب حضور گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے پاس گیا میں

نے عرض کی اے محمد (ﷺ) آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں مجھ سے یہ باتیں بتائی ہیں بخدا وہ مجھے آپ کے معاملہ سے ڈراتے رہے یہاں تک کہ اس خوف سے کہ آپ کی آواز کالوں کے پردے سے نکلے میں نے اپنے کالوں میں روکی ٹھونس لی مگر بخدا اللہ نے مجھے آپ کا کلام سنا ہی دیا تو میں نے ایک عمدہ کلام سنا لہذا آپ مجھ پر اپنا معاملہ پیش کیجیے (طفیل) کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ پر اسلام پیش فرمایا اور مجھے قرآن کریم پڑھ کر سنایا خدا کی قسم اس سے زیادہ عمدہ کلام اور اس سے زیادہ انصاف والا معاملہ میں نے آج تک کبھی نہیں سنا تھا (طفیل) کہتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا اور میں نے حق کی شہادت دے دی پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی میں ایسا آدمی ہوں کہ میری قوم میری منطق و فرمانبرداری ہے اور اب میں ان کی طرف لوٹ کر جاؤں گا اور انہیں اسلام کی دعوت دوں گا اس لیے آپ اللہ سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نشانی عطا فرمائے جو تبلیغ و دعوت کے اس سلسلہ میں میری معاون اور مددگار ثابت ہو تو آپ نے دعا کی اے اللہ اس کے لیے کوئی نشانی پیدا فرمادے (طفیل) کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ جب میں اس گھائی میں تھا جو شہر کے لوگوں سے باخبر کر رہی تھی تو اچانک میری آنکھوں کے درمیان چراغ کی طرح ایک نور پھوٹنے لگا میں نے دعا کی اے اللہ اس نور کو چہرے سے ہٹا کر دوسری جگہ فرمادے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ گمان کریں گے کہ ان کا دین چھوڑنے کی وجہ سے میرا چہرہ بگڑ گیا ہے کہتے ہیں وہ نور وہاں سے منتقل ہو کر میرے سونے کے ایک کنارہ پر چمکنے لگا کہتے ہیں کہ جب میں گھائی سے بستی پر اتر رہا تھا تو وہاں کے لوگ اس نور کو میرے سونے میں ایسے ہی دیکھ رہے تھے جیسے (روشن) قندیل لٹک رہی ہو کہتے ہیں کہ پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے مابین صبح کی۔

اثر تعالیم الاسلام فی العرب

لَا شَكَّ أَنَّ تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ رَفَعَتِ الْمُسْتَوَى الْعَقْلِيَّ لِلْعَرَبِ إِلَى دَرَجَةِ كُبْرَى فَهَذِهِ الصِّفَاتُ الَّتِي وَصَفَ الْإِسْلَامُ بِهَا اللَّهُ تَعَالَى نَقَلْتُهُمْ مِنْ عِبَادَةِ أَصْنَامٍ وَ أَوْثَانٍ وَمَا يَقْتَضِيهِ ذَلِكَ مِنَ انْحِطَاطٍ فِي النَّظَرِ وَاسْفَافٍ فِي الْفِكْرِ إِلَى عِبَادَةِ

إِلَهُ وَرَاءَ الْمَادَّةِ لَا تُدْرِكُهُ الْبُصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْبُصَارَ كَانَ إِلَهُ عِنْدَ أَكْثَرِهِمْ
إِلَهُ قَبِيلَةٍ وَإِنْ اتَّسَعَ سُلْطَانُهُ فَإِلَهُ قَبَائِلَ أَوَّالِهِ الْعَرَبِ فَأَبَانَهُ الْإِسْلَامُ إِلَهُ الْعَلَمِينَ وَ
مُدَبِّرَ الْكَوْنِ وَبِيَدِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَعَالَمًا بِكُلِّ شَيْءٍ فَاسْتَطَاعَ الْعَرَبِيُّ بِهَذِهِ التَّعَالِيمِ
أَنْ يَرْقَى إِلَى فَهْمِ إِلَهُ لَا مَادَّةَ لَهُ وَاسِعِ السُّلْطَانِ وَاسِعِ الْعِلْمِ وَأَفْهَمَهُمُ الْإِسْلَامُ أَنَّ
دِينَهُمْ خَيْرُ الْأَدْيَانِ وَأَنَّ الْعَالَمَ حَوْلَهُمْ فِي ضَلَالٍ وَأَنَّ نَبِيَّهُمْ هَادِي النَّاسِ جَمِيعًا
وَأَنَّهُمْ وَرَثَتُهُ فِي هِدَايَةِ الْأُمَمِ فَكَانَ ذَلِكَ مِنَ الْبَوَاعِثِ عَلَى غَزْوِ هَذِهِ الْأُمَمِ
يَدْعُونَهُمْ إِلَى دِينِهِمْ وَيُبَشِّرُونَهُمْ بِهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ كَانَ كَأَحَدِهِمْ وَكَانَ لِعَقِيدَةِ
الْيَوْمِ الْآخِرِ وَدَارِ الْجَزَاءِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي بَيْعِ كَثِيرٍ مِنْهُمْ نَفْسَهُمْ فِي
سَبِيلِ نَشْرِ الدَّعْوَةِ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.

حل لغات: الْمُسْتَوَى معیار جمع مُسْتَوِيَات۔ اَصْنَام اور اوثان کے درمیان فرق یہ ہے
کہ صنم لکڑی، چاندی یا سونے کے اس بت کو کہتے ہیں جو انسان کی صورت پر ہو اور وشن پتھر کے
بت کو کہتے ہیں۔ اِنْحِطَاط گراوٹ، پستی۔ اَسَفٌ اِسْفَافًا (افعال) گھٹیا کاموں کے پیچھے
پڑنا۔ رَقِيَ رَقِيًّا (س) ترقی کرنا، چڑھنا۔ بَوَاعِثُ، بَاعِثُ کی جمع ہے محرک، سبب، داعیہ۔
الْغَزْوُ غلبہ۔ نَشَرَ نَشْرًا (ض، ن) پھیلانا۔ اِسْتَبَشَرَ اِسْتَبْشَارًا (استفعال) خوشی منانا۔

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کی تعلیم نے عرب کے عقلی معیار کو انتہائی بلند
درجے تک پہنچا دیا تو وہ صفتیں جن کے ذریعے اللہ نے اسلام کو متصف کیا ہے ان صفتوں نے اہل
عرب کو بتوں کی عبادت اور ان کے مقتضیات یعنی نظری انحطاط اور فکری دنائت سے ایسے معبود
کی عبادت کی طرف پھیر دیا جو مادہ سے وراء ہے، آنکھیں جس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب اس
کے احاطہ علم میں ہیں خدا اکثر کے نزدیک کسی قبیلہ کا ہوتا تھا اور اگر اس کی بادشاہت میں وسعت
ہوتی تو چند قبیلوں کا یا عرب کا معبود ہوتا تو اسلام نے واضح کر دیا کہ معبود (برحق) سارے جہان

کا معبود ہے جو کائنات کا مدبر ہے جس کے دست قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ ہر شے کو جانتا ہے تو عربی ان تعلیمات کے ذریعے قادر ہوا اگر ہر کہ ایک ایسے معبود کو سمجھنے کی طرف ترقی کرے جو مادہ سے وراء ہے اس کی سلطنت وسیع ہے اس کا علم محیط ہے اور اسلام نے انہیں سمجھایا کہ ان کا دین سب سے بہتر دین ہے اور ان کے ارد گرد سارا عالم گمراہی میں ہے اور ان کے نبی تمام لوگوں کے رہبر ہیں اور وہ امت کی ہدایت میں ان کے وارث ہیں تو ان امتوں پر غلبے کا یہی محرک تھا وہ لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے اور انہیں اس کی بشارت دیتے تھے تو جو اس میں داخل ہو جاتا وہ ان کے ایک فرد کی طرح ہوتا۔ یوم آخرت، دار جزا اور جنت و دوزخ کے عقیدے کی بڑی تاثیر یہ تھی کہ ان میں کے بہت سے لوگوں نے اشاعت دین کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا، بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال خرید لیے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ تو ریت، انجیل اور قرآن میں ہے اللہ سے زیادہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے تو خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

كَانَ لِلْإِسْلَامِ أَثَرٌ كَبِيرٌ فِي تَغْيِيرِ قِيَمَةِ الْأَشْيَاءِ وَالْأَخْلَاقِ فِي نَظَرِ الْعَرَبِ فَأَرْتَفَعَتْ قِيَمَةُ أَشْيَاءٍ وَأَنْخَفَضَتْ قِيَمَةُ أُخْرَى وَ أَصْبَحَتْ مَقَوِّمَاتُ الْحَيَاةِ فِي نَظَرِهِمْ غَيْرَهَا بِالْأَمْسِ وَقَدْ لَا قَى النَّبِيُّ ﷺ صُعُوبَاتٍ كُبْرَى فِي نَفْلِهِمْ مِنْ عَقْلِيَّتِهِمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِلَى عَقْلِيَّتِهِمُ الْإِسْلَامِيَّةِ وَتَجَدُّهَا مَبْسُوطَةٌ فِي كُتُبِ السِّيَرَةِ كَمَا احْتَمَلَ الْمُسْلِمُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْعَذَابِ كَثِيرًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ الْمُشْرِكُونَ لَيَضْرِبُونَ أَحَدَهُمْ وَيَجِيعُونَهُ وَيُعْطِشُونَهُ حَتَّى مَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَسْتَوِيَ جَالِسًا مِنْ شَلَّةِ الضَّرِّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ حَتَّى يُعْطِيَهُمْ مَا سَأَلُوهُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَ حَتَّى يَقُولُوا لَهُ اللَّاتُ وَالْعُزَّى إِلْهَكَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ نَعَمْ..... الخ حَتَّى اضْطَرَّ كَثِيرٌ مِنْهُمْ بَعْدَ خَمْسِ سَنَاتٍ مِنَ الدَّعْوَةِ أَنْ يَهَاجِرُوا إِلَى قُطْرِ نَصْرَانِي وَهُوَ الْحَبَشَةُ يَلْجَأُونَ إِلَيْهِ فَهَاجَرَ نَحْوُ مِائَةِ مِمَّنْ أَسْلَمَ وَتَرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَكَّةَ مَعَ عَدَدٍ قَلِيلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَلَمْ يُنْشِرِ الْإِسْلَامُ وَ

بِعِبَارَةٍ أُخْرَى لَمْ تَنْتَشِرِ الْعَقِيدَةُ الْجَدِيدَةُ إِلَّا بَعْدَ الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَ انْهْزَامِ قُرَيْشٍ حَرِيْبًا.

حل لغات: انْخَفَضَ انْخِفَاضًا (انفعال) پست ہونا، کم ہونا۔ مُقَوِّمَاتُ الْحَيَاةِ لوازم زندگی۔ عَقْلِيَّةٌ ذہنیت، خیال۔ الْإِجَاعَةُ بھوکا رکھنا۔ الْإِعْطَاشُ وَالتَّعْطِيشُ پیاسا رکھنا۔ قَطَرَ شہر (جمع) أَقْطَار۔ لَجَأُ لَجْأً (ف) پناہ لینا۔ نَحْوُ تقریباً۔ انْهَزَمَ انْهِزَامًا (انفعال) شکست کھانا۔

ترجمہ: عرب کی نظر میں اشیا اور اخلاق کی قیمت کو بدلنے میں اسلام کا بڑا اثر ہے تو کچھ چیزوں کی قیمت بڑھ گئی اور کچھ چیزوں کی قیمت گھٹ گئی تو لوازم حیات ان کی نظر میں آج وہ ہو گئے جو کل نہیں تھے اور نبی کریم ﷺ کو انھیں جاہلی ذہنیت سے اسلامی خیال کی طرف پھرنے میں بڑی بڑی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا جن کو تفصیل کے ساتھ تم سیرت کی کتابوں میں پاؤ گے جیسا کہ اولین مسلمانوں نے بہت سی تکلیفیں برداشت کیں چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ بخدا مشرکین کسی مسلمان کو مارتے اور اس کو بھوک و پیاس سے تڑپاتے یہاں تک کہ وہ سیدھا بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہوتا اس تکلیف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہوتی یہاں تک کہ وہ ان کی طلب کردہ گمراہی کو اختیار کر لے اور وہ اس سے کہتے کہ لات و عزی تمہارے معبود ہیں نہ کہ اللہ تو وہ کہہ دے کہ ہاں، یہاں تک کہ بہت سارے مسلمان دعوت کے پانچ سال بعد عیسائی ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے جس میں وہ پناہ لیں چنانچہ تقریباً سو مسلمان ہجرت کر گئے اور نبی کریم ﷺ چند صحابہ کے ساتھ مکہ ہی میں مقیم رہے اب اسلام کی اشاعت موقوف ہو گئی دوسرے الفاظ میں یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ عقیدہ جدیدہ کی اشاعت مدینہ کی طرف ہجرت کرنے اور قریش کے جنگ میں شکست خوردہ ہونے کے بعد ہوئی۔

وَحَقًّا أَنَّ هَذَا النِّزَاعَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قُرَيْشٍ أَوَّلًا ثُمَّ بَيْنَ الْمَدَنِيِّينَ وَ الْمَكِّيِّينَ ثَانِيًا ثُمَّ بَيْنَ مَنْ دَخَلُوا مِنَ الْعَرَبِ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلُوا إِنَّمَا هُوَ نِزَاعٌ بَيْنَ عَقْلِيَّتَيْنِ عَقْلِيَّةٌ وَثَنِيَّةٌ تَبَاحُ فِيهَا اللَّذَائِدُ وَتُمْنَحُ فِيهَا الْحَرِيَّةُ إِلَى حَدِّ بَعِيدٍ وَتُقَدَّرُ فِيهَا الْأَخْلَاقُ تَقْدِيرًا خَاصًّا وَ عَقْلِيَّةٌ أُخْرَى مُوَحَّدَةٌ تَدَاسُ فِيهَا الْأَصْنَامُ دُوسًا وَ تُمْتَهَنُ بِكُلِّ أَنْوَاعِ الْإِمْتِهَانِ وَ تُكْسَرُ مِنْ غَيْرِ هَوَادَةٍ وَلَا تَبَاحُ فِيهَا اللَّذَائِدُ إِلَّا

[illegible]

حل المسائل

[illegible]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے والے کے دل پر لکھی ہوئی باتیں اس کی زندگی میں عمل ہوں۔ آمین

میرے دو بیان ہوا کہ میرے ان اوتوں کے بیان ہوا کہ میں نے اس کو دیکھا تھا
میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے اور اس کی

فتنہ مباح تھیں اور اس میں بہت حد تک آزادی تھی اور اس میں اخلاق، سیاست اور دین سے
 بے تعلق کیا جاتا تھا اور دینی معاملات کو دیکھ کر بھی کسی شخص میں یہ نہ تھا کہ وہ اس شخص کو طعن سے
 بالکل کیا جاتا تھا اور فتنے کے ساتھ ان کے کیا جاتا تھا اور اس میں، ان کو یہ بھی نہ ہوتا تھا کہ
 انھیں مگر ایک مقدار کے مطابق اور اس میں کسی کیا جاتا تھا اور ان کے دین اور دنیا کے
 لیے فرقی کیا جائے اور اس میں آزادی مخصوص اوقات میں ہوتی اور جان و مال کے ساتھ
 قیدوں کے ساتھ مقید تھی اور اخلاق کی قیمت اس میں بول کیا جاتا تھا تو انھیں اور دین سے
 انہی خصوصیات نہیں سمجھا جاتا بلکہ انھیں اور ان کے دین اور دنیا کے درمیان فتنے کے
 روایت ہے جو مروی ہے جعفر بن ابی طالب سے اور یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے
 حبشہ کی طرف ہجرت کی آپ نے نجاشی سے اس وقت فرمایا جب کہ اس نے آپ سے ان کے
 حالات دریافت کیے۔ ہم ایک جاہل قوم تھے بتوں کی پرستش کرتے ہم دیکھتے نہایت
 ارتکاب کرتے، رشتے کاٹتے اور پروسیوں کے ساتھ بد سلوکی کرتے ہم میں باقوی کو بدو و غم کا
 نشانہ بناتا تھا ہماری یہی حالت تھی کہ اللہ نے ہمارے درمیان ہمیں میں سے ایک ایسے رسول کو
 بھیجا جس کے حسب و نسب صداقت و دیانت اور اس کی پارسیائی سے ہم خوب واقف ہیں تو اس
 (رسول) نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا تاکہ ہم اس کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اسی کی عبادت
 کریں اور ان پتھروں اور بتوں کی پوجا چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے آباء و اجداد اللہ کے علاوہ
 پوجتے تھے اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، پروسیوں کے ساتھ حسن
 سلوک کا حکم دیا، محرّمات اور خوریزی سے باز رہنے کا حکم دیا، بے حیائی، جھوٹ، یتیم کا مال کھانے
 اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں
 اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کی عبادت، نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا تو ہم نے
 اس کی تصدیق کی اور ہم اس پر ایمان لائے تو ہماری قوم نے ہم پر زیادتی کی اور انہوں نے ہمیں
 ستایا اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کی کوشش کی تاکہ ہمیں اللہ کی عبادت سے بتوں کی
 عبادت کی طرف پھیر دیں اور یہ کہ ہم حلال سمجھیں ان بری چیزوں کو جنہیں پہلے حلال سمجھتے تھے تو
 جب ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی اور ظلم ڈھایا، ہم پر جنگی کی، ہمارے اور ہمارے دین کے
 درمیان حائل ہو گئے تو ہم آپ کے ملک چلے آئے۔

ہدہ النقطة نمثل البراع بين الغفنيين اصدق نمثل وقد عقد الأستاذ
خولده بنهر فضلا في نقط البراع بين الاسلام والفضائل عند العرب في
الجاهلية عنوانه بالدين والمروءة وهو يتلخص في أن الاسلام رسم للحياة مثلاً
أعلى غير المثال الأعلى للحياة في الجاهلية وهذا المثال لا يتشابهان
و يكبر أما يتناقضان فالشجاعة الشخصية والشهامة التي لا حد لها والكرم إلى
حد الإسراف والإخلاص الشامل للقبيلة والقسوة في الانتقام والاختصاص بالثأر
ممن اعتدى عليه أو على قريب له أو على قبيلته بقول أو فعل هذه هي أصول
الفضائل عند العرب الوثنيين في الجاهلية أما في الاسلام فالخضوع لله
والإنقياد لأمره والصبر والخضاع منافع الشخص ومنافع قبيلة لا وأمر الدين
والمنفعة وعدم التفاخر والتكابر وتجنب الكبر والعظمة هي المثال الأعلى
لإنسان في الحياة.

حل لغات: مثل تَمَثَّلَا (تفعيل) بوجہ تصویر بنانا۔ النُقْطَةُ مرکز جمع نُقْطٌ۔ العنونة
(رب عی مجرد) عنوان قائم کرنا۔ مثل نمونہ۔ شہادتہ ذکاوت۔ القسوة سختی۔ اخضع
بخضاع (فعل) جھکانا۔

ترجمہ: یہ قصہ دونوں ذہنیاتوں کے درمیان جھگڑے کی سچی تصویر کشی کر رہا ہے استاذ جولد
زیہر نے دور جاہلیت میں عرب کے نزدیک فضائل اور اسلام کے درمیان جھگڑے کے سلسلے میں
ایک باب باندھا ہے جس کا عنوان ”الدين والمروءة“ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے
زندگی کے لیے ایسا بہترین نمونہ پیش کیا ہے جو دور جاہلیت میں زندگی کے بہترین نمونہ کے علاوہ
ہے اور یہ دونوں نمونے ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں، اکثر ان دونوں میں تناقض ہے تو شخصی
شجاعت اور وہ ذکاوت جس کی کوئی حد نہیں اور اسراف کی حد تک بخشش اور قبیلہ کے لیے اخلاص
تام اور اس سے انتقام و دیت لینے میں سختی جس نے اس پر زیادتی کی یا اس کے قریب والے پر یا
اس کے قبیلہ پر قول کے ذریعے یا فعل کے ذریعے یہ جاہلیت میں عرب بت پرستوں کے نزدیک
فضائل کے اصول تھے اور رہا اسلام تو اس میں (فضیلت یہ ہے) اللہ کے لیے جھکنا، اس کے حکم پر

گردن رکھ دینا صبر کرنا، دین کے معاملات کے لیے شخصی یا اپنے قبیلہ کی منفعت کو قربان کر دینا، قناعت کرنا، فخر اور زیادہ مال طلب نہ کرنا، عجب و غرور اور عظمت (ظاہر کرنے) سے بچنا یہ حیات انسانی کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

الظُّلْمُ مَرْتَعَةٌ وَخَيْمٌ

- (۱) يَابْذُرُوا الْأَمْثَالَ يَضُّ رَبُّهَا لِذِي اللَّبِّ الْحَكِيمِ
- (۲) دُمٌ لِلْخَلِيلِ بِوُدِّهِ مَا خَيْرُ وُدٍّ لَا يَدُومُ
- (۳) وَاعْرِفْ لِجَارِكَ حَقَّهُ وَالْحَقُّ يَعْرِفُهُ الْكَرِيمُ
- (۴) وَاعْلَمْ بِأَنَّ الضَّيْفَ يَوْمٌ مَا سَوْفَ يَحْمَدُ أَوْ يَلُومُ
- (۵) وَالنَّاسُ مُبْتَنِيَانِ مُحٌ مُوَدُّ الْبِنَايَةِ أَوْ ذَمِيمٌ
- (۶) وَاعْلَمْ بُنَى فَنَائِهِ بِالْعِلْمِ يَنْتَفِعُ الْعَلِيمُ
- (۷) أَنَّ الْأُمُورَ دَقِيقُهَا مِمَّا يَهْيِجُ لَهُ الْعَظِيمُ
- (۸) وَالتَّبَلُّ مِثْلُ الدِّينِ تُقَى ضَاهُ وَقَدْ يُلَوِّى الْغَرِيمُ
- (۹) وَالْبَغْيُ يَصْرَعُ أَهْلَهُ وَالظُّلْمُ مَرْتَعَةٌ وَخَيْمٌ
- (۱۰) وَلَقَدْ يَكُونُ لَكَ الْغَرِيمُ — بٌ أَخَا وَيَقْطَعُكَ الْحَمِيمُ

حل لغات: دُمٌ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر۔ دَامَ دَوَامًا (ن) ہمیشہ رہنا۔ لَامَ لَوْمًا و مَلَامَةً (ن) ملامت کرنا۔ دَقِيقٌ چھوٹا، حقیر۔ هَاجَ هَيَجَانًا (ض) بھڑکنا، براہیجنتہ ہونا۔ التَّبَلُّ انتقام، دیت۔ لَوَّى لَيًّا (ض) قرض میں ٹال مٹول کرنا۔ غَرِيمٌ قرض خواہ۔ الْبَغْيُ حد سے گزرنا۔ صَرَغَ صَرُغًا (ف) ہلاک کرنا، پچھاڑنا۔ مَرْتَعٌ چراگاہ مراد انجام ہے۔ وَخَيْمٌ اس کھانے کو کہتے ہیں جو موافق نہ ہو اور بد مضمی ہو جائے۔ حَمِيمٌ گہرا دوست جمع أَحِمَاء۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ اے میرے بیٹے بدر! حالانکہ کہاوتوں کو دانا شخص عقلمند کے لیے بیان کرتا ہے

(کیونکہ بے سمجھ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں)۔ ﴿۲﴾ اپنے دوست کے ساتھ ہمیشہ دوستی کے ساتھ رہ کیونکہ اس دوستی میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لیے دوام نہیں۔ ﴿۳﴾ اپنے پڑوسی کے حق کو پہچان اور لوگوں کے حق کو اچھا آدمی جانا کرتا ہے۔ ﴿۴﴾ جان لو کہ مہمان کسی نہ کسی دن (میزبان کی) تعریف کرے گا (بصورت احسان) اور کسی دن اس کی ملامت کرے گا (بصورت عدم احسان)۔ ﴿۵﴾ لوگ بنا کے اعتبار سے دو طرح کے ہیں کچھ لوگوں کی بنا قابل تعریف ہے اور کچھ لوگوں کی بنا لائق مذمت ہے۔ ﴿۶﴾ جان لے اے میرے پیارے بیٹے کیونکہ علم سے عقلمندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ﴿۷﴾ کہ چھوٹے امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے سبب بڑے معاملے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ﴿۸﴾ انتقام قرض کی مانند ہے جس کا تجھ سے تقاضا کیا جائے گا اور کبھی قرض خواہ کو ٹالا جاتا ہے۔ ﴿۹﴾ رکشی سرکش کو ہلاک کر دیتی ہے اور ظلم کی چراگاہ بدبھنی لاتی ہے۔ ﴿۱۰﴾ کبھی اجنبی تمہارا بھائی ہو جاتا ہے اور گہرا دوست رشتہ ختم کر لیتا ہے۔

(۱۱) وَالْمَرْءُ يُكْرَمُ لِنُغْنَىٰ وَيُهَانُ لِلْعَدَمِ الْعَدِيمِ

(۱۲) قَدْ يُفْتَرُ الْحَوْلُ التَّقَىٰ وَيُكْثَرُ الْحَمَقُ الْإِيْمِ

(۱۳) يُمْلَىٰ لِذَلِكَ وَيَتَلَىٰ هَذَا فَاَيُّهُمَا الْمَضِيْمُ

(۱۴) وَالْمَرْءُ يَخْلُ فِي الْحَقْوِ وَلِلْكَالَةِ مَا يُسِيْمُ

(۱۵) مَا بَخْلُ مَنْ هُوَ لِلْمَنُوْنِ وَرِيْبُهَا غَرَضٌ رَجِيْمُ

(۱۶) وَتُخَرَّبُ الدُّنْيَا قَلَا بُؤْسٌ يَدُوْمُ وَلَا نَعِيْمُ

(۱۷) وَيَرَى الْقُرُوْنَ اَمَامَهُ هَمْدُوْا كَمَا هَمَدَ الْهَشِيْمُ

(۱۸) كُلُّ اَمْرٍ سَتِيْمٌ مِنْهُ الْعَرَسُ اَوْ مِنْهَا يَتِيْمُ

(۱۹) مَا عَلِمُ ذِي وَلَدٍ اَيْثُ — كَلُّهُ اَمْ الْوَلَدُ الْيَتِيْمُ

حل لغات: عَدِيْم فقير۔ اَفْتَرِ اِفْتَارًا (افعال) محتاج ہونا۔ حَوْل مدبر۔ حَمَق بے وقوف۔ اَمْلَى اَمْلَاءً (افعال) مہلت دینا۔ مَضِيْم ذلیل۔ كَلَالَة اس کی تفسیر میں بہت سارا اختلاف ہے کچھ لوگوں نے کہا کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کا نہ باپ ہو نہ اولاد کچھ لوگوں نے کہا صرف جس کا

باپ نہ ہو اور کچھ لوگوں نے اس کے برعکس قول کیا ہے۔ اَسَامَ اِسَامَۃ (افعال) چرانا۔ مَنُونِ زمانہ۔ رَبِّ انقلاب۔ غَرَضُ نشانہ۔ رَجِیم مردود۔ خَرَّبَ تَخْرِیبًا (تفعیل) ویران کرنا۔ بُوس سختی، شدت۔ نَعِیم نعمت۔ قُرُونِ جماعتیں، قَرْن کی جمع ہے۔ هَمَدَ هُمُودًا (ن) ہلاک ہونا۔ هَشِیم خشک شدہ گھاس۔ اَمَ اَیْمَۃ (ض) رائد و بیوہ ہونا۔ عَرَسَ بیوی۔ ثَکَلًا (س) کھودینا۔

ترجمہ: ﴿۱۱﴾ آدمی کی مال داری کی وجہ سے تعظیم کی جاتی ہے اور فقیر کی مفلسی کی وجہ سے توہین کی جاتی ہے۔ ﴿۱۲﴾ کبھی مدبر پرہیز گار مفلس ہو جاتا ہے اور احمق گنہگار مال دار ہو جاتا ہے۔ ﴿۱۳﴾ احمق گنہگار کو مہلت دی جاتی ہے اور اس پرہیز گار کا مصیبتوں سے امتحان لیا جاتا ہے تو ان دونوں میں کون ذلیل و خوار ہے۔ ﴿۱۴﴾ انسان حقوق میں بخل کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ اونٹ جن کو یہ چراتا ہے ایسے وارثوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں جو اس کے نسب میں شریک نہ ہوں۔ ﴿۱۵﴾ کس قدر (نکما) بخل ہے اس شخص کا جو زمانہ اور اس کے انقلاب کا ملعون نشانہ ہے۔ ﴿۱۶﴾ دنیا ویران ہو جائے گی نہ سختی ہمیشہ رہے گی نہ نعمت۔ ﴿۱۷﴾ حالانکہ وہ ان قوموں کو جو بالکل جاتی رہیں اپنے آگے دیکھتا ہے کہ وہ ایسی مرگئیں جیسے خشک گھاس جو پس کر بھس کے موافق ہو جائے۔ ﴿۱۸﴾ ہر مرد قریب ہے کہ اس کی بیوی اس کے مرنے سے بیوہ ہو جائے یا وہ مرد اس عورت کے مرنے سے رنڈ وا ہو جائے۔ ﴿۱۹﴾ فرزند کے باپ کو اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہ فرزند کو گم کرے گا یا اس کا فرزند اسے گم کر دے گا۔

سیرۃ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فی عُمالہ

كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِمَّنْ يَشْتَرِي رِضَا الْعَامَةِ بِمَصْلَحَةِ الْأُمَرَاءِ فَكَانَ الْوَالِي فِي نَظَرِهِ فَرْدًا مِنَ الْأَفْرَادِ يَجْرِي حُكْمُ الْعَدْلِ عَلَيْهِ كَمَا يَجْرِي عَلَى غَيْرِهِ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فَكَانَ حُبُّ الْمَسَاوَاةِ بَيْنَ النَّاسِ لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ مِنْ أَخْلَاقِهِ إِذَا اشْتَكَى الْعَامِلَ أَصْغَرَ الرَّعِيَّةَ جَرَّهُ إِلَى الْمُحَاكَمَةِ حَيْثُ يَقِفُ الشَّاكِي وَالْمَشْكُومُ مِنْهُ يُسَوَّى بَيْنَهُمَا فِي الْمَوْقِفِ حَتَّى يَظْهَرَ الْحَقُّ فَإِنْ تَوَجَّهَ قَبْلَ الْعَامِلِ اقْتَصَّ مِنْهُ إِنْ كَانَ هُنَاكَ دَاعٍ إِلَى الْقِصَاصِ أَوْ عَامِلُهُ بِمَا تَقْضِي بِهِ

الشَّرِيعَةُ أَوْ عَزَلَهُ وَ سُوَّاسُ الْأُمَمِ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي ذَلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَرِ الْقِصَاصَ مِنَ الْعُمَّالِ يَرَى ذَلِكَ أَهْيَبَ لِمَقَامِ الْعَامِلِ فِي نَظَرِ الرَّعِيَّةِ وَرُبَّمَا اسْتُحْسِنَ ذَلِكَ فِي عَهْدِ الْأَضْطِرَّاتِ الَّتِي يُرَادُ تَسْكِينُهَا بِشَيْءٍ مِنَ الرُّعْبِ يُقْدَفُ فِي قُلُوبِ الْعَامَّةِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يُقِيدُ مِنْ عُمَّالِهِ وَ لَعَلَّ ذَلِكَ لِمَا كَانَ فِي عَهْدِهِ مِنَ الْأَضْطِرَّاتِ فِي الْجَزِيرَةِ الْعَرَبِيَّةِ أَمَّا عُمَرُ فَكَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ الرَّأْيِ لِأَنَّ مَصْلَحَةَ الْعَامَّةِ عِنْدَهُ كَانَتْ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْأَمْرُ قَدْ اسْتَقَرَّ فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَا يَدْعُو إِلَى مُرَاعَاةِ هَذِهِ السِّيَاسَةِ .

حل لغات: عَدَلَ عَدْلًا (ض) برابری کرنا۔ مُحَاكَمَةُ مقدمہ دائر کرنا۔ تَوَجَّهَ تَوَجُّهًا (تفعل) متوجہ ہونا۔ اِقْتَصَرَ اِقْتِصَاصًا (افتعال) قصاص لینا۔ سُوَّاسِ سَائِسِ کی جمع ہے، منتظم۔ اِضْطَرَّابِ ہنگامہ۔ اَقَادَ اِقَادَةً (افعال) قصاص لینا۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا مقصد عاملوں کی مصلحت کے ذریعے عوام کی خوشنودی کو خریدنا تھا (حاصل کرنا تھا) لہذا آپ کی نظر میں ایک عامل کی حیثیت ایک فرد کی طرح تھی جس طرح دوسرے لوگوں پر عدل کے احکام جاری ہوتے اسی طرح اس کے اوپر بھی عدل کے سارے احکام جاری ہوتے لوگوں کے درمیان مساوات کی رغبت ایسی تھی کہ ان کے اخلاق میں سے کوئی بھی چیز اس کی برابری نہیں کر سکتی تھی جب رعایا کا ایک معمولی سا آدمی کسی عامل کی شکایت کرتا تو اسے حاکم کے پاس فیصلہ کے لیے لے جاتا جہاں شاکی (شکایت کرنے والا) اور مشکوٰۃ (جس کی شکایت کی جائے) اس طرح کھڑے ہوتے کہ ان کے درمیان وہاں یکساں سلوک کیا جاتا یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاتا اگر عامل کی طرف متوجہ ہوتے (یعنی اگر عامل کی غلطی ہوتی) تو اس سے قصاص لیتے اگر وہ غلطی موجب قصاص ہوتی یا شریعت کے مطابق آپ اس کے ساتھ معاملہ فرماتے یا اس کو معزول کر دیتے۔ قوموں کے منتظمین اس سلسلے میں مختلف تھے تو ان میں سے کچھ لوگوں نے عاملوں سے قصاص لینا مناسب نہیں سمجھا وہ اسے رعایا کی نظر میں عامل کے مقام کے لیے انتہائی خطرناک سمجھتے تھے اور بسا اوقات اسے مستحسن سمجھا گیا ان ہنگاموں کے دور میں جن کی تسکین عوام کے دلوں میں کچھ رعب

ڈال ہی کر ہو سکتی تھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عالموں سے قصاص نہیں لیتے تھے اور شاید اس سے مانع وہ ہنگامے تھے جو ان دنوں جزیرہ عرب میں رونما ہوئے تھے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو وہ اس خیال سے متفق نہیں تھے کیونکہ آپ کی نظر میں عوام کا مفاد ہر چیز پر فائق تھا اور معاملات چونکہ اپنی جگہ برقرار تھے (ٹھیک تھے) اس لیے وہاں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس سیاست کی رعایت کا تقاضا کرتی۔

كَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا عَلَى عَمَلٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْهُمْ لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَهُمْ وَلَا لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَهُمْ مَنْ ظَلَمَهُ أَمِيرُهُ فَلَا إِمْرَةَ عَلَيْهِ دُونِي وَخَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ إِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَأَنْ يَقْسِمُوا بَيْنَهُمْ فَيَأْخُذُوا بِأَنْ يَعْدِلُوا فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ رَفَعُوهُ لِي وَكَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ الْعَمَلُ خَرَجَ مَعَهُمْ يُشَيِّعُهُمْ فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ اسْتَعْمِلْكُمْ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى أَشْعَارِهِمْ وَلَا عَلَى أَبْشَارِهِمْ إِنَّمَا اسْتَعْمَلْتُكُمْ عَلَيْهِمْ لَتُقِيمُوا بِهِمُ الصَّلَاةَ وَتَقْضُوا بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَتَقْسِمُوا بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ وَإِنِّي لَمْ أُسَلِّطْكُمْ عَلَى أَبْشَارِهِمْ وَلَا عَلَى أَشْعَارِهِمْ وَلَا تَجْلِدُوا الْعَرَبَ فَتَذْلُوهَا وَلَا تَجْمَهُرُوهَا فَتَفْتِنُوهَا وَلَا تَغْفُلُوا عَنْهَا فَتَحْرِمُوهَا جَرِّدُوا الْقُرْآنَ وَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ وَخَطَبَ مَرَّةً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُرْسِلُ عَمَلًا لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَكِنِّي أُرْسِلُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّكُمْ فَمَنْ فَعَلَ بِهِ شَيْءٌ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَى فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَا أَقْصِنُهُ مِنْهُ فَوَثَبَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أُمَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَادَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ إِنَّكَ لَتَقْصُهُ مِنْهُ قَالَ وَكَيْفَ لَا أَقْصُهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْصُ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتَذْلُوهُمْ وَلَا تَجْمَهُرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكْفِرُوهُمْ وَلَا تُنْزِلُوهُمْ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ .

حل لغات: اِمْرَة: حکومت، سرداری۔ فَيَأْجَعُ أَفْيَاءَ مَالٍ غَنِيْمَت۔ شَيَّعَ تَشْيِيْعًا (تفعیل)

رخصت کرنے کے لیے نکلنا۔ اَشْعَارُ شَعْر کی جمع ہے بال۔ اَبْشَارُ بَشَر کی جمع ہے کھال، جلد، چمڑا۔ جَلَدٌ جَلْدًا (ض) کوڑے مارنا۔ جَمْهَرٌ جَمْهَرَةً (رباعی مجرد) جمع کرنا۔ تَجَرِيدُ الْقُرْآن قرآن کو اختلاط سے محفوظ رکھنا۔ اَقْصَّ اِقْصَاصًا (افعال) بدلہ لینا۔ غِبَاضُ غِبْضَةٍ کی جمع ہے جھاڑی۔

ترجمہ: (آپ کا طریقہ یہ تھا کہ) جب کسی عامل کو کسی کام پر حاکم بنا کر بھیجتے تو آپ یوں دعا گو ہوتے اے اللہ میں انہیں اس لیے نہیں بھیج رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے مال ضبط کریں اور ان کو ماریں وہ شخص جس کا امیر اس کے اوپر ظلم کرے تو میرے علاوہ اس کا کوئی حاکم اور سردار نہیں ایک دن جمعہ کو لوگوں سے خطاب فرمایا تو یوں عرض کیا اے اللہ میں تجھے شہروں کے عاملوں پر گواہ بنانا ہوں کہ میں نے انہیں اس لیے بھیجا ہے کہ وہ لوگوں کو ان کے دین اور ان کے نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور ان کے درمیان مال غنیمت تقسیم کریں اور ان کے درمیان انصاف کریں پھر اگر کوئی چیز ان پر مشتبہ ہو جائے تو وہ اسے میرے سامنے پیش کریں اور جب عاملوں کو مقرر کرتے تو انہیں رخصت کرنے کے لیے نکلتے اور کہتے کہ میں نے تم کو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بال اور کھال کا عامل نہیں بنایا ہے بلکہ میں نے تمہیں اس لیے عامل بنایا ہے کہ تم ان کے ساتھ نماز قائم کرو، ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور حق کے ساتھ ان کے درمیان (مال غنیمت) تقسیم کرو، میں نے تمہیں ان کی کھالوں اور بالوں پر مسلط نہیں کیا ہے عرب کو کوڑا مار کر انہیں ذلیل نہ کرنا نہ انہیں جمع کر کے فتنہ (آزمائش) میں ڈالنا اور نہ ہی ان سے غافل ہو کر محروم کر دینا قرآن کو اختلاط سے محفوظ رکھنا اور نبی ﷺ سے کم روایت کرنا اس حال میں کہ میں تمہارا شریک ہوں۔ ایک مرتبہ آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا اے لوگو! سنو خدا کی قسم میں عاملوں کو اس لیے نہیں بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں ماریں اور تمہارے مالوں کو لیں بلکہ میں اس لیے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں تمہارے دین اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت سکھائیں تو جس کے ساتھ اس کے علاوہ (خلاف) سلوک کیا جائے وہ میرے پاس اسے پیش کرے قسم اس کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے ضرور میں اس سے قصاص لوں گا تو عمرو بن عاص جھٹ اٹھے اور عرض کی اے امیر المؤمنین کیا اگر رعایا پر مقرر مسلمانوں کا کوئی امیر رعایا کے کسی فرد کو ادب دینے کے لیے مارے تو

بھی آپ اس سے قصاص لیں گے آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے تب بھی اس سے قصاص لوں گا اور کیسے میں اس سے قصاص نہ لوں حالانکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اپنے آپ سے قصاص لیتے ہوئے دیکھا ہے۔ خبردار مسلمانوں کو مار کر انہیں ذلیل نہ کرو اور انہیں جمع کر کے فتنے (آزمائش) میں نہ ڈالو، ان کے حقوق کی حق تلفی کر کے انہیں ناشکرانہ بناؤ، انہیں جھاڑیوں میں اتار کر ضائع نہ کرو۔

وَكَانَ لِلْوُصُولِ إِلَى مَا يُرِيدُونَ عُمَالَهُ مَا يَأْمُرُهُمْ أَنْ يُؤَافِقُوهُ كُلَّ سَنَةٍ فِي الْمَوْسِمِ مَوْسِمِ الْحَجِّ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ شَكْوَى أَوْ مَظْلَمَةٌ هُنَاكَ فَلْيَرْفَعْهَا وَإِذَا كَانَ يُحَقِّقُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ حَتَّى تُرَدَّ إِلَى الْمَظْلُومِ ظِلَامَتُهُ إِنْ كَانَتْ وَكَانَ الْعَمَالُ يَخَافُونَ أَنْ يَفْتَضِحُوا عَلَى رُؤُسِ الْأَشْهَادِ فِي مَوْسِمِ الْحَجِّ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ عَنْ ظُلْمِ أَيْ إِنْسَانٍ وَقَدْ اسْتَحْضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَيْهِ كَثِيرًا مِنَ الْعَمَالِ الَّذِينَ لَهُمْ اعْظَمُ فَضْلٍ وَأكْبَرُ عَمَلٍ بِشِكَايَةِ قُدِّمَتْ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضِ الْأَفْرَادِ فَقَدْ اسْتَحْضَرَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ فَاتِحُ الْقَادِسِيَّةِ وَالْمَدَائِنِ وَالْكُوفَةِ وَكَانَ الَّذِي شَكَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ عَمَلِهِ بِالْكُوفَةِ فَجَمَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَوْجَهُ بَرِيئًا وَاسْتَحْضَرَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ وَالْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْ ذَوِي الْأَثَرِ الصَّالِحِ فِي الْفُتُوحِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَكَانَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ بِالْبَصْرَةِ قَدِ اتَّهَمَهُ بِتُهْمَةٍ شَنِيعَةٍ فَوَجَّهَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الْكِتَابَ الْمُوجِزَ الَّذِي جَمَعَ فِي كَلِمِهِ الْقَلِيلَةِ أَنْ عَزَلَ وَعَاتَبَ وَاسْتَحْتَّ وَأَمَرَ "أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي نَبَأٌ عَظِيمٌ فَبَعَثْتُ أَبَا مُوسَى أَمِيرًا فَسَلِّمْ مَا فِي يَدِكَ وَالْعَجَلَ الْعَجَلَ فَقَدِمَ عَلَيَّ عُمَرُ مَعَ الشُّهُودِ الَّذِينَ شَكَوَهُ وَلَمْ تُثْبِتِ التُّهْمَةُ عَلَيْهِ عِنْدَ عُمَرَ فَعَاقَبَ شُهُودَهُ بِالْحَدِّ الَّذِي فَرَضَهُ اللَّهُ لِمِثْلِهِمْ وَشَكِيَ إِلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ وَهُوَ مِنَ السَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ شَكَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِأَمِيرٍ وَلَا يَحْتَمِلُ مَا هُوَ فِيهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْدِمَ مَعِي وَقَدِمَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَسَأَلَ الْوَفْدَ عَمَّا يَشْكُونَ مِنْ عَمَّارٍ فَقَالَ قَائِلُهُمْ إِنَّهُ غَيْرُ كَافٍ وَلَا عَالِمٍ

بِالسِّيَاسَةِ وَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنَّهُ لَا يَذَرُنِي عِلَامٌ اسْتَعْمِلَ فَاخْتَبَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ اخْتِبَارًا يَدُلُّ عَلَى سَعَةِ عِلْمِ عُمَرَ بِتِلْكَ الْبِلَادِ فَلَمْ يُحْسِنِ الْإِجَابَةَ فِي بَعْضِهِمْ فَعَزَلَهُ عَنْهُمْ ثُمَّ دَعَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ أَسَاءَ كَ حِينَ عَزَلْتُكَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا فَرَحْتُ بِهِ حِينَ بَعَثْتَنِي وَقَدْ سَاءَ نَبِي حِينَ عَزَلْتَنِي فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا أَنْتَ بِصَاحِبِ عَمَلٍ وَلَكِنِّي تَأَوَّلْتُ قَوْلَهُ تَعَالَى وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ .

حل لغات: وَافَى مُوَافَاةً (مفاعلت) آنا، اچانک آنا۔ ظَلَامَةٌ ظلم جو تم اٹھاؤ، جو چیز تم سے ظلمالی جائے جمع مَظَالِم۔ اِفْتَضَحَ اِفْتِضَاحًا (افتعال) رسوا ہونا۔ اِسْتَحْضَرَ اِسْتِحْضَارًا (استفعال) کسی کے حاضر ہونے کو طلب کرنا اس میں طلب ماخذ کی خاصیت ملحوظ ہے۔ عَزَلَ عَزْلًا (ض) معزول کرنا۔ اِسْتَحْثَّ (استفعال) اس نے اس کو ابھارا۔ عَاقَبَ مُعَاقَبَةً (مفاعلت) سزا دینا۔

ترجمہ: عالموں سے اپنی منشا پوری کرنے کے لیے ہر سال موسم حج میں انھیں جمع ہونے کا اور جسے کوئی شکایت ہوتی یا اس کے اوپر ظلم کیا گیا ہوتا تو وہ اسے پیش کرنے کا حکم دیتے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو جمع کر کے (مسئلہ دائرہ کی) تحقیق فرماتے یہاں تک کہ مظلوم کی طرف ظلم کی شکایت لوٹا دی جاتی اگر واقعہ معاملہ ایسا ہی ہوتا، عالمین کو موسم حج میں مجمع عام میں رسوا ہونے کا خوف ہوتا اس لیے وہ کسی بھی انسان پر ظلم کرنے سے بہت دور رہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ افراد کی جانب سے کی گئی کسی بھی شکایت کی بنا پر اپنے بہت سارے ان عالموں کو حاضر ہونے کا حکم دیا جو عظیم فضیلت اور حسن کردار کے حامل تھے سعد بن ابی وقاص کو حاضر ہونے کے لیے کہا جو قادیسیہ اور مدائن و کوفہ کے فاحش ہیں اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی وہ کوفہ ہی کے کچھ عالمین تھے آپ نے سعد بن ابی وقاص اور ان کے متعلق شکایت کرنے والوں کو جمع کیا اور (بعد تحقیق) حضرت سعد بن ابی وقاص کو بے قصور پایا اسی طرح امیر بصرہ مغیرہ بن شعبہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا جن کا شمار صحابہ اور فتوحات اسلامیہ میں اچھا کردار (رول) ادا کرنے والوں میں ہوتا ہے بصرہ ہی کے کچھ لوگوں نے آپ کے اوپر بیچ تہمت لگائی تو حضرت عمر نے ان کی طرف

چند کلمات پر مشتمل ایک خط لکھا جو معزولی، عتاب، برا بھلائی اور حکم پر مشتمل تھا اما بعد میرے پاس ایک بڑی فٹیج خبر پہنچی ہے جس کی بنا پر میں نے ابو موسیٰ اشعری کو امیر بنا کر بھیجا ہے تو تمہارے ہاتھ میں جو کچھ ہے ان کے حوالے کر دو اور جلد از جلد میرے پاس آؤ تو مغیرہ بن شعبہ ان گواہوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جنہوں نے شکایت کی تھی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپ کے اوپر تہمت ثابت نہ ہو سکی تو حضرت عمر نے گواہوں پر وہ حد جاری فرمائی جو ان جیسے لوگوں کے لیے اللہ کی جانب سے مقرر ہے اسی طرح آپ کے پاس امیر کوفہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی شکایت آئی یہ پہلے پہل ایمان لانے والوں میں سے ہیں آپ کے بارے میں کوفہ ہی کے چند لوگوں نے یہ شکایت کی تھی کہ یہ امیر بننے کے لائق نہیں ہیں اور نہ یہ امارت کی ذمہ داری نبھاسکتے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کے ایک وفد سمیت حاضر ہونے کا حکم دیا اور وفد سے عمار کے متعلق کی گئی شکایت کے بارے میں دریافت فرمایا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ ناکافی اور سیاست سے نابلد ہیں دوسرے نے کہا انہیں معلوم ہی نہیں کہ انہیں کس چیز کا عامل بنایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے ایسا امتحان لیا جو ان شہروں کے متعلق آپ کی وسعت علمی کی بین دلیل ہے تو وہ بعض سوالوں کا جواب اچھی طرح نہ دے سکے جس کی بنا پر آپ نے انہیں معزول کر دیا اور پھر انہیں بلایا اور فرمایا کیا تمہیں برا لگا جب میں نے تمہیں معزول کیا انہوں نے عرض کی خدا کی قسم جس وقت آپ نے مجھے بھیجا تھا میں خوش نہیں تھا اور جس وقت آپ نے مجھے معزول کیا مجھے اچھا نہیں لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ تو صاحب عمل نہیں ہے (تو اس سلسلے میں کمزور ہے) لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت کی ”ہم چاہتے ہیں کہ روئے زمین کے کمزور لوگوں پر احسان کریں، انہیں امام اور وارث بنائیں۔“

وَلَمْ يَمْضِ عَامِلٌ زَمَنَ عُمَرَ مَوْثُوقًا بِهِ مِنْ عُمَرَ فِي كُلِّ أَيَّامِهِ إِلَّا الْقَلِيلَيْنِ
وَفِي مُقَدِّمَتِهِمْ أَبُو عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَكَانَ فَوْقَ ذَلِكَ كُلِّهِ لَهُ عَامِلٌ
مَخْصُوصٌ يَقْتَضُ آثَارَ الْعُمَّالِ فَيُرْسِلُهُ إِلَى كُلِّ شَكْوَى لِيُحَقِّقَهَا فِي الْبَلَدِ الَّذِي
خَصَلَتْ فِيهِ وَكَانَ ذَلِكَ الْعَمَلُ مُوجَّهًا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِي كَانَ يَثِقُ بِهِ

عُمَرُ ثِقَّةٌ تَامَّةٌ وَكَانَ مَحَلًّا لِتِلْكَ الثِّقَةِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ ذَابِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنْ يُحَقِّقَ تَحْقِيقًا سَرِيًّا وَإِنَّمَا كَانَ يُسْأَلُ مَنْ يُرِيدُ سَوَالَهُ عَلَنًا وَعَلَى مَلَا مِنَ الْأَشْهَادِ وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَحَلُّ التَّأْيِيرِ فِي أَنْفُسِ الشُّهُودِ لِأَنَّ يَدَ عُمَرَ كَانَتْ قَوِيَّةً جَدًّا وَكَانَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ الْحَقُّ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ شَكْوَاهُ مُبَاشَرَةً فَقَدْ زَادَ النَّاسَ مِنَ الْحُرِّيَّةِ كَثِيرًا وَقَدْ شَاطَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْضَ الْعُمَّالِ مَا فِي أَيْدِيهِمْ حِينَ مَا رَأَى عَلَيْهِمْ سَعَةً لَمْ يَعْلَمْ مَصْدَرَهَا وَلَمْ يَفْعَلْ هَذَا الْفِعْلَ إِلَّا قَلِيلًا وَرُبَّمَا وَجَدَ هَذَا الْعَمَلَ مَجَالًا لِإِتِّقَادٍ مِنَ الْوُجْهِةِ النَّظَرِيَّةِ الدِّينِيَّةِ وَلَكِنْ عُمَرُ كَانَ يَعْرِفُ مِنْ عُمَّالِهِ مَنْ يَسْتَحِقُّ أَنْ تَقَعَ بِهِ تِلْكَ الْعُقُوبَةُ إِذَا مَا ذَا يَعْمَلُ بِرَجُلٍ وَلَاهُ وَهُوَ يَعْرِفُ مِقْدَارَ عَطَائِهِ وَرِزْقِهِ ثُمَّ يَرَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَدْ أَثْرَى ثَرَوَةً لَوْ جُمِعَتْ عَطِيَّاتُهُ مَا بَلَغَتْهَا لَمْ يَرِ عُمَرُ أَمَامَ ذَلِكَ إِلَّا هَذِهِ الْمُصَادَرَةَ وَقَدْ اكْتَفَى بِأَنْ يُشَاطِرَ الْعَامِلَ مَا يَمْلِكُ وَلَسْتُ أُرِيدُ أَنْ أَحْسِنَ هَذِهِ الطَّرِيقَةَ وَلِيَّ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى كَنَانَةَ فَقَدِمَ مَعَهُ بِمَالٍ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا يَا عُتْبَةُ قَالَ مَالٌ خَرَجْتُ بِهِ مَعِيَ وَاتَّجَرْتُ فِيهِ قَالَ وَمَالُكَ تُخْرِجُ هَذَا الْمَالَ مَعَكَ فِي هَذَا الْوَجْهِ فَصِيرُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتْ التِّجَارَةُ هِيَ التُّكَاةُ الَّتِي يَتَكَيُّ عَلَيْهَا بَعْضُ الْعُمَّالِ فِي ثَرَوَتِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَمْنَعُهُمْ عَنِ التِّجَارَةِ مَنَعًا بَاتًا وَعَلَى الْجُمْلَةِ فَشَدَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى عُمَّالِهِ رَفَهَتِ الرَّعِيَّةَ.

حل لغات: الإقتصاص بیان کرنا۔ الموجه پھیرا ہوا، سپرد کیا ہوا۔ ذاب عادت، طریقہ۔ ملا من الاشهاد مجمع عام۔ المباشرة خود کوئی کام کرنا۔ شاطر مشاطرة (مفاعلت) نصف نصف تقسیم کرنا۔ صادر مصادرة (مفاعلت) چھاپہ مارنا۔ مصدر ذریعہ، سرچشمہ جمع مصادِر۔ مجالا لا انتقاد تنقید کا محل۔ الوجهة جہت۔ التكااة اعتماد۔ باتا قطعی۔ رفة ترفيها (تفعیل) خوش حال بنانا۔

ترجمہ: آپ کے پورے ایام خلافت میں محدودے چند کے علاوہ کوئی ایسا عامل نہیں گزرا جس پر آپ کو پورا بھروسہ ہوتا جن میں سرفہرست ابو عبیدہ عامر بن جراح ہیں اور ان ساری نختوں

کے باوجود آپ کا ایک مخصوص عامل تھا جو اعمال کے آثار بیان کرتا چنانچہ وہ اسے ہر شکایت کی طرف بھیجتے تاکہ جس شہر میں شکایت ہوئی ہے وہیں جا کر تحقیق کرے یہ کام محمد بن مسلمہ کے سپرد تھا جن پر حضرت عمر کو کامل اعتماد تھا اور وہ اس بھروسے کے لائق تھے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار یہ نہیں تھا کہ آپ چھپ چھپ کر تحقیق کرتے بلکہ آپ جس سے پوچھنا چاہتے علانیہ اور برسر عام اس سے پوچھتے تھے اور وہاں حاضرین کے دلوں میں اثر ڈالنا مقصود نہیں ہوتا اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت طاقتور تھے اور چونکہ ہر انسان کو یہ حق تھا کہ وہ بغیر کسی وسیلے کے اپنی شکایت ان کے سامنے پیش کرے تو اس بات نے لوگوں کی آزادی اور بڑھادی اور عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی بعض عاملوں کے درمیان نصف نصف ان چیزوں کو تقسیم کر دیتے جو ان کے ہاتھوں میں ہوتی یہ اس وقت ہوتا جب آپ ایسی فراخی دیکھتے جس کا سرچشمہ انہیں معلوم نہیں ہوتا ایسا کم ہی کرتے اور بسا اوقات انھوں نے اس عمل کو دینی نظریہ کی جہت سے محل تنقید پایا لیکن عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ ان کے عاملوں میں سے کون سا عامل اس سزا کا مستحق ہے اس لیے کہ جس آدمی کو حاکم بنایا ہے اس کے ساتھ وہ کیا سلوک کریں (جانتے تھے) کیوں کہ اس کے عطیہ اور رزق کی مقدار سے واقف ہوتے پھر اس کے بعد آپ دیکھتے کہ وہ بہت مالدار ہو گیا ہے اگر اس کے عطیات جمع کیے جائیں تو اتنی مالیت کو نہیں پہنچ سکتے اس وقت حضرت عمر نے چھاپہ مارنے کو ہی مناسب سمجھا اور آپ نے اس پر اکتفا کیا کہ عامل کو وہی چیز دیں جس کا وہ مالک ہے میری مراد یہ نہیں ہے کہ میں اس طریقہ کو اچھا سمجھتا ہوں۔ عتبہ بن ابوسفیان کنانہ پر عامل مقرر کیے گئے وہ آپ کے پاس مال لے کر آئے تو حضرت عمر نے پوچھا اے عتبہ یہ کیا ہے عرض کی یہ مال ہے جسے میں لے کر نکلا اور اس سے تجارت کی آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ اس طرح لے کر چلتے ہو چنانچہ انہوں نے اسے بیت المال میں رکھ دیا اور یہ تجارت ایسا سہارا تھا جس پر بعض عاملین اپنی مالداری میں بھروسہ کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ انہیں تجارت سے قطعی طور پر روکتے تھے اور حاصل یہ کہ عاملین پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی نے رعایا کو خوش حال کر دیا۔

شَذْرَاتُ لِسَانِنَا عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَكُنْ بِمَنْ يَرْجُو الْآخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ وَ
يُؤَخِّرُ التَّوْبَةَ لَطَوِيلِ الْأَمَلِ وَيَقُولُ فِي الدُّنْيَا يَقُولُ الزَّاهِدِينَ وَيَعْمَلُ فِيهَا بِعَمَلِ
الرَّاعِبِينَ إِنْ أُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ وَإِنْ مُنِعَ لَمْ يَقْنَعْ يَعْجُزُ عَنْ شُكْرِ مَا أُوتِيَ وَ
يَسْتَعِی الزِّيَادَةَ فِي مَا بَقِيَ نَبِيٍّ وَلَا يَنْتَهِي وَيَأْمُرُ بِمَا لَا يَأْتِي يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَا
يَعْمَلُ بِأَعْمَالِهِمْ وَيُبْغِضُ الْمُسِيئِينَ وَهُوَ مِنْهُمْ يَكْرَهُ الْمَوْتَ لِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِ وَيَقِيمُ
عَلَى مَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ لَهُ إِنْ سَقَمَ ظَلَّ نَادِمًا وَإِنْ صَحَّ آمَنَ لَا هِيَ يُعْجَبُ بِنَفْسِهِ
إِذَا عُرِفَ وَيَقْنَطُ إِذَا بَتَلَى تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلَى مَا يَظُنُّ وَلَا يَغْلِبُهَا عَلَى مَا يَسْتَقِينُ وَلَا
يَتَّقِي بِالرِّزْقِ بِمَا ضَمِنَ لَهُ وَلَا يَعْمَلُ مِنَ الْعَمَلِ بِمَا فَرَضَ عَلَيْهِ وَإِنْ اسْتَعْنَى بِطَرَوْ
فَمِنْ وَإِنْ افْتَقَرَ قَطَطَ وَحَزِنَ فَهُوَ مِنَ الذَّنْبِ وَالنِّعْمَةِ مُرْفَرٍّ يَسْتَعِی الزِّيَادَةَ وَلَا يَشْكُرُ
وَيَتَكَلَّفُ مِنَ النَّاسِ مَا لَمْ يُؤْمَرْ وَيُضِيعُ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ أَكْثَرُ وَيُبَالِغُ إِذَا سَأَلَ
وَيُقَصِّرُ إِذَا عَمِلَ يَخْشَى الْمَوْتَ وَلَا يُبَادِرُ الْقَوْتَ يَسْتَكْثِرُ مِنْ مَعْصِيَةِ غَيْرِهِ
مَا يَسْتَقِيلُهُ مِنْ نَفْسِهِ وَيَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهِ مَا يَسْتَقِيلُ مِنْ غَيْرِهِ فَهُوَ عَلَى النَّاسِ
طَاعِعٌ وَلِنَفْسِهِ مُدَاهِنٌ اللَّغْوُ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ يَحْكُمُ
عَلَى غَيْرِهِ لِنَفْسِهِ وَلَا يَحْكُمُ عَلَيْهَا لِغَيْرِهِ وَهُوَ يُطَاعُ وَيَعْصَى وَيَسْتَوْفَى وَلَا يُؤْفَى
وَسُئِلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَدَخَلَ مُبَادِرًا ثُمَّ خَرَجَ فِي حِذَاءٍ وَرِدَاءٍ
وَهُوَ مُبْتَسِمٌ فَقِيلَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ إِنْ سُئِلْتَ عَنْ مَسْأَلَةٍ كُنْتَ فِيهَا
كَالسَّيِّئَةِ الْمُحْمَاةِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ خَافِنًا وَلَا رَأْيَ لِحَاقِنِ.

حل لغات: شَذْرَة سونے کا ٹکڑا جو کان سے نکالا جائے جمع شَذْرَات - رَجَاء (ن)

امید کرنا۔ شَبِيعٌ شَبِيعًا (س) آسودہ ہونا، شکم سیر ہونا۔ اِنْتَهَى اِنْتِهَاءً (افتعال) باز رہنا۔ سَقَمَ

سَقَمًا (س) بیمار ہونا۔ لَهَا لَهَا (ن) غافل ہونا۔ عَافَى مُعَافَاةً (مفاعلت) عافیت دینا۔ قَطَطَ

قَطَطًا (س) مایوس ہونا۔ وَثِقَ ثِقَةً (ح) بھروسہ کرنا۔ ضَمِنَ ضَمَانًا (س) ضامن بننا، ضمانت

لینا۔ بَطَرَ بَطْرًا (س) اترانا، تلبر کرنا۔ مُؤَقَّر بمعنی محمول، بار برداشتہ۔ قَصُرَ تَقْصِيرًا (تفعیل) کرنا، کوتاہی کرنا۔ طَعَنَ طَعْنًا (ن، ف) عیب لگانا۔ ذَاهَنَ مُذَاهِنَةً (مفاعلت) فریب دینا، چالوسی کرنا۔ سَبَّحَتْهُ مُحَمَّاهُ گرم لوہا۔ حَقَّنَ حَقْنًا (ن ض) پیشاب روکنا۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تو ایسا نہ ہو جا جو بغیر عمل کے آخرت کی امید کرتا ہے اور کثرت امید (لمبی امید) کی وجہ سے توبہ کو موخر کرتا ہے، دنیا میں زاہدین کی طرح گفتگو کرتا ہے اور اس سے راغبین جیسا عمل کرتا ہے۔ اگر دنیا سے اسے کچھ دیا جائے تو آسودہ نہیں ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو قناعت نہیں کرتا ہے۔ عطا کی ہوئی چیزوں کا شکریہ ادا کرنے سے عاجز رہتا ہے اور باقی میں زیادتی کا طالب ہوتا ہے دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا ہے ایسی چیز کا حکم دیتا ہے جسے خود نہیں کرتا نیکوں سے محبت کرتا ہے مگر ان کی طرح عمل نہیں کرتا برے لوگوں سے نفرت کرتا ہے حالانکہ وہ خود انہیں میں سے ہے۔ گناہوں کے انبار کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اسی پر قائم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اگر بیمار ہوتا ہے تو شرمندہ ہوتا ہے اور جب تندرست رہتا ہے تو غافل ہو کر بے خوف ہو جاتا ہے جب اسے عافیت دی جاتی ہے تو وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب اس کی آزمائش ہوتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اس کا نفس اس کے گمان پر غالب ہو جاتا ہے اور یقین پر نفس کو مغلوب نہیں کرتا۔ اور اللہ نے اس کے لیے جس رزق کی ضمانت لی اس پر بھروسہ نہیں کرتا، اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا ہے اگر مالدار ہوتا ہے اتراتا ہے اور فتنہ میں پڑ جاتا ہے اور اگر محتاج ہوتا ہے تو ناامید اور غمگین ہوتا ہے اس طرح وہ گناہ اور نعمت کے بوجھ تلے دبا رہتا ہے وہ زیادتی کا طالب ہوتا ہے مگر شکریہ ادا نہیں کرتا اور لوگوں سے ایسی چیز میں تکلف کرتا ہے جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا اور خود بہت ساری چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ جب سوال کرتا ہے تو خوب مانگتا ہے اور بوقت عمل کوتاہی کرتا ہے وہ موت سے ڈرتا ہے مگر فوت شدہ چیزوں کے لیے سبقت نہیں کرتا جس گناہ کو اپنے لیے چھوٹا سمجھتا ہے اسے غیروں کے لیے بڑا سمجھتا ہے، جس طاعت کو اپنے لیے زیادہ سمجھتا ہے اسے دوسروں کے لیے کم سمجھتا ہے تو وہ لوگوں کو طعنہ دیتا ہے اور خود چالوسی کرتا ہے۔ اس کے نزدیک مالداروں کے ساتھ بیہودہ گوئی فقیروں کے ساتھ ذکر کرنے سے بہتر ہوتی ہے اپنے نفس

کے لیے تو دوسروں پر حکومت کرتا ہے اور اپنے نفس پر غیر کے لیے حکومت نہیں کرتا ہے اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ نافرمانی کرتا ہے وہ دوسروں سے پورا حق لیتا ہے اور خود پورا نہیں دیتا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ جلدی سے گھر میں داخل ہوئے پھر جوتا پہنے ہوئے چادر میں ملبوس مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین آپ سے ایک مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ گرم لوہے کی طرح ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں پیشاب رو کے ہوئے تھا اور پیشاب کنڈالے کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

أَجْمَلُ تَعْبِيرٍ فِي رِثَاءِ ابْنِ السَّمَاكِ

رَوَى ابْنُ قُتَيْبَةَ فِي رِثَاءِ ابْنِ السَّمَاكِ لِذَاوُدَ الطَّائِي، قَالَ : إِنَّ دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ نَظَرَ بِقَلْبِهِ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ آخِرَتِهِ، فَأَعَشَى بَصَرَ الْقَلْبِ بَصَرَ الْعَيْنِ، فَكَانَ كَأَنَّهُ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَا إِلَيْهِ تَنْظُرُونَ، وَكَأَنَّكُمْ لَا تَنْظُرُونَ إِلَى مَا إِلَيْهِ يَنْظُرُ فَأَنْتُمْ مِنْهُ تَعْجَبُونَ وَهُوَ مِنْكُمْ يَعْجَبُ ! فَلَمَّا رَأَاكُمْ رَاغِبِينَ مَذْهُولِينَ مَغْرُورِينَ قَدْ أَذْهَلَتِ الدُّنْيَا عُقُولَكُمْ وَأَمَاتَتْ بِحُبِّهَا قُلُوبَكُمْ، اسْتَوْحَشَ مِنْكُمْ فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ نَظَرْتُ إِلَى حَيٍّ وَسَطَ أَمْوَاتٍ يَا دَاوُدُ مَا أَعْجَبَكَ شَانِكَ بَيْنَ أَهْلِ زَمَانِكَ أَهْنَتْ نَفْسَكَ وَإِنَّمَا تُرِيدُ إِكْرَامَهَا، وَاتَّعَبْتَهَا وَإِنَّمَا تُرِيدُ رَاحَتَهَا أَخَشَنْتَ الْمَطْعَمَ وَإِنَّمَا تُرِيدُ طَبِيبَهُ، وَأَخَشَنْتَ الْمَلْبَسَ وَإِنَّمَا تُرِيدُ لِينَهُ، ثُمَّ أَمَتَ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ ، وَقَبَرْتَهَا قَبْلَ أَنْ تُقْبَرَ وَعَذَّبْتَهَا وَلَمَّا تُعَذِّبُ أَغْنَيْتَهَا عَنِ الدُّنْيَا لِكَيْلَا تَذْكُرَ رَغْبَتَ نَفْسِكَ عَنِ الدُّنْيَا فَلَمْ تَرَهَا لَكَ قَدْرًا إِلَى الْآخِرَةِ فَمَا ظَنُّكَ إِلَّا وَقَدْ ظَفِرْتَ فِي دِينِكَ بِمَا طَالَبْتَ، كَانَ سِيمَاكَ فِي سِرِّكَ وَلَمْ يَكُنْ سِيمَاكَ فِي عَلَانِيَتِكَ تَفَقَّهْتَ فِي دِينِكَ، وَتَرَكْتَ النَّاسَ يُفْتُونَ وَسَمِعْتَ الْحَدِيثَ، وَتَرَكْتَهُمْ يُحَدِّثُونَ، وَخَرَسْتَ عَنِ الْقَوْلِ وَتَرَكْتَهُمْ يَنْطِقُونَ، لَا تَحْسُدُ الْأَخْيَارَ، وَلَا تَعِيبُ الْأَشْرَارَ، وَلَا تَقْبَلُ مِنَ السُّلْطَانِ عَطِيَّةً، وَلَا مِنَ الْإِخْوَانِ هَدِيَّةً.

حل لغات: رَثَى رَثَاءً (ض) رونا اور محاسن شمار کرنا، مرثیہ کے اشعار کہنا۔ اَعْشَى اَعْشَاءً (افعال) کمزور کرنا۔ عَجِبَ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔ اَذْهَلَ اَذْهَالًا (افعال) غافل کرنا۔ اسْتَوْحَشَ اسْتِيْحَاشًا وحشت محسوس کرنا۔ اَهَانَ اِهَانَةً (افعال) ذلیل کرنا۔ اتَّعَبَ اتِّعَابًا (افعال) تھکانا۔ اَخْشَنَ اِخْشَانًا (افعال) سخت کرنا۔ قَبَرَ قَبْرًا (ن، ض) میت کو دفن کرنا۔ ظَفِرَ ظَفْرًا (س) کامیاب ہونا، ہمکنار ہونا۔ تَفَقَّهَ تَفَقُّهًا (تفاعل) دین کی سمجھ حاصل کرنا۔ اُفْتِسَى اِفْتَاءً (افعال) فتویٰ دینا۔ خَرَسَ خَرَسًا (س) گونگا ہونا۔ عَابَ عَيْبًا (ض) عیب کی طرف منسوب کرنا، عیب جوئی کرنا۔

ترجمہ: داؤد طائی کی وفات پر ابن سماک کے کہے ہوئے مرثیہ کو ابن قتیبہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ ابن سماک نے کہا کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل بیٹا سے آخرت کی چیزوں کو اپنے روبرو دیکھ لیا تھا چنانچہ بصیرت قلب نے بصارت عین کو کمزور بنا دیا تھا گویا وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے تھے جنہیں تم دیکھتے ہو اور جو چیزیں وہ دیکھتے تھے تم نہیں دیکھتے ہو تو تم ان پر تعجب کرتے ہو حالانکہ وہ تم پر تعجب کرتے تھے تو جب انہوں نے تمہیں لالچی، غافل اور مغرور دیکھا اور یہ کہ دنیا نے تمہاری عقل کو غافل کر دیا اور اپنی محبت میں تمہارے دلوں کو مردہ کر دیا ہے تو وہ تم سے وحشت محسوس کرنے لگے۔ جب میں انہیں دیکھتا تھا تو مردوں کے بیچ ایک زندہ کو دیکھتا تھا اے داؤد کیا ہی خوب ہے آپ کی شان اہل زمانہ کے درمیان آپ نے اپنے نفس کی اہانت کی جب کہ آپ اس کے اکرام کے خواہاں ہیں آپ نے اسے تھکایا حالانکہ آپ اس کی راحت کے خواہشمند ہیں آپ نے خوراک کو سخت کر دیا حالانکہ آپ اس کی لذت چاہتے ہیں آپ نے لباس کو سخت کر دیا حالانکہ آپ اس کی نرمی چاہتے ہیں پھر آپ نے مرنے سے پہلے ہی اپنے نفس کو مار ڈالا اور دفن ہونے سے پہلے ہی آپ نے اسے دفن کر دیا عذاب دیے جانے سے پہلے ہی آپ نے اسے عذاب دے دیا دنیا سے آپ نے اسے بے نیاز کر دیا تا کہ وہ دنیا کو یاد نہ کرے اپنے نفس کو دنیا سے بے رغبت کر دیا تو اس نے آخرت کی طرف نظر کرتے ہوئے دنیا کو آپ کے لیے باعث عزت نہیں جانا تو آپ کا خیال اس کے علاوہ کیا ہوگا کہ آپ دین میں ان چیزوں سے ہمکنار ہو گئے جن چیزوں کو آپ نے طلب کیا آپ کی علامت آپ کے باطن میں تھی ظاہر میں

نہیں تھی آپ نے دین کی سمجھ حاصل کی اور لوگوں کو فتویٰ دیتے ہوئے چھوڑ دیا آپ نے حدیث کا سماع کیا اور لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے چھوڑ دیا، آپ گو نگے بنے رہے اور لوگوں کو بات کرتے ہوئے چھوڑ دیا آپ نیکوں سے حسد نہیں رکھتے تھے بروں کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے نہ بادشاہ سے عطیہ قبول کرتے اور نہ بھائیوں سے ہدیہ قبول کرتے تھے۔

أَنْسُ مَا تَكُونُ إِذَا كُنْتَ بِاللهِ خَالِيًا، وَأَوْحَشُ مَا تَكُونُ أَنْسُ مَا يَكُونُ
النَّاسُ فَمَنْ سَمِعَ بِمِثْلِكَ وَصَبَرَ صَبْرَكَ وَعَزَمَ عَزْمَكَ لَا أَحْسِبُكَ إِلَّا وَقَدْ
أَتَعَبْتَ الْعَابِدِينَ بَعْدَكَ سَجَنَتْ نَفْسُكَ فِي بَيْتِكَ فَلَا مُحَدِّثَ لَكَ وَلَا جَلِيسَ
مَعَكَ وَلَا فِرَاشَ تَحْتَكَ وَلَا سِتْرَ عَلَى بَابِكَ وَلَا قُلَّةَ يَبْرُدُ فِيهَا مَأْوُكَ وَلَا
صَحْفَةَ يَكُونُ فِيهَا غَدَاؤُكَ وَعَشَاؤُكَ مِطْهَرْتُكَ قَلْبُكَ وَقَصْعَتُكَ تَوْرُكَ
دَاوُدُ! مَا كُنْتَ تَشْتَهِي مِنَ الْمَاءِ بَارِدَهُ وَلَا مِنَ الطَّعَامِ طَيِّبَهُ وَلَا مِنَ اللِّبَاسِ لَيِّنَهُ بَلَى
وَلَكِنْ زَهَدْتَ فِيهِ لِمَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَمَا أَصْغَرَ مَا بَدَلْتَ وَمَا أَحْقَرَ مَا تَرَكْتَ فِي
جَنْبِ مَا أَمَلْتَ فَلَمَّا مِتَّ شَهَرَكَ رَبُّكَ بِمَوْتِكَ وَالْبَسَكَ رِذَاءَ عَمَلِكَ
وَأَكْثَرَ تَبَعَكَ فَلَوْ رَأَيْتَ مَنْ حَضَرَكَ عَرَفْتَ أَنَّ رَبَّكَ قَدْ أَكْرَمَكَ وَشَرَّفَكَ
فَلْتَكَلِّمِ الْيَوْمَ عَشِيرَتَكَ بِكُلِّ السِّنْتِهَا فَقَدْ أَوْضَحَ رَبُّكَ فَضْلَهَا بِكَ.

حل لغات: سَجَنَ سَجْنًا (ن) قید کرنا۔ قُلَّةً گھرا، مثلاً جمع قِلَال، قُلُل۔ صَحْفَةَ بڑا پیالہ
جمع صِحَاف۔ مِطْهَرَةً آلہ طہارت جمع مِطَاهِر۔ قَصْعَةً بڑا پیالہ جمع قِصَاع۔ تَوْر چھوٹا برتن
جس سے وضو کیا جائے۔ زَهَدَ زُهْدًا (س، ف، ك) بے رغبت کرنا۔ الْجَنْبِ پہلو (جمع)
أَجْنَاب۔ أَمَلَ أَمَلًا (ن) امید کرنا۔ تَبَعَ پیروکار تابع کی جمع ہے۔ الْعَشِيرَةُ قبیلہ (جمع) عَشَائِر۔

ترجمہ: وہ وقت آپ کے لیے مانوس کن ہوتا جب آپ اللہ کے حضور خلوت میں ہوتے اور
اس سے آپ وحشت زدہ ہوتے جس سے لوگ مانوس ہوتے تو کون ہے جس نے آپ کا مثل
سنا ہو اور آپ کی طرح صبر و عزم سے کام لیا ہو۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ نے اپنے بعد
عابدوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے آپ نے اپنے نفس کو گھر میں قید کر رکھا جہاں کوئی بات کرنے
والا نہیں تھا نہ آپ کا کوئی ہمنشین تھا نہ آپ کے نیچے کوئی بستر تھا نہ آپ کے دروازے پر کوئی پردہ

تھانہ کوئی گھڑا تھا جس میں آپ کا پانی ٹھنڈا ہوتا اور نہ کوئی برتن تھا جس میں آپ دوپہر اور رات کا کھانا رکھتے آپ کا دل آپ کو پاک کرنے والا تھا اور آپ کا تور (پتھر کا برتن) آپ کا پیالہ تھا۔ اے داؤد نہ تو آپ ٹھنڈے پانی کے خواہشمند تھے نہ ہی لذیذ کھانے کے خواہاں تھے اور نہ نرم و ملائم لباس آپ کی خواہش تھی ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ آپ نے اس میں بے رغبتی کی جو آپ کے سامنے تھی اور وہ کیا ہی چھوٹی چیز ہے جس کو آپ نے خرچ کیا اور وہ کتنی حقیر چیز ہے جسے امید کے پہلو میں آپ نے چھوڑ دیا تو جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے رب نے آپ کی وفات کو مشہور کر دیا اور آپ کو نمل کی چادر میں ملبوس کیا اور آپ کے پیروکاروں میں اضافہ فرمایا تو اگر آپ انہیں دیکھ لیں جو آپ کے حضور حاضر ہیں تو آپ جان جائیں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو مکرم و معزز بنا دیا تو چاہیے کہ آج آپ کا خاندان اپنی تمام زبانوں سے گفتگو کرے اس لیے کہ آپ کے رب نے آپ کی وجہ سے اس کے فضل کو واضح فرما دیا۔

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَمْرُو بْنُ الْخَرِثِ

قَالَ أَبُو عَمْرِو وَالشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمْتُ عَلَى عَمْرٍو بْنِ الْخَرِثِ فَأَعْتَصَ الْوُصُولَ عَلَيَّ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِلْحَاجِبِ بَعْدَ مُدَّةٍ أَنْ أَذِنْتَ لِي عَلَيْهِ وَالْأَ هَجَوْتُ الْيَمْنَ كُلَّهَا ثُمَّ انْقَلَبْتُ عَنْكُمْ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ النَّابِغَةَ وَهُوَ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَلَقَمَةُ بْنُ عَبْدِ وَهُوَ جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ الْفَرِيعَةِ قَدْ عَرَفْتُ عَيْصَكَ وَ نَسَبَكَ فِي غَسَّانَ فَأَرْجِعْ فَإِنِّي بَاعْتُ إِلَيْكَ بِصِلَةِ سَنِيَّةٍ وَلَا أَسْتَخَاجُ إِلَى الشَّعْرِ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ هَذَيْنِ السَّبْعَيْنِ النَّابِغَةَ وَ عَلَقَمَةَ أَنْ يَفْضَحَاكَ وَفَضِيحَتُكَ فَضِيحَتِي وَأَنْتَ وَاللَّهِ لَا تُحْسِنُ أَنْ تَقُولَ.

رِقَاقُ النَّعْلِ طَيِّبٌ حُجْزَاتِهِمْ يُحْيَوْنَ بِالرَّيْحَانِ يَوْمَ السَّبَاسِبِ
فَأَبَيْتُ وَقُلْتُ لَا بُدَّ مِنْهُ فَقَالَ ذَلِكَ إِلَى عَمِيكَ فَقُلْتُ لَهُمَا بِحَقِّ الْمَلِكِ أَلَا
قَدَّمْتُمَانِي عَلَيْكُمَا فَقَالَا قَدْ فَعَلْنَا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْخَرِثِ هَاتِ ابْنَ الْفَرِيعَةِ فَأَنْشَأْتُ.

حل لغات: اِعْتَصَا اِغْتِيَاصًا (افتعال) سخت ہونا، دشوار ہونا۔ الْحَاجِبِ دربان۔

هَجَاهُجُوا (ن) مذمت کرنا، عیب شمار کرنا۔ عَيْصُ اصل جمع أَعْيَاصُ، عَيْصَانُ۔ الصَّلَةُ السَّنِيَّةُ قیمتی انعام۔ فَضَحَ فَضْحًا (ف) رسوا کرنا۔ فَضِيحَةٌ رسوائی۔ رِفَاقُ رَفِيقٍ کی جمع ہے پتلا۔ طَيِّبُ الْحُجَزَاتِ پاکدامن۔ حَبِيْ تَحِيَّةٌ (تفعیل) سلام کرنا۔ اَنْشَأُ اِنْشَاءً (افعال) ابتدا کرنا، وضع کرنا۔

ترجمہ: ابو عمرو شیبانی نے کہا حسان بن ثابت نے کہا کہ میں عمرو بن حارث کے پاس گیا تو مجھے اس تک پہنچنا دشوار ہو گیا میں نے ایک مدت کے بعد دربان سے کہا کہ مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو ورنہ میں پورے یمن کی ہجو کروں گا پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو اس نے مجھے اجازت دے دی پھر میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کی دائیں جانب نابغہ اور بائیں جانب علقمہ بن عبدہ کو بیٹھے ہوئے پایا اس نے مجھ سے کہا اے ابن فریجہ میں نے تیری اصل اور غسان میں تیرے نسب کو پہچان لیا تو تم لوٹ جاؤ اس لیے کہ میں تمہارے پاس ایک قیمتی تحفہ بھیجنے والا ہوں اور مجھے تمہارے اشعار کی ضرورت نہیں اس لیے کہ مجھے خوف ہے کہ یہ دونوں درندے نابغہ اور علقمہ تمہیں رسوا کر دیں گے اور تمہاری رسوائی میری رسوائی ہے بخدا تم اچھے اشعار نہیں کہہ پاؤ گے۔ ان کے جوتے پتلے ہیں ان کے دامن پاک ہیں عید کے دن خوشبودار پھول سے ان کو تحیت پیش کی جاتی ہے۔ تو میں نے انکار کیا اور میں نے کہا شعر کہنا ضروری ہے اس نے کہا یہ تمہارے دونوں چچاؤں پر موقوف ہے تو میں نے ان سے بادشاہ کا واسطہ دے کر کہا کیوں نہیں تم دونوں مجھے اپنے اوپر مقدم کرتے تو ان دونوں نے کہا ہم نے کیا تو عمرو بن حارث نے کہا اے ابن فریجہ لاؤ (اشعار کہو) تو میں نے اشعار کہنا شروع کیا۔

- | | |
|---|---|
| (۱) أَسَأَلْتُ رَسْمَ الدَّارِ أَمْ لَمْ تَسْأَلْ | بَيْنَ الْجَوَابِي فَالْبَضِيعِ فَحَوْمَلْ |
| (۲) لِدِّهِ دَرُّ عَصَابِيَةِ نَادَا مُتَّهًا | يَوْمَ بَجَلِّقَ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ |
| (۳) أَوْلَادُ جَفْنَةٍ عِنْدَ قَبْرِ أَبِيهِمْ قَبْرِ | ابْنِ مَارِيَةِ الْكَرِيمِ الْمِفْضَلِ |
| (۴) يَسْقَوْنَ مَنْ وَرَدَ الْبَرِیْصَ عَلَيْهِمْ | كَاسًا يُصَفِّقُ بِالرَّحِيقِ السِّلْسِلِ |
| (۵) يَعْشَوْنَ حَتَّى مَاتَهُرُ كِلَابُهُمْ | لَا يَسْأَلُونَ عَنِ السَّوَادِ الْمُقْبِلِ |

(۶) بِيضُ الْوُجُوهِ كَرِيْمَةٌ أَحْسَابُهُمْ شُمُّ الْأَنْوْفِ مِنَ الطَّرَازِ الْأَوَّلِ
فَقَالَ فَلَمْ يَزَلْ عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ يَزْحَلُ عَنْ مَوْضِعِهِ سُورًا حَتَّى شَاطَرَ الْبَيْتَ
وَهُوَ يَقُولُ هَذَا وَأَبَيْكَ الشِّعْرُ لَا مَا يُعَلِّلَانِي بِهِ مُنْذُ الْيَوْمِ هَذِهِ وَاللَّهِ الْبَتَّةُ الَّتِي
قَدْ بَتَرْتَ الْمَدَائِحَ أَحْسَنْتَ يَا ابْنَ الْفَرِيعَةِ هَاتِ لَهْ يَا غَلَامُ أَلْفَ دِينَارٍ مَرْجُوحَةً
فَأُعْطِيتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَكَ عَلَيَّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِثْلُهَا.

حل لغات: جَوْبَةٌ گڈھا (جمع) جَوَابِي - بَضِيع جزیرہ - حَوْمَل صاف سیلاب، یہ تینوں
تین جگہوں کے نام بھی ہو سکتے ہیں - عَصَابَةٌ فرقہ (جمع) عَصَائِب - نَادِم مُنَادِمَةٌ (مفاعلت)
مصاحب ہونا، رفیق ہونا - جَلِيق دمشق میں ایک شہر کا نام - وَرَدٌ وَرْدُودٌ (ض) آنا، اترنا،
الْبَرِيصُ چشمہ کا نام ہے - كَأْسُ جَام - صَفَقٌ تَصْفِيقًا (تفعیل) صفائی کے لیے ایک برتن
سے دوسرے برتن میں کرنا - سِلْسِلٌ وہ گھونٹ جو باسانی حلق سے نیچے اتر جائے - رَحِيقُ
شراب - عَشَا عَشَوًا (ن) رات کا کھانا کھلانا - هَرَّ هَرِيرًا (ض) کتے کا مہمان کو بھونکنا - سَوَادُ
تاریکی - شُمُّ الْأَنْوْفِ اونچی ناک والے، باعزت اور شریف لوگ - زَحَلٌ زُحُولًا (ف) دور
ہونا، مراد اچھلنا کو دنا ہے - عَلَّلَ تَعْلِيلًا (تفعیل) بہلانا، تسلی دینا - شَاطَرَ مُشَاطَرَةً
(مفاعلت) نصف نصف تقسیم کرنا - بَتَّانَةٌ مبالغہ کا صیغہ کاٹنے والا - بَتَرَ بَتْرًا (ن) کاٹنا مَرْجُوحَةً
ایسا دینار جس میں دس دینار ہوتے ہیں -

ترجمہ: ﴿۱﴾ گڈھے، جزیرے اور صاف سیلاب کے درمیان جو گھر کے نشانات ہیں آپ
نے ان کے بارے میں پوچھا ہے کہ نہیں - ﴿۲﴾ اللہ ہی کے لیے جماعت کی خوبی ہے جس دن
میں اول زمانہ میں مقام جلق میں اس کا مصاحب ہوا تھا - ﴿۳﴾ جھنہ کی اولاد اپنے باپ کی قبر
کے پاس ہے جہاں ابن ماریہ مہربان فضل والے کی قبر ہے - ﴿۴﴾ جو چشمہ بریس کے پاس
آتے ہیں وہ انہیں ایسا جام پلاتے ہیں جو خالص خوشگوار شراب میں گھول دیا جاتا
ہے - ﴿۵﴾ وہ رات کا کھانا کھلاتے ہیں یہاں تک کہ ان کے کتے بھونکتے نہیں ہیں وہ آنے
والی رات کی تاریکی کے بارے میں سوال نہیں کرتے - ﴿۶﴾ روشن چہرے والے شریف
الحسب ہیں شروع ہی سے وہ اونچی ناک والے ہیں (شریف ہیں)۔

راوی کا بیان ہے کہ مسلسل عمرو بن حارث مارے خوشی کے اپنی جگہ سے اچھلتا رہا یہاں تک کہ اس نے شعر کو تقسیم کر دیا اور وہ کہہ رہا تھا تیرے باپ کی قسم شعر یہی ہے نہ کہ وہ جس سے یہ دونوں آج تک مجھے بہلاتے رہے بخدا یہ وہ کانٹے والا شعر ہے جس نے تمام مدحیہ اشعار کو ختم کر دیا اے ابن فریجہ تو نے بہت عمدہ کہا اے غلام اسے ایک ہزار مروجہ دینار دو چنانچہ مجھے وہ دینار دیے گئے پھر اس نے کہا کہ تو ہر سال میری طرف سے اتنے ہی کا مستحق ہے۔

رِسَالَةُ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تَمَسَّكَ بِحَبْلِ الْقُرْآنِ وَاسْتَنْصَحَهُ وَاجَلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ وَصَدَّقَ بِمَا سَلَفَ مِنَ الْحَقِّ وَاعْتَبَرَ بِمَا مَضَى مِنَ الدُّنْيَا مَا بَقِيَ مِنْهَا فَإِنْ بَعْضُهَا يُشْبِهُ بَعْضًا وَآخِرُهَا لَا حَقَّ بَأْوِلَهَا وَكُلُّهَا حَائِلٌ مُفَارِقٌ وَعَظِيمُ اسْمِ اللَّهِ أَنْ تَذْكُرَهُ عَلَى حَقِّ وَأَكْثَرَ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّيَ الْمَوْتَ إِلَّا بِشَرِّ وَثِيقٍ وَاحْذَرُ كُلَّ عَمَلٍ يَرْغَاهُ صَاحِبُهُ لِنَفْسِهِ وَيَكْرَهُهُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَاحْذَرُ كُلَّ عَمَلٍ يُعْمَلُ بِهِ فِي السِّرِّ وَيُسْتَحْيَى مِنْهُ فِي الْعَلَانِيَةِ وَاحْذَرُ كُلَّ عَمَلٍ إِذَا سُئِلَ عَنْهُ صَاحِبُهُ أَنْكَرَهُ أَوْ اعْتَذَرَ مِنْهُ وَلَا تَجْعَلْ عِرْضَكَ غَرَضًا لِنِبَالِ الْقَوْلِ وَلَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ بِهِ، فَكَفَى بِذَلِكَ كَذِبًا وَلَا تَرُدَّ عَلَى النَّاسِ كُلِّ مَا حَدَّثُوكَ بِهِ فَكَفَى بِذَلِكَ جَهْلًا وَكَظِمَ الْغَيْظَ وَتَجَاوَزْ عِنْدَ الْمَقْدِرَةِ وَاحْلُمْ عِنْدَ الْغَضَبِ وَاصْفَحْ مَعَ الدَّوْلَةِ تَكُنْ لَكَ الْعَاقِبَةُ وَاسْتَصْلِحْ كُلَّ نِعْمَةٍ أَنْعَمَهَا اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُضِيعَنَّ نِعْمَةً مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عِنْدَكَ وَلْيَرَّ عَلَيْكَ أَثَرُ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ.

حل لغات: تَمَسَّكَ تَمَسَّكَ (تفعل) مضبوطی سے پکڑنا۔ اسْتَنْصَحَ اسْتَنْصَحَا (استفعال) نصیحت حاصل کرنا۔ اِعْتَبَرَ اِعْتَبَارًا (افتعال) قیاس کرنا۔ حَالَ حَوْلًا (ن) زائل ہونا۔ وَثِيقٌ مضبوط۔ حَذَرَ حَذَرًا (س) ڈرنا، بچنا۔ غَرَضٌ نشانہ۔ نِبَالِ اس کا واحد نَبْلَةٌ آتا ہے بمعنی تیر مراد تنقید ہے۔ التَّحْدِيثُ بیان کرنا۔ رَدَّ رَدًّا (ن) جواب دینا۔ كَظِمَ كَظْمًا

(ض) غصہ پی جانا۔ تَجَاوَزَ تَجَاوُزًا (تفاعل) درگزر کرنا۔ صَفَحَ صَفْحًا (ف) معاف کرنا۔ الدَّوْلَةُ قدرت، غلبہ۔ الاِسْتِصْلَاحِ درستی چاہنا۔

ترجمہ: تم قرآن کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس سے نصیحت حاصل کرو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو جو حق باتیں گذر چکیں ان کی تصدیق کرو اور دنیا سے جو چیز گذر گئی اس پر قیاس کرو اس کو جو دنیا سے باقی ہے کیونکہ اس کی بعض چیزیں بعض سے ملتی جلتی ہیں اس کا آخر اس کے شروع سے ملا ہوا ہے دنیا کی ہر چیز فنا ہوے والی اور جدا ہونے والی ہے اللہ کے نام کی تعظیم کرو بایں طور کہ حق بات پر اس کی قسم کھاؤ موت اور موت کے بعد کی چیزوں کو کثرت سے یاد کرو اور صرف مضبوط شرط کے ساتھ موت کی تمنا کرو اور ہر اس کام سے بچو جس کا کرنے والا اپنے لیے اسے پسند کرتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے ناپسند کرتا ہے اور ہر اس کام سے بچو جس کو پوشیدگی میں تو کیا جاسکتا ہے مگر علانیہ اس سے شرم آتی ہے اور ہر اس کام سے بچو کہ جب اس کے کرنے والے سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ انکار کرے یا اس سے معذرت چاہے اپنی عزت کو طعن و تشنیع اور تنقید کا نشانہ نہ بناؤ اور ہر بات جس کو تم سنو لوگوں سے بیان نہ کرو کیوں کہ جھوٹ کے لیے اتنا ہی کافی ہے اور لوگوں کی ہر بات کا جواب نہ دو، اس لیے کہ جہالت کے لیے اتنا ہی بس ہے غصہ کو پی جایا کرو اور قدرت کے وقت معاف کر دو اور غصہ کے وقت صبر کرو (بردباری کرو) اور سلطنت و حکومت کے باوجود لوگوں کو معاف کر دو تو تمہارے لیے آخرت کی اچھائی ہوگی اور ہر نعمت کی درنگی چاہو جس کا اللہ نے تم پر انعام کیا اور اپنے پاس اللہ کی کسی نعمت کو ضائع نہ کرو اور چاہیے کہ اللہ نے جو تم پر انعام کیا ہے اس کے آثار تمہارے اوپر نظر آئیں۔

وَاعْلَمُ أَنَّ أَفْضَلَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُهُمْ تَقْدِمَةً مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ فَإِنَّكَ مَا تَقْدِمُ مِنْ خَيْرٍ يَبْقَ لَكَ ذُخْرُهُ وَمَا تُؤَخِّرُهُ يَكُنْ لِغَيْرِكَ خَيْرُهُ وَاحْذَرْ صَحَابَةَ مَنْ يَفِيلُ رَأْيُهُ وَيُنْكِرُ عَمَلُهُ فَإِنَّ الصَّاحِبَ مُعْتَبَرٌ بِصَاحِبِهِ وَاسْكُنِ الْأَمْصَارَ الْعِظَامَ فَإِنَّهَا جَمَاعُ الْمُسْلِمِينَ وَاحْذَرْ مَنَازِلَ الْغَفْلَةِ وَالْجَفَاءِ وَقِلَّةِ الْأَعْوَانِ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَأَقْصِرْ رَأْيَكَ عَلَى مَا يُعْنِيكَ وَإِيَّاكَ وَمَقَاعِدَ الْأَسْوَاقِ فَإِنَّهَا مَحَاضِرُ

الشَّيْطَانُ وَمَعَارِضُ الْفِتَنِ وَكَثِيرُ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى مَنْ فَضَّلْتَ عَلَيْهِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الشُّكْرِ وَلَا تُسَافِرْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ حَتَّى تَشْهَدَ الصَّلَاةَ إِلَّا فَاصِلًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ فِي أَمْرٍ تُعَذِّرُ بِهِ وَأَطِيعِ اللَّهَ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ فَإِنَّ طَاعَةَ اللَّهِ فَاضِلَةٌ عَلَى مَا سِوَاهَا وَخَادِعٌ نَفْسِكَ فِي الْعِبَادَةِ وَارْفُقْ بِهَا وَلَا تَقْهَرْهَا وَخُذْ عَفْوَهَا وَنِشَاطَهَا إِلَّا مَا كَانَ مَكْتُوبًا عَلَيْكَ مِنَ الْفَرِيضَةِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ قَضَائِهَا وَتَعَاهُذَهَا عِنْدَ مَحَلِّهَا وَإِيَّاكَ أَنْ يَنْزِلَ بِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ آبِقٌ مِنْ رَبِّكَ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةِ الْفُسَّاقِ فَإِنَّ الشَّرَّ بِالشَّرِّ مُلْحَقٌ وَوَقِّرِ اللَّهَ وَاحْبِبْ أَحِبَّائَهُ وَاحْذَرْ الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جُنْدٌ عَظِيمٌ مِنْ جُنُودِ إِبْلِيسَ وَالسَّلَامِ.

حل لغات: التَّقْدِمَةُ ہدیہ مراد خرچ کرنا ہے (جمع) تَقَادِم۔ قَصَرَ قَصْرًا (ض) منحصر کرنا، محدود کرنا۔ قَالَ قِيلُولَةً (ض) کمزور ہونا۔ اَعْنَى اِغْنَاءُ (افعال) فائدہ دینا۔ فَاصِلٌ۔ باہر جانے والا۔ فَاضِلَةٌ فَضِيلَتِ والی۔ تَعَاهَذَ تَعَاهُذًا (تفاعل) حفاظت کرنا، رعایت کرنا آبق بھاگنے والا۔

ترجمہ: جان لو کہ سب سے افضل مومن وہ ہے جس نے اپنے نفس اور اہل و مال سے خرچ کیا اس لیے کہ جو بھلائی تم کر ڈالو گے اس کا ذخیرہ تمہارے لیے باقی رکھا جائے گا اور جس کو تم موخر کرو گے اس کی بھلائی تمہارے غیر کے لیے ہوگی اس کی صحبت سے بچو جس کی رائے کمزور اور عمل ناپسند ہو اس لیے کہ دوست کو اس کے دوست پر قیاس کیا جاتا ہے اور بڑے شہروں میں رہو اس لیے کہ وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے غفلت و ظلم کی جگہوں اور اطاعت الہی میں اعوان و انصار کی کمی سے بچو اپنی رائے کو اس پر منحصر کرو جو تم کو فائدہ پہنچاتا ہے بازاروں میں بیٹھنے سے بچو کیونکہ وہ شیطان کے حاضر ہونے کی اور فتنوں کے پیدا ہونے کی جگہیں ہیں اور جس پر تمہیں فضیلت دی گئی اس کی طرف زیادہ دیکھو اس لیے کہ یہ شکر کا دروازہ ہے اور جمعہ کے دن سفر نہ کرو یہاں تک کہ نماز پڑھ لو مگر اللہ کی راہ میں باہر جا رہے ہو یا ایسے امر کے لیے جس میں تم معذور ہو اور اپنے تمام امور میں اللہ کی اطاعت کرو اس لیے کہ اللہ کی طاعت اپنے ماسوا پر فضیلت والی ہے اور عبادت میں اپنے نفس کی مخالفت کرو اور اس کے ساتھ نرمی کرو اس پر ظلم نہ کرو اس کے عفو و نشاط کو اپناؤ (اسے معاف کر دو اسے خوشگوار رکھو) ہاں جو تمہارے اوپر فرض ہے اس کی ادائیگی

ضروری ہے اور اس کے محل کے پاس اس کی حفاظت کرو اور تم ڈرو کہ جب تم پر موت آئے تو تم طلب دنیا میں اپنے رب سے بھاگنے والے رہو فاسقوں کی صحبت سے بچو کیونکہ برائی برائی کے ساتھ ملتی ہے اور اللہ کی توقیر و تعظیم کرو اس کے دوستوں کو محبوب رکھو غصہ سے بچو اس لیے کہ وہ ابلیس کا بہت بڑا شکر ہے اور سلام ہو تم پر۔

مَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ

- (۱) يَا أَيُّهَا الْمَنِيَا خَبَطَ عَشَوَاءَ مَنْ تَصِبُ تَمِتُهُ وَمَنْ تَخْطِي يُعَمَّرُ فِيهِمْ
- (۲) وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنِيَا يَنْلَنَّهُ وَلَوْ نَالَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسَلَامٍ
- (۳) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ مِنْ دُونِ عِرْضِهِ يَفِرُّهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمَ
- (۴) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ يَعُدُّ حَمْدَهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمُ
- (۵) وَمَهْمَاتُكَ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيقَةٍ وَإِنْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمُ
- (۶) يَوْكَائُنْ تَرَى مِنْ مُعْجَبٍ لَكَ شَخْصُهُ زِيَادَتُهُ أَوْ نَقْصُهُ فِي التَّكَلُّمِ
- (۷) لِسَانُ الْفَتَى نِصْفٌ وَنِصْفُ فَوَادِهِ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صُورَةُ اللَّحْمِ وَالْدَّمِ
- (۸) وَإِنْ سَفَاهَ الشَّيْخُ لَا حِلْمَ بَعْدَهُ وَإِنَّ الْفَتَى بَعْدَ السَّفَاهَةِ يَحْلُمُ
- (۹) سَأَلْنَا فَأَعْطَيْتُمْ وَعَدْنَا فَعْدْتُمْ وَمَنْ أَكْثَرَ التَّسْأَلِ يَوْمًا سَيُحْرَمُ

حل لغات: مَنِیَّة موت جمع مَنایا۔ خَبَطَ عَشَوَاءَ مجبوط الحواس اندھی اونٹنی۔ هَابَ هَبِيَّةً (س) خوف کرنا۔ النَّيْل پانا۔ أَسْبَابُ السَّمَاءِ آسمان کے اطراف۔ سَلَّمَ سیڑھی جمع سَلَالِم، سَلَالِيم۔ العِرْض عزت۔ وَفَرَ وَفُورًا (ض) زیادہ ہونا۔ خَلِيقَةٌ عادت جمع خَلَائِق۔ سَفَاهَ بیوقوفی۔ عَادَ عَوْدًا (ن) لوٹنا، دوبارہ کوئی کام کرنا۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ میں موتوں کو اندھی اونٹنی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے پاتا ہوں جس کو وہ پالیتی ہے مار ڈالتی ہے اور جس کو نہیں مارتی وہ بہت جیتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے۔ ﴿۲﴾ جو موتوں کے اسباب سے ڈرتا ہے اسے وہ ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی لگا کر آسمان کے

کناروں پر پہنچ جائے۔ ﴿۳﴾ جو بھلائی کو اپنی عزت کے لیے آڑ بناتا ہے اس کی عزت اور زیادہ ہوتی ہے اور جو گالی گلوچ سے نہیں بچتا اسے گالی دی جاتی ہے (لوگ بھی اسے گالی دیتے ہیں)۔ ﴿۴﴾ جو نا اہل کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کی تعریف اس کے اوپر مذمت ہو جاتی ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔ ﴿۵﴾ کسی انسان کی جو کوئی عادت ہوگی ضرور جان لی جائے گی اگرچہ اس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگوں پر مخفی رہے گی۔ ﴿۶﴾ کتنے لوگوں کو تم دیکھو گے جن کی شخصیت تمہیں بھاری ہوگی مگر ان کی زیادتی اور کمی کلام کرنے میں ظاہر ہو جاتی ہے (یعنی ان کا عیب و ہنر گفتگو کرنے پر نمایاں ہو جاتا ہے)۔ ﴿۷﴾ نو جوان کی زبان آدھی ہے اور آدھا اس کا دل ہے تو سوائے گوشت اور خون کے کچھ باقی نہیں رہا۔ ﴿۸﴾ بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد عقل نہیں ہے ہاں نو جوان بیوقوفی کے بعد عقل والا ہوتا ہے۔ ﴿۹﴾ ہم نے مانگا تم نے دیا پھر ہم نے مانگا پھر تم نے دیا اور جو بہت زیادہ سوال کرتا ہے وہ کسی دن محروم کر دیا جاتا ہے۔

جَزَاءُ الْمَعْرُوفِ

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ أَلْفُ إِنْسَانٍ أَوْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَالْتَفَتَ فِي آخِرِ مَجْلِسِهِ إِلَى رَجُلٍ كَانَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ قُمْ حَدِّثِ النَّاسَ بِحَدِيثِ الْحَيَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَسْنَدُونِي فَأَسْنَدْنَاهُ فَشَالَ جُفُونَهُ عَنْ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا فَاسْتَمِعُوا وَعُوا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُعْرِفُ بَابِنِ الْحُمَيْرِ وَكَانَ لَهُ وَرَعٌ وَكَانَ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ وَكَانَ مُبْتَلًى بِالْقَنَصِ فَخَرَجَ يَوْمًا يَتَصِيدُ فَبَيْنَمَا هُوَ سَائِرٌ إِذْ عَرَضَتْ لَهُ حَيَّةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ أَجْرُنِي أَجَارَكَ اللَّهُ فَقَالَ لَهَا مِمَّنْ؟ قَالَتْ مِنْ عَدُوِّ قَدْ ظَلَمَنِي قَالَ لَهَا وَآيَنَ عَدُوِّكَ قَالَتْ لَهُ مِنْ وَرَائِي قَالَ لَهَا مِنْ أَيِّ أُمَّةٍ أَنْتِ؟ قَالَتْ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ فَفَتَحْتُ لَهَا رِذَائِي وَقُلْتُ لَهَا ادْخُلِي فِيهِ قَالَتْ يَرَانِي عَدُوِّي قَالَ فَبَسَطْتُ لَهَا طُمْرِي وَقُلْتُ ادْخُلِي بَيْنَ طُمْرِي وَبَطْنِي قَالَتْ يَرَانِي عَدُوِّي قُلْتُ لَهَا فَمَا الَّذِي أَصْنَعُ بِكَ قَالَتْ إِنَّ أَرَدْتُ اصْطِنَاعَ الْمَعْرُوفِ

فَأَفْتَحْ لِي فَاكَ حَتَّى انْسَابَ فِيهِ قُلْتُ اخْشَى أَنْ تَقْتُلَنِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا أَقْتُلُكَ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَيَّ بِذَلِكَ وَمَلَأْنِيكَ وَأَنْبِيَانَهُ وَحَمَلَةُ عَرْشِهِ وَمُسْكَانُ سَمَواتِهِ أَنْ لَا أَقْتُلَكَ قَالَ فَفَتَحْتُ لَهَا فَمِى فَأَنْسَابَتْ فِيهِ .

حل لغات: الْحَيَّةُ سانپ - أَسْنَدَ اسنادًا (افعال) سہارا دینا، ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ مَنَالٌ شَوْلًا شَوْلَانًا (ن) بلند کرنا، اٹھانا۔ الْجَفْنُ پوٹا، پلک (جمع) جَفُونٌ - عَوَّافٌ امر صیغہ جمع مذکر حاضر از وَعَى وَعِيًا (ض) یاد کرنا۔ مُبْتَلَى عاشق، شوقین۔ قَنَصَ قَنْصًا (ض) شکار کرنا۔ نَصَبًا نَصَبًا (تفعّل) شکار کرنا۔ أَجَارَ إِجَارَةً (افعال) پناہ دینا۔ طَمَرَ طَمَرًا (جمع) اَطْمَارٌ - اصْطَنَعَ اصْطِنَاعًا (افتعال) احسان کرنا۔ انْسَابَ انْسَابًا (انفعال) داخل ہونا۔

ترجمہ: یحییٰ بن عبد الحمید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں حاضر تھا جب کہ ان کے پاس کم و بیش ایک ہزار افراد موجود تھے وہ مجلس کے آخر میں ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کی داہنی جانب تھا اور کہا کہ کھڑے ہو جاؤ لوگوں کو سانپ والی حدیث سناؤ اس آدمی نے کہا مجھے ٹیک لگا کر بٹھا دو تو ہم نے اسے بٹھایا پھر اس نے اپنی پلکوں کو اٹھایا اور گویا ہوا خبردار غور سے سنو اور یاد رکھو مجھ سے میرے والد نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی: ایک مرد ابن حمیر سے معروف و مشہور تھا جو بہت ہی متقی تھا دن میں روزہ رکھتا اور رات میں قیام کرتا، شکار کا شوقین تھا ایک دن وہ شکار کے لیے نکلا، جاہی رہا تھا کہ ایک سانپ ظاہر ہوا اور اس نے کہا اے محمد بن حمیر مجھے پناہ دو واللہ تمہیں امان میں رکھے گا اس نے پوچھا کس سے؟ بولا دشمن سے اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اس نے سانپ سے پوچھا تمہارا دشمن کہاں ہے؟ بولا میرے پیچھے اس نے پوچھا تم کس کی امت ہو؟ بولا محمد ﷺ کی امت سے ہوں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی چادر کھول دی اور کہا کہ اس میں داخل ہو جا بولا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا پرانا کپڑا کشادہ کر دیا اور کہا کہ میرے کپڑے اور پیٹ کے درمیان داخل ہو جا بولا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا میں نے اس سے کہا تو میں تیرے لیے کیا کروں بولا اگر آپ میرے ساتھ احسان کرنا چاہتے ہیں تو اپنا منہ کھولے تاکہ میں اس میں گھس جاؤں

میں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ تو مجھ کو ہلاک کر دے بولا خدا کی قسم میں آپ کو ہلاک نہیں کروں گا اللہ اس کے فرشتے، انبیاء، حاملین عرش اور آسمانوں میں رہنے والے گواہ ہیں کہ میں آپ کو ہلاک نہیں کروں گا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا منہ کھول دیا وہ اس میں داخل ہو گیا۔

ثُمَّ مَضَيْتُ فَعَارَضْنِي رَجُلٌ مَعَهُ صَمَصَامَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَشَاءُ قَالَ هَلْ لَقِيتَ عَدُوِّي قُلْتُ وَمَنْ عَدُوُّكَ قَالَ حَيَّةٌ قُلْتُ اللَّهُمَّ لَا وَاسْتَغْفَرْتُ رَبِّي مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَوْلِي لَا، لِعِلْمِي أَيْنَ هِيَ ثُمَّ مَضَيْتُ قَلِيلًا فَإِذَا بِهَا قَدْ أَخْرَجَتْ رَأْسَهَا مِنْ فَمِي وَقَالَتْ انْظُرْ هَلْ مَضَى هَذَا الْعَدُوُّ فَالْتَفَتْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقُلْتُ لَمْ أَرَ أَحَدًا فَإِنْ أَرَدْتَ الْخُرُوجَ فَاخْرُجِي فَقَالَتْ الْآنَ يَا مُحَمَّدُ اخْرُجِي لِنَفْسِكَ وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ إِمَّا أَنْ أَفْتِكَ كَبْدَكَ وَإِمَّا أَنْ أَنْفُتُ فِي فُؤَادِكَ فَادْعُكَ بِالْأَرْوَحِ فَقُلْتُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ أَيْنَ الْعَهْدُ الَّذِي عَاهَدْتَ إِلَيَّ وَالْيَمِينُ الَّذِي خَلَفْتَ لِي مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيتُ وَخُنْتَ؟ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا رَأَيْتُ أَحْمَقَ مِنْكَ إِذْ نَسِيتَ الْعَدَاوَةَ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِيكَ آدَمَ حَيْثُ أَخْرَجْتُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَيْتَ شَعْرِي مَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى اضْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ مَعَ غَيْرِ أَهْلِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا وَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ قَتْلِي قَالَتْ لَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا أَمْهَلْنِي حَتَّى أَصِيرَ تَحْتَ هَذَا الْجَبَلِ فَأَمْهَدَ لِنَفْسِي مَوْضِعًا قَالَتْ شَأْنُكَ وَمَا تُرِيدُ قَالَ مُحَمَّدُ فَمَضَيْتُ أَرِيدُ الْجَبَلَ وَقَدْ أَبْسُتُ مِنَ الْحَيَاةِ فَرَفَعْتُ طَرَفِي إِلَى السَّمَاءِ وَ قُلْتُ لَكَ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ الطُّفِّ بِي بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ يَا لَطِيفُ يَا قَدِيرُ أَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلَى الْعَرْشِ فَلَمْ يَعْلَمْ الْعَرْشُ أَيْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْهُ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اللَّهُ إِلَّا مَا كَفَيْتَنِي شَرَّ هَذِهِ الْحَيَّةِ ثُمَّ مَشَيْتُ فَعَارَضْنِي رَجُلٌ صَبِيحُ الْوَجْهِ طِيبُ الرَّائِحَةِ نَقِيُّ الثُّوبِ فَقَالَ لِي سَلَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا أَخِي فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُكَ وَاضْطَرَبَ كَوْنُكَ فَقُلْتُ مِنْ عَدُوٍّ قَدْ ظَلَمَنِي قَالَ لِي وَ أَيْنَ عَدُوُّكَ قُلْتُ لِي جَوْفِي قَالَ فَافْتَحْ فَآكَ فَفَتَحْتُهُ فَوَضَعَ فِيهِ مِثْلَ وَرَقَةٍ زَيْتُونٍ خَضِرَاءَ ثُمَّ

قَالَ امْضُغْ وَابْلُغْ فَمَضَغْتُ وَ بَلَّغْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى مَعْصَنِي
بَطْنِي وَ دَارَتِ الْحَيَّةُ فِي بَطْنِي فَرَمِيتُ بِهَا مِنْ أَسْفَلٍ قِطْعًا قِطْعًا وَ ذَهَبَ عَنِّي مَا
كُنْتُ أَجِدُهُ مِنَ الْخَوْفِ فَتَعَلَّقْتُ بِالرُّجُلِ فَقُلْتُ يَا أَحْيَى مَنْ أَنْتَ الَّذِي مِنَ اللَّهِ
عَلَيَّ بِكَ فَضَحِكْتَ ثُمَّ قَالَ مَا تَعْرِفُنِي قُلْتُ اللَّهُمَّ لَا قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ إِنَّهُ
لَمَّا كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ هَذِهِ الْحَيَّةِ مَا كَانَ وَ دَعَاكَ اللَّهُ بِهَذَا الدُّعَاءِ ضَجْتُ
مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ ابِ السَّبْعِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ عِزَّتِي
وَ جَلَالِي بِعَيْنِي كُلُّ مَا فَعَلَتِ الْحَيَّةُ بِعَبْدِي وَ أَمَرَنِي سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى أَنْ أَنْطَلِقُ
إِلَى الْجَنَّةِ وَ أَخَذَ وَرَقَةً خَضِرَاءَ مِنْ شَجَرَةِ طُوبَى وَ الْحَقُّ بِهَا عَبْدِي مُحَمَّدُ بْنُ
حُمَيْرٍ وَ أَنَا يُقَالُ لِي الْمَعْرُوفُ وَ مُسْتَقَرِّي فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ
حُمَيْرٍ عَلَيْكَ بِاصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ فَإِنَّهُ يَقِي مَصَارِعَ السُّوءِ وَ إِنَّهُ وَ إِنِّ ضِيْعَهُ
الْمُصْطَنَعُ إِلَيْهِ لَمْ يَضْعُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى.

حل لغات: صَمَضَمَة تلوار (جمع) صَمَاصِم۔ فَتَتْ تَفْتِيْنَا (تفعیل) ٹکڑے ٹکڑے
کرنا۔ کَبَد جگر (جمع) اَکْبَاد۔ نَفَتْ نَفْتًا (ن) سانپ کا زہر نکالنا۔ خَانَ خِيَانَةً (ن) خیانت
کرنا۔ اُمْهَل اُمْهَالًا (افعال) مہلت دینا۔ التَّمْهِيد درست و ہموار کرنا۔ طَرَف آنکھ (جمع)
اَطْرَاف۔ لَطَفَ لُطْفًا (ن) مہربانی کرنا۔ كَفَى كِفَايَةً (ض) بچانا۔ اضْطَرَبَ كَوْنُكَ
تمہارا وجود بے قرار ہو گیا۔ مَضَغَ مَضْغًا (ف، ن) چبانا۔ بَلَعَ بَلْعًا (ف) نگلنا۔ مَغِصَصَ
مَغْصًا (س) آنتوں میں درد اور مروڑ ہونا۔ دَارَ دَوْرَانًا (ن) گھومنا۔ التَّعَلَّقَ لِيْثَ جَانَا۔ مَنْ مَنَّا
(ن) احسان کرنا۔ ضَجَّ ضَجًّا (ض) شور مچانا، چیخنا۔

ترجمہ: پھر میں چلا تو ایک شخص میرے سامنے آیا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس نے کہا
اے محمد میں نے اس سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا کیا میرے دشمن سے آپ کی
ملاقات ہوئی ہے میں نے پوچھا تمہارا دشمن کون ہے اس نے کہا سانپ میں نے کہا نہیں اور میں
نے نفی میں جواب دینے کی وجہ سے ایک سو مرتبہ استغفار کیا کیونکہ مجھے اس کا علم تھا کہ وہ کہاں ہے
پھر میں تھوڑا چلا تو اچانک اس نے اپنے سر کو میرے منہ سے نکالا اور بولا دیکھیے کیا وہ دشمن چلا گیا

میں نے توجہ کی (مڑ کر دیکھا) تو کوئی نظر نہیں۔ میں نے کہا کوئی نظر نہیں آ رہا ہے لہذا اگر تم چاہو تو نکل جاؤ تو سانپ نے کہا اے محمد اب اپنے لیے دو چیزوں میں کسی ایک کو چن لیجیے چاہیں تو آپ کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں یا زہر کو اپنے منہ سے آپ کے دل میں اگل دوں اور آپ کو بغیر روح کے چھوڑ دوں میں نے کہا سبحان اللہ (تعجب ہے) وہ عہد کہاں گیا جو تم نے مجھ سے لیا تھا اور وہ قسم کہاں گئی جو تم نے مجھ کو دی تھی کتنی جلدی تم بھول گئے تم نے خیانت کی، سانپ بولا میں نے آپ سے بڑا کوئی احمق دیکھا ہی نہیں اس لیے کہ آپ وہ عداوت بھول گئے جو میرے اور آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان تھی جس کی بنا پر میں نے ان کو جنت سے نکلوا یا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس چیز نے آپ کو نا اہل کے ساتھ بھلائی کرنے پر ابھارا تو میں نے اس سے کہا اور تمہارے لیے مجھے قتل کرنا ضروری ہے؟ سانپ نے کہا، ہاں ضروری ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا تم مجھے مہلت دو تا کہ میں اس پہاڑ کے نیچے جاؤں اور اپنے لیے کوئی جگہ ہموار کر لوں (کچھ بھلائی کر لوں) بولا آپ جو چاہیں کریں محمد کہتے ہیں کہ میں پہاڑ کا ارادہ کر کے چلا جبکہ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا میں نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی اے لطف فرمانے والے اے مہربانی فرمانے والے مجھ پر اپنے لطف خفی کے ساتھ رحم فرما اے لطف فرمانے والے اے قدرت والے میں تم سے اس قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر مستوی ہے اور عرش کو تیرے مستقر کا علم نہیں اے حلم و علم والے، بلند و برتر، اے عظمت والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، اے اللہ تو مجھے اس سانپ کے شر سے بچالے پھر میں چلا تو ایک روشن چہرے والا، بہترین خوشبو میں معطر، صاف لباس میں ملبوس شخص میرے سامنے آیا اس نے مجھ سے کہا تم پر سلام ہو میں نے اس کے سلام کا جواب دیا تم پر بھی سلام ہو اے میرے بھائی اس نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے میں تمہارے رنگ کو متغیر اور تمہارے وجود کو بے قرار دیکھ رہا ہوں میں نے کہا دشمن کی وجہ سے اس نے مجھ پر ظلم کیا اس نے مجھ سے پوچھا تمہارا دشمن کہاں ہے میں نے جواب دیا میرے پیٹ میں اس نے کہا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھول دیا تو اس نے زیتون کے ہرے پتے کی طرح کچھ رکھا اور کہا چباؤ اور نگل جاؤ چنانچہ میں نے چبایا اور نگل لیا محمد کا بیان ہے کہ میں تھوڑا ہی ٹھہرا تھا کہ آنت میں درد ہونے لگا (پیٹ میں مروڑ ہونے لگا) اور سانپ میرے پیٹ میں گھومنے لگا تو میں نے نیچے سے اسے

کھڑے کھڑے کر کے پھینک دیا اور اب میرا خوف ختم ہو گیا جسے میں محسوس کرتا تھا اور اس شخص سے لپٹ گیا اور کہا اے میرے بھائی تم کون ہو جس کے ذریعے اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا تو وہ ہنس پڑا اور کہا تم مجھے نہیں پہچان رہے ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا اے محمد بن حمیر جب تمہارے اور سانپ کے درمیان وہ ہوا جو ہو اور تم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تو ساتوں آسمان کے فرشتے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پکار اٹھے تو اللہ رب العزت نے فرمایا میری عزت و جلال کی قسم جو کچھ سانپ نے میرے بندے کے ساتھ کیا میں سب دیکھ رہا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ جنت کی طرف جاؤ اور درخت طوبی کے ہرے پتے کو لے لو پھر اسے لے کر میرے بندے محمد بن حمیر کے پاس چلے جاؤ مجھی کو معروف کہا جاتا ہے، میرا مستقر چوتھے آسمان میں ہے پھر کہا اے محمد بن حمیر تم احسان کو لازم پکڑو اس لیے کہ وہ بری موت سے بچاتا ہے اور یہ کہ جس کے ساتھ بھلائی کی گئی ہے اگرچہ وہ اسے ضائع کر دے (مگر) اللہ کی بارگاہ میں وہ ضائع نہیں ہوا۔

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالشُّعْرَاءُ

حَدَّثَ الرَّيَاشِيُّ عَنْ حَمَّادِ الرَّائِيَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ أَلْتَمِسُ الْعِلْمَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقَيْتُ كَثِيرَ عَزَّةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا صَخْرٍ مَا عِنْدَكَ مِنْ بَضَاعَتِي قَالَ عِنْدِي مَا عِنْدَ الْأَخْوَصِ وَنُصِيبُ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ هُمَا أَحَقُّ بِإِخْبَارِكَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا لَمِنْ نَحْوِ الْمَطِيِّ نَحْوَكُمْ شَهْرًا نَطْلُبُ مَا عِنْدَكُمْ إِلَّا لِيَبْقَى لَكُمْ ذِكْرٌ وَقُلْ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأَخْبِرْنِي عَمَّا سَأَلْتُكَ لِيَكُونَ مَا تُخْبِرُنِي بِهِ حَدِيثًا أَخَذَهُ عَنْكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مَا كَانَ قَدِمْتُ أَنَا وَنُصِيبُ وَالْأَخْوَصُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مَنَا يَدِلُّ بِسَابِقَتِهِ عِنْدَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِخْوَانِهِ لِعُمَرَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِينَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فَتَى الْعَرَبِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مَنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفِيهِ لَا يُشْكُ أَنَّهُ شَرِيكُ الْخَلِيفَةِ فِي الْخِلَافَةِ فَأَحْسَنَ ضِيَافَتَنَا وَآكْرَمَ مَثْوَانَا ثُمَّ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ إِمَامَكُمْ لَا يُعْطَى الشُّعْرَاءُ شَيْئًا قُلْنَا قَدْ جِئْنَا الْآنَ فَوَجَّهَ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ وَجْهًا فَقَالَ إِنْ كَانَ ذُو دَيْنٍ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَدْ وَلِيَ الْخِلَافَةَ فَقَدْ بَقِيَ مِنْ ذَوِي

دُنْيَاهُمْ مَنْ يَقْضَىٰ حَوَائِجُكُمْ وَيَفْعَلُ بِكُمْ مَا أَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ فَأَقْمِنَا عَلَىٰ بَابِهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ لَا نَصِلُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ مَسْلَمَةٌ يَسْتَاذِنُ لَنَا فَلَا يُؤْذَنُ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَحَفَظْتُ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ شَيْئًا فَاتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَفِظَ كَلَامَهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ لِكُلِّ سَفَرٍ زَادَ لَا مُحَالَةَ فَتَزَوَّدُوا مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ التَّقْوَىٰ وَكُونُوا كَمَنْ عَايَنَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ مِنْ ثَوَابِهِ وَعِقَابِهِ فَعَمِلَ طَلَبًا لِهَذَا وَخَوْفًا مِنْ هَذَا وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ وَتَنْقَادُوا لِعَدُوِّكُمْ.

حل لغات: الرَّأْيَةُ: تامل، تامل کے لیے ہے، حدیث یا شعر نقل کرنے والا۔ الْبِضَاعَةُ: سرمایہ، پونجی (جمع) بِضَائِع۔ حَتَّ حَتًّا (ن) ابھارنا۔ الْمَطِيَّةُ: اونٹنی، سواری (جمع) مَطِيَّ، مَطَايَا۔ ذَلَّ ذَلًّا (ض) فخر کرنا۔ سَابِقَةٌ: اولیت جمع سَوَابِق۔ عَطَفَ جَانِبَ (جمع) اَعْطَافُ هُوَ يَنْظُرُ فِي عِطْفِيهِ وہ متکبر ہے۔ مَثْوًى: ٹھکانہ، منزل، مسکن۔ وَجَّهَةٌ تَوَجَّيْهَا (تفعیل) وجہ اور سبب بیان کرنا۔ تَزَوَّدَ تَزَوَّدًا (تفعیل) توشہ لینا۔ عَايَنَ مُعَايَنَةً (مفاعلت) دیکھنا۔ اَعَدَّ اِعْدَادًا (افعال) تیار کرنا۔ اَمَدٌ مدت (جمع) اَمَادٌ۔ فَسَّاقَسَاوَةً (ن) سخت ہونا۔ اِنْقَادَ اِنْقِيَادًا (انفعال) جھکنا۔

ترجمہ: ریاشی نے حماد راوی سے روایت بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں علم کی تلاش میں مدینہ گیا تو سب سے پہلے میری ملاقات کثیر عزمہ سے ہوئی میں نے کہا اے ابو صحر آپ کے پاس میرا کیا سرمایہ ہے فرمایا میرے پاس وہی چیز ہے جو احوص اور نصیب کے پاس ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ دونوں تمہیں خبر دینے کے زیادہ مستحق ہیں میں نے ان سے کہا میں نے آپ کی طرف ایک ماہ کی مسافت اس لیے نہیں طے کی ہے کہ ان چیزوں کو حاصل کروں جو آپ کے پاس ہیں میں نے تو یہ کام اس لیے کیا کہ آپ کا ذکر باقی رہے اور بہت کم لوگ ایسا کرتے ہیں لہذا آپ مجھے ان چیزوں کے بارے میں بتائیے جو میں آپ سے پوچھوں تاکہ آپ مجھے جس کی خبر دیں ایسی بات ہو جائے جسے میں آپ سے حاصل کروں، فرمایا کہ جب عمر بن عبد العزیز کے معاملہ سے وہ ہوا جو ہوا تو میں، نصیب اور احوص گئے اور ہم میں کا ہر ایک عبد العزیز کے پاس اولیت اور عمر کے لیے اپنی بھائی چارگی پر نازاں تھا چنانچہ سب سے پہلے ہماری ملاقات مسلمہ بن عبد الملک

سے ہوئی جس کا شمار اس وقت عرب کے جوانوں میں ہوتا تھا ہم میں کا ہر ایک اس کی بغلوں میں دیکھتا ہے (وہ متکبر ہے) بلاشبہ وہ خلافت میں خلیفہ کا شریک تھا چنانچہ اس نے ہماری اچھی طرح ضیافت کی اور ہمارا بہترین مسکن بنایا پھر کہا گیا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا امام شاعروں کو کچھ نہیں دیتا ہم نے کہا کہ ہم پہلی بار آئے ہیں تو اس نے ہمیں اس کی وجہ بتائی اور کہا کہ اگر آل مردان میں سے کوئی دیندار خلافت کا والی ہو تو ان کے دنیا داروں میں سے وہ شخص باقی ہے جو تمہاری ضرورتوں کو پورن کرے گا اور تمہارے ساتھ وہ سلوک کرے گا جس کے تم مستحق ہو اس طرح ہم نے ان کے دروازہ پر چار مہینہ تک قیام کیا ہم ان تک پہنچ نہیں پاتے تھے۔ مسلمہ ہمارے لیے اجازت چاہنے لگا تو اجازت نہیں ملی میں نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن مسجد میں آتا تو میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے کلام سے کچھ یاد کرتا چنانچہ میں مسجد آیا تو میں نے ہی سب سے پہلے ان کے کلام کو یاد کیا میں نے آپ کو جمعہ کے خطبہ میں کہتے ہوئے سنا کہ ہر سفر کے لیے یقیناً زاد راہ کی ضرورت ہے تو تم آخرت کی طرف دنیا سے تقویٰ کا توشہ لے جاؤ اور تم اس شخص کی طرح ہو جاؤ جس نے اللہ کے تیار کردہ ثواب و عذاب کا معائنہ کیا ہو پھر اس نے طلب ثواب اور خوف عذاب کی وجہ سے عمل کیا ہو اور مدت تم پر دراز نہ ہو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں اور تم اپنے دشمنوں کے لیے جھک جاؤ۔

وَاعْلَمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَطْمَئِنُّ بِالدُّنْيَا مَنْ وَثِقَ بِالنَّجَاةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ فِي الْآخِرَةِ فَأَمَّا مَنْ لَا يَدَاوِي جُرْحًا إِلَّا أَصَابَهُ جُرْحٌ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَىٰ فَكَيْفَ يَطْمَئِنُّ بِالدُّنْيَا أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَمْرُكُمْ بِمَا أَنهَىٰ نَفْسِي عَنْهُ فَتَخَسَّرُ صَفْقَتِي وَتَبْدُو عَيْلَتِي وَتَظْهَرُ مَسْكَتِي يَوْمَ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الْحَقُّ وَالصِّدْقُ فَارْتَحَ الْمَسْجِدُ بِالْبُكَاءِ وَبَكَى عُمَرُ حَتَّى بَلَ ثُوبَهُ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ قَاضٍ نَحْبَهُ فَبَلَغْتُ إِلَى صَاحِبِي فَقُلْتُ جَدِّدَا لِعُمَرَ مِنَ الشَّعْرِ غَيْرَ مَا أَعَدَدْنَاهُ فَلَيْسَ الرَّجُلُ بِدُنْيَوِي ثُمَّ إِنَّ مَسْلَمَةَ اسْتَاذَنَ لَنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ بَعْدَ مَا أُذِنَ لِلْعَامَةِ فَدَخَلْنَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ فَرَدَّ عَلَيْنَا فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ طَالَ الثَّوَاءُ وَقَلَّتِ الْفَائِدَةُ وَتَحَدَّثْتَ بِجَفَائِكَ إِيَّا نَا وَفُودُ الْعَرَبِ فَقَالَ يَا كَثِيرُ أَمَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ "إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ

لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَةَ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْعَارِمِينَ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ “ أَفَمِنْ هَؤُلَاءِ أَنْتَ
فَقُلْتُ لَهُ وَأَنَا ضَاحِكٌ أَنَا ابْنُ سَبِيلٍ وَمُنْقَطِعٌ بِهِ قَالَ أَوْلَسْتَ ضَيْفَ أَبِي سَعِيدٍ
قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا أَحْسَبُ مَنْ كَانَ ضَيْفَ أَبِي سَعِيدٍ ابْنِ سَبِيلٍ وَلَا مُنْقَطِعاً بِهِ ثُمَّ
اسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْإِنْشَادِ فَقَالَ قُلْ وَلَا تَقُلْ إِلَّا حَقًّا فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُكَ فَقُلْتُ:

حل لغات: خَسِرَ خُسْرَانًا (س) نقصان اٹھانا۔ صفقة عقد بیع مراد معاملہ ہے (جمع)
صَفَقَات۔ بَدَا بُدُوًا (ن) ظاہر ہونا۔ عَيْلَةٌ محتاجی۔ اِرْتَجَجَ اِرْتَجَاجًا (افتعال) متلاطم و متحرک
ہونا مراد گونج اٹھنا ہے۔ بَلَّ بَلًّا (ن) تر کرنا۔ قَضَى نَحْبَهُ اس کو موت آگئی۔ جَدَّدَ
تَجَدِيدًا (تفعیل) نیا کرنا۔ ثَوَى ثَوَاءً (ض) اقامت اختیار کرنا، ٹھہرنا۔ الْعَامِلُ جو صدقات
کے مال وصول کرتا ہے۔ الرَّقْبَةُ گردن (جمع) رِقَاب۔ الْعَارِمُ قرض دار (جمع) غَارِمِينَ۔ ابْنُ
السَّبِيلِ مسافر۔ اَنْشَدَ اِنْشَادًا (افعال) شعر پڑھنا۔ وَلَى وَلَايَةً (س) والی ہونا۔ مُنْقَطِعٌ بہ
راستہ ہی میں جس کا توشہ ختم اور سواری کا جانور ہلاک ہو جائے۔

ترجمہ: تم جان لو کہ وہ شخص دنیا سے مطمئن رہتا ہے جو آخرت میں عذاب الہی سے نجات پر
اعتماد کرتا ہے مگر وہ شخص جو ابھی ایک زخم کا علاج نہیں کرتا کہ دوسری طرف سے اسے زخم لاحق
ہو جاتا ہے تو وہ دنیا سے کیسے مطمئن ہو سکتا ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں تمہیں ان
چیزوں کا حکم دوں جس سے خود میں باز رہتا ہوں تب تو میرا معاملہ گھائے میں رہ جائے گا اور میرا
فقر ظاہر ہو جائے گا، میری محتاجی عیاں ہو جائے گی جس دن سوائے حق اور سچ کے کچھ نفع نہیں
دے گا (اتنا کہنا تھا کہ) رونے کی وجہ سے مسجد گونج اٹھی اور عمر روئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنا
کپڑا تر کر لیا اور ہم نے گمان کیا کہ کہیں انہیں موت تو نہیں آگئی میں اپنے دونوں ساتھیوں کے
پاس پہنچا اور کہا عمر کے لیے نئے اشعار موزوں کرو ان کے علاوہ جو ہم نے تیار کر رکھا ہے اس
لیے کہ وہ دنیا دار آدمی نہیں ہیں پھر جمعہ کے دن جب عام طور سے لوگوں کو (باریابی کی) اجازت
دی گئی تو مسلمہ نے ہمارے لیے بھی اجازت چاہی چنانچہ ہم لوگ ان کے پاس گئے اور انہیں
خلافت کا سلام کیا آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا تو میں نے ان سے کہا اے امیر المومنین

(ہمارا) قیام طویل ہو چکا مگر فائدہ کم ہوا اور عرب نے دوزخ کے نام سے آپ کی ہے اقامت ہاں کیا تھا تو آپ نے فرمایا اے کثیر کیا تم نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ میں نے صرف فقیروں، مسکینوں کے لیے اور ان کے لیے ہیں جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ ان کے دلوں کی تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے کے لیے اور قرضدار کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لیے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تو کیا تم ان لوگوں میں سے ہو تو میں نے ان سے ہنستے ہوئے کہا میں مسافر ہوں میرا تو شہر تھم اور سواری ہلاک ہو گئی ہے آپ نے فرمایا کیا تم ابوسعید کے مہمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں آپ نے فرمایا جو ابوسعید کا مہمان ہو میں اسے مسافر اور سفر سے مجبور (ایسا شخص راستہ ہی میں جس کا تو شہر تھم اور سواری کا جانور ہلاک ہو جائے) نہیں سمجھتا پھر میں نے اشعار گنگنانے کے لیے اجازت چاہی فرمایا کہو ہاں حق کے سوا کچھ مت کہنا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا چنانچہ میں نے (یہ اشعار) کہے۔

- (۱) وَلَيْتَ وَلَمْ تَشْتُمْ عَلَيَّ وَلَمْ تَخَفْ بَدِيًّا وَلَمْ تَتَّبِعْ مَقَالَةَ مُجْرِمٍ
- (۲) وَقُلْتَ فَصَدَّقْتَ الَّذِي قُلْتَ بِالَّذِي فَعَلْتَ فَأَضْحَى رَاضِيًا كُلُّ مُسْلِمٍ
- (۳) وَتَوَمَّضُ أَحْيَانًا بِعَيْنٍ مَرِيضَةٍ وَتَبْسِمُ عَنْ مِثْلِ الْجُمَانِ الْمُنْظَمِ
- (۴) وَمَا زِلْتَ سَبَاقًا إِلَى كُلِّ غَايَةٍ صَعِدْتَ بِهَا أَعْلَى الْبِنَاءِ الْمُقَدَّمِ
- (۵) فَلَمَّا أَتَاكَ الْمَلِكُ عَفْوًا وَلَمْ يَكُنْ لِطَالِبِ دُنْيَا بَعْدَهُ مَنْ تَكَلَّمَ
- (۶) تَرَكْتَ الَّذِي يَفْنَى وَإِنْ كَانَ مُوْنَقًا وَآثَرْتَ مَا يَبْقَى بِرَأْيِ مُصَمِّمٍ
- (۷) فَأَضْرَرْتَ بِالْفَانِي وَشَمَرْتَ لِلَّذِي أَمَّا مَكَ فِي يَوْمٍ مِنَ الْهَوْلِ مُظْلَمٍ
- (۸) فَلَوْ يَسْتَطِيعُ الْمُسْلِمُونَ تَقْسِمُوا لَكَ الشُّطْرَ مِنْ أَعْمَارِهِمْ غَيْرَ نَدَمٍ
- (۹) فَأَرْبَحْ بِهَا مِنْ صَفْقَةٍ لِمُبَانِعٍ وَأَعْظِمْ بِهَا أَعْظَمَ بِهَا ثُمَّ أَعْظِمْ

حل لغات: الْبَدِيَّ نخش گو۔ اَوْمَضَ اِيْمَاضًا (افعال) اشارہ کرنا۔ جُمَانِ موتی اس کا واحد جُمَانَةٌ ہے۔ نَظَّمَ نَظْمًا (ض) پرونا۔ سَبَقَ سَبَقًا (ن، ض) آگے بڑھ جانا۔ آثَرَ اِيْثَارًا (افعال) ترجیع دینا۔ عَفَا عَفْوًا (ن) بغیر مانگے دینا۔ مُوْنَقٌ خوشگوار، عمدہ۔ اَضْرَرَّ اِضْرَارًا

(افعال) قریب ہونا۔ شَرَّ تَشْمِيرًا (تفعیل) تیاری کرنا، آمادہ ہونا۔ الْهَوْلُ خوف (جمع) احوال۔ مُظْلَمٌ تاریک۔ الشُّطْرُ حصہ، نصف۔ نَادِمٌ شرمندہ ہونے والا، افسوس کرنے والا جمع نُدَمٌ

ترجمہ: ﴿۱﴾ آپ حاکم ہوئے اور آپ نے کسی عالی قدر پر سب و شتم نہیں کیا اور نہ کسی کمینہ کا آپ کو خوف ہوا اور نہ ہی مجرم کے قول کی اتباع کی۔ ﴿۲﴾ آپ نے جو کچھ کہا سچ کہا اور ایسے کام کئے جس سے سارے مسلمان راضی ہو گئے۔ ﴿۳﴾ آپ ہمبھی بیمار چشم کی طرح اشارہ کرتے ہیں اور کبھی پروئے ہوئے موتیوں کی طرح مسکراتے ہیں۔ ﴿۴﴾ آپ نے ہر مقصد کی طرف سبقت کی جس کی وجہ سے آپ بلند و بالا مقام پر پہنچ گئے۔ ﴿۵﴾ تو جب ملک آپ کے پاس بغیر طلب و سوال کے آیا حالانکہ طالب دنیا کے لیے اس کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں آیا جس سے وہ بات کرے۔ ﴿۶﴾ تو آپ نے فانی چیز کو چھوڑ دیا اگرچہ وہ بہت عمدہ تھی اور عزم مصمم کے ساتھ باقی رہنے والی چیز کو ترجیح دی۔ ﴿۷﴾ آپ فانی چیز سے قریب ہوئے اور اس کے لیے تیار ہو گئے جو خوفناک تاریک دن میں آپ کے سامنے ہوگا۔ ﴿۸﴾ تو اگر مسلمان بغیر ندامت کے اپنی عمر کا ایک حصہ آپ کو دے سکتے۔ ﴿۹﴾ تو یہ سودا معاملہ بیع کرنے والے کے لیے کتنا فائدہ مند ہوتا اور کیا ہی عظمت والا ہوتا۔

فَقَالَ لِي يَا كَثِيرُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَأَلَكَ عَنْ كُلِّ مَا قُلْتَ ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ الْأَخْوَصُ فَاسْتَاذَنَهُ فَقَالَ قُلْ وَلَا تَقُلْ إِلَّا حَقًّا فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَكَ فَأَنْشَدَهُ.

- (۱) وَمَا الشَّعْرُ إِلَّا خُطْبَةٌ مِنْ مُؤَلَّفٍ بِمَنْطِقٍ حَقٍّ أَوْ بِمَنْطِقٍ بَاطِلٍ
- (۲) فَلَا تَقْبَلُنْ إِلَّا الَّذِي وَافَقَ الرِّضَا وَلَا تَرْجِعْنَا كَالنِّسَاءِ الْارَامِلِ
- (۳) رَأَيْنَاكَ لَمْ تَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ يُمْنَةً وَلَا يُسْرَةً فِعْلَ الظُّلْمِ الْمُجَادِلِ
- (۴) وَلَكِنْ أَخَذْتَ الْقَصْدَ جُهْدَكَ كُلَّهُ وَتَقَفُوا مِثَالَ الصَّالِحِينَ الْأَوَائِلِ
- (۵) وَلَوْلَا الَّذِي قَدْ عَوَّدْتَنَا الْخَلَائِفُ غَطَارِيفُ كَانَتْ كَالثُّيُوثِ الْبَوَائِلِ
- (۶) لَمَّا وَخَذْتَ شَهْرًا بِرَخْلَى جَسْرَةً تَقِلُّ مُتُونُ الْبَيْدِ بَيْنَ الرِّوَا حِلِ
- (۸) وَلَكِنْ رَجَوْنَا مِنْكَ مِثْلَ الَّذِي بِهِ صَرَفْنَا قَدِيمًا مِنْ ذَوْنِكَ الْفَاضِلِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا أَحْوَصُ إِنَّ اللَّهَ سَأَلَكَ عَنْ كُلِّ مَا قُلْتَ ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ نَصِيبٌ فَاسْتَاذَنَ فِي الْإِنْشَادِ فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ وَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا وَأَمَرَ بِاللِّحَاقِ بِذَابِقٍ وَأَمَرَ لِي وَلِلْأَحْوَصِ لِكُلِّ وَاحِدٍ بِمِائَةِ وَخَمْسِينَ دِرْهَمًا.

حل لغات: اَرَمَل وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو، بیوہ جمع اَرَامِل۔ الخَلَائِف، خَلِيفَة کی جمع ہے۔ عَدَلْ عَدْلًا (ض) (عن صلہ کے ساتھ، انحراف کرنا۔ قَصَدَ قَصْدًا (ض) میانہ روی اختیار کرنا۔ قَفَا قَفْوًا (ن) پیروی کرنا۔ عَوَّدَ تَعْوِيدًا (تفعیل) عادی بنانا۔ غَطَرِيف سردار، شریف جمع غَطَارِيف۔ لَيْث شیر (جمع) لَيْوُث۔ بَاسِل بہادر مرد (جمع) بَاسِل۔ وَخَد وَخْدًا (ض) تیز دوڑنا۔ جَسْرَة بڑا اونٹ۔ قَلَّ قَلَّةً (ض) کم سمجھنا۔ مَثْن پشت (جمع) مَثُون۔ بَيْدَاء صحراء، جنگل (جمع) بَيْد۔ الرَّاحِلَة سفر و بار برداری کے لائق اونٹ، نامبالغہ کے لیے ہے۔ صَرَفَ صَرْفًا (ض) لوٹنا۔ ذَابِق ایک گاؤں کا نام ہے۔

ترجمہ: تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے کثیر اللہ تعالیٰ تم سے ان باتوں کے بارے میں پوچھے گا جو تو نے میرے متعلق کہی ہیں پھر احوص آگے بڑھا اور اس نے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہو مگر حق کے سوا کچھ مت کہنا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم سے (ان باتوں کے بارے میں) سوال کرے گا چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے:

﴿۱﴾ شعر تو صرف ایک ایسا خطبہ ہے جو کبھی حق بات پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی جھوٹی بات پر (جس میں سچی اور جھوٹی دونوں باتیں ہوتی ہیں)۔ ﴿۲﴾ تو آپ اس کو قبول کر لیجیے جو آپ کی مرضی کے موافق ہو اور ہمیں بیوہ عورتوں کی طرح واپس مت کیجئے۔ ﴿۳﴾ ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے جھگڑا و ظالم کے فیصلے میں ذرا بھی ادھر ادھر حق سے انحراف نہیں کیا۔ ﴿۴﴾ آپ نے پوری کوشش سے میانہ روی اختیار کی اور صالحین اولین کے نمونہ پر چلتے رہے۔ ﴿۵﴾ اگر بہادر شیروں کی طرح نخی خلیفوں نے ہمیں عادی نہ بنایا ہوتا۔ ﴿۶﴾ تو بڑا اونٹ میرے سامان سفر کو لے کر سوار یوں کے درمیان صحراؤں کی پشتوں کو کم سمجھتے ہوئے ایک مہینہ کی مسافت کے لیے نہیں دوڑتا۔ ﴿۷﴾ لیکن ہم نے آپ سے اسی کے مثل امید کی ہے جو پہلے ہم آپ کے افاضل

عمر بن عبدالعزیز نے اس سے کہا اے احوں اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری کہی ہوئی باتوں کے متعلق سوال کرے گا پھر نصیب آگے بڑھا اور اشعار کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور بہت غضبناک ہوئے اور حکم دیا کہ دابق چلے جاؤ اور مجھے اور احوں کو ایک سو پچاس درہم دینے کا حکم دیا۔

قضاء اللہ

- (۱) مِنْ أَيْ الثَّنَايَا طَالَعَتْنَا النَّوَائِبُ وَأَيَّ حِمَى مِّنَّا رَعَتَهُ الْمَصَائِبُ
- (۲) خَطَوْنَ إِلَيْنَا الْخَيْلَ وَالْبَيْضَ وَالْقَنَا فَمَا مَنَعَتْ عَنَّا الْقَنَا وَالْقَوَاضِبُ
- (۳) طَوَالَ رِمَاحٌ لَا تَقِي وَعَقَائِلُ مِنَ الْجُرْدِ لَا يَنْجُو عَلَيْهِنَّ هَارِبُ
- (۴) إِذَا لَمْ يُعْنِكَ اللَّهُ يَوْمًا بِنُصْرَةٍ فَأكْبَرُ أَعْوَانٍ عَلَيْكَ الْآقَارِبُ
- (۵) وَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْصِمَكَ مِنْهُ بِجَنَّةٍ فَقَدْ أَكْثَبَتْ لِلضَّارِبِينَ الْمَضَارِبُ
- (۶) أَفَى كُلِّ يَوْمٍ لِي صَدِيقٌ مُصَادِقٌ يُجِيبُ الْمَنَايَا أَوْ قَرِيبٌ مُقَارِبُ
- (۷) رَمَاهُ الرَّدَى عَنْ قَوْسِهِ فَاصَابَهُ وَلَمْ يُغْنِنَا أَنْ دَرَّعَتْنَا التَّجَارِبُ
- (۸) وَلَا نَاصِرَ سَيَّانٍ مَنْ هُوَ حَاضِرٌ إِذَا مَا دَعَامِنَا وَمَنْ هُوَ غَائِبُ
- (۹) نَسِيرُ وَلِلْأَجَالِ فَوْقَ رُؤُوسِنَا تَهَزُّمُ نَوْءٌ بِالْمَقَادِيرِ صَائِبُ
- (۱۰) وَمَا يَعْلَمُ الْإِنْسَانُ فِي أَيِّ جَانِبٍ مِنَ الْأَرْضِ يَأْوِي مِنْهُ فِي التُّرْبِ جَانِبُ
- (۱۱) وَلَيْسَ لِمَنْ لَمْ يَمْنَعِ اللَّهُ مَانِعٌ وَلَا لِقَضَاءِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ غَالِبُ

حل لغات: ثَنِيَّة گھائی جمع ثَنَايَا۔ طَالَع مُطَالَعَةٌ (مفاعلت) پہنچنا۔ نَائِبَةُ حادثہ، مصیبت جمع نَوَائِب۔ حِمَى چراگاہ۔ رَعَى رَعِيًّا (ف) چرنا۔ خَطَا خَطَوَا (ن) قدموں کے درمیان کشادہ کر کے چلنا، مراد پار کر جانا ہے۔ الْخَيْل گھوڑوں کی جماعت اور مجازاً سواروں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ بَيْض سفید اور چمکدار تلواریں واحد بَيْض ہے۔ قَنَا نیزہ۔ قَاضِب کاٹنے والی تلوار جمع قَوَاضِب۔ الرُّمَح نیزہ (جمع) رِمَاح۔ عَقَائِل قوم کے سردار عَقِيلَة

کی جمع یا عمدہ گھوڑے کے معنی میں ہے۔ جُرد آگے بڑھ جانے والے والے گھوڑے (جمع) کی جمع ہے۔ جُنَّة ڈھال۔ اُكْتَسَبَ (افعال) قریب ہوا۔ مَضْرَبَ تلوار یا اس کی دھار (جمع) مَضَارِب۔ المَنِيَّةُ موت (جمع) مَنَايَا۔ قَوْس کمان۔ دَرَّعَ تَدْرِيعًا (تفعیل) زرہ پہنانا، اِنْ دَرَّعْتَنَا، لَمْ يُعْنِ کافاعل ہے، لفظی ترجمہ یہ ہوگا: ہمیں بے نیاز نہیں کیا اس چیز نے کہ تجربات نے ہمیں زرہیں پہنائیں۔ تَهَزُّم (تفعیل) آواز کے ساتھ برسنے۔ نَوَّهَ ایک خاص ستارہ ہے، جمع اَنْوَاء صَائِب درست۔ اَوَى اَوِيًا (ض) پناہ دینا۔ التُّرْبُ والتُّرْبُ مِثْلِي۔

ترجمہ: ﴿۱﴾ کس گھائی سے ہم پر مصیبتیں اتریں اور ہماری کس چراگاہ کو مصیبتوں نے چر لیا ﴿۲﴾ جو ہمارے گھوڑوں، چمکتی تلواروں اور نیزوں کو پار کر گئیں اور ہمارے نیزے، کاٹنے والی تلواریں ہم کو بچانہ سکیں۔ ﴿۳﴾ لمبے نیزے اور تیز دوڑنے والے عمدہ گھوڑے نہیں بچا سکے کوئی بھاگنے والا ان کی وجہ سے بچ نہیں سکتا۔ ﴿۴﴾ جب کسی دن اللہ تعالیٰ تمہاری مدد نہ فرمائے تو بڑے بڑے قریبی مددگار تمہارے خلاف ہو جائیں (تمہاری مدد نہیں کر سکتے) ﴿۵﴾ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ خود تمہیں اپنی پناہ میں لے کر نہ بچائے تو تلوار کی دھاریں، مارنے والوں کے لیے قریب ہو جائیں گی۔ ﴿۶﴾ کیا ہر روز میرا کوئی مخلص ساتھی اور قریبی دوست ہے جو موت کا جواب دے۔ ﴿۷﴾ ہلاکت نے اسے اپنی کمان سے پھینک دیا تو اسے مصیبت پہنچی اور ہماری آزمودہ زرہوں نے ہمیں بے نیاز نہیں کیا (تجربوں کی زرہ پہننا ہمیں بچا نہیں سکا) ﴿۸﴾ جب وہ ہمیں پکارے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں حاضر ہوا یا غائب دونوں برابر ہیں۔ ﴿۹﴾ ہم چلتے ہیں اس حال میں کہ موتیں ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہوتی ہیں تقدیر کے مطابق درست پچھتر ہم پر بارش کرتا ہی ہے۔ ﴿۱۰﴾ انسان کو معلوم نہیں کہ اس کا جسم زمین کے کس حصے میں چھپایا جائے گا۔ ﴿۱۱﴾ جسے اللہ نہ بچائے اسے کوئی بچانے والا نہیں اور روئے زمین پر کوئی نہیں ہے جو قضائے الہی پر غالب ہو جائے۔

قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ فَمَا السَّيْفُ الْقَاطِعُ فِي كَفِّ
الرَّجُلِ الشُّجَاعِ بَاعِزٌ مِنَ الصِّدْقِ وَالصِّدْقُ عِزٌّ وَإِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَكْرَهُ وَالْكَذِبُ
ذُلٌّ وَإِنْ كَانَ فِيهِ مَا تُحِبُّ. وَمَنْ عُرِفَ بِالْكَذِبِ اتُّهِمَ فِي الصِّدْقِ وَقِيلَ الصِّدْقُ
مِيزَانُ اللَّهِ الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهِ الْعَدْلُ وَالْكَذِبُ مِكْيَالُ الشَّيْطَانِ الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهِ
الْجَوْرُ وَقَالَ ابْنُ السَّمَاكِ مَا أَحْسَبُنِي أَوْجُرُ عَلَى تَرْكِ الْكَذِبِ لِأَنِّي أَتْرُكُهُ
أَنْفَةً وَقَالَ آخَرُ لَوْلَمْ يَتْرِكِ الْعَاقِلُ الْكَذِبَ إِلَّا مُرُوءَةً لَكَانَ بِذَلِكَ حَقِيقًا
فَكَيْفَ وَفِيهِ الْمَائِمُ وَالْعَارُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ
يَضُرُّكَ فَإِنَّهُ يَنْفَعُكَ وَاجْتَنِبِ الْكَذِبَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ يَنْفَعُكَ فَإِنَّهُ يَضُرُّكَ
وَقَالَ بَعْضُهُمُ الصِّدْقُ عِزٌّ وَالْكَذِبُ خُضُوعٌ وَمُدِّحٌ قَوْمٌ بِالصِّدْقِ مِنْهُمْ
أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ
وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ وَلَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ.

حل لغات: دَارَ دَوْرَانَا (ن) گھومنا، طواف کرنا۔ مِکْيَال ناپنے کا آلہ (جمع)
مِکَائِل۔ اَوْجَرَ فعل مضارع مجھول، صیغہ واحد متکلم از اَجَرَ اَجْرًا (ض، ن) مزدوری دینا، بدلہ
دینا۔ اِنْفَ اِنْفًا (س) خود دار ہونا، باغیرت ہونا۔ الْمَائِمُ گناہ۔ اَظَلَّ اِظْلَالًا (افعال) سایہ
ڈالنا، سایہ کرنا۔ الْخَضِرَاءُ، اَخْضَرَ کامونٹ ہے ترکیب میں موصوف محذوف ”الْقُبَّة“ کی
صفت ہے، الْقُبَّةُ الْخَضِرَاءُ آسمان کو کہتے ہیں۔ اَقَلَّ اِقْلَالًا (افعال) اٹھانا۔ الْغُبَرَاءُ،
اَغْبَرَ کامونٹ ہے بمعنی زمین۔ اللّٰهْجَةُ زبان۔

ترجمہ: کسی عقلمند نے کہا ہے سچ بولنا تم پر لازم ہے بہادر مرد کے ہاتھ میں کاٹنے والی تلوار
سچائی سے زیادہ طاقتور نہیں ہے سچائی میں عزت ہے اگرچہ اس میں وہ بات ہو جس کو تم ناگوار سمجھو
جھوٹ میں ذلت ہے اگرچہ اس میں وہ بات ہو جس کو تم پسند کرو۔ اور جو جھوٹ میں مشہور ہو جاتا
ہے وہ سچ میں متہم ہو جاتا ہے (وہ سچ بولنے پر بھی بدنام رہتا ہے) اور کہا گیا ہے کہ سچائی خدا کی وہ
میزان ہے جس پر عدل گردش کرتا ہے اور کذب شیطان کا وہ آلہ ہے جس پر ظلم گردش کرتا ہے ابن
السماک نے کہا میں خود کو جھوٹ چھوڑنے پر ماجور نہیں سمجھتا اس لیے کہ میں نے اس کو غیرت کی

وجہ سے چھوڑا ہے اور دوسرے نے کہا اگر عقلمند محض شرافت کی وجہ سے جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو وہ اس کی وجہ سے اجر کا مستحق ہوگا تو کیا ہوگا اس وقت جب کہ اس میں گناہ اور عار ہے اور شععی نے کہا سچ بولنا تم پر لازم ہے وہاں بھی جہاں تم اپنا نقصان دیکھو اس لیے کہ حقیقت میں وہ تمہارے لیے نفع بخش ہے اور جہاں جھوٹ بولنے میں فائدہ دیکھو وہاں بھی جھوٹ سے بچو اس لیے کہ وہ حقیقت میں تمہارے لیے نقصان دہ ہے اور بعض لوگوں نے کہا سچ باعث عزت ہے اور جھوٹ باعث ذلت ہے اور بہت سارے لوگوں کی سچ کی وجہ سے تعریف کی گئی ہے انہیں میں ابوذر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آسمان کے نیچے زمین کے اوپر اور وہ لوگ جن پر سورج طلوع ہوا ہے ابوذر سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے۔

وَمِنْهُمْ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَإِنَّهُ رَوَى أَنَّهُ أَطْلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ لَهُ جِبْرِئِيلُ هَذَا عَمَّكَ الْعَبَّاسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَتُعَلِّمَهُ أَنَّ اسْمَهُ عِنْدَ اللَّهِ الصَّادِقُ وَأَنَّ لَهُ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ مِمَّا بِهِ تَبَسَّمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُولَ فَقُلْ فَقَالَ بَلْ تُعَلِّمُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَأَنْكَ لَمْ تَخْلِفْ يَمِينًا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ بَرَّةً وَلَا فَاجِرَةً وَلَمْ تَقُلْ لِسَائِلٍ لَا قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا تَبَسَّمْتَ إِلَّا لِذَلِكَ وَيُرَوَّى أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اسْتَسِرْتُ بِخِلَالِ الزَّيْنِ وَالسَّرْقَةِ وَشَرِبِ الْخَمْرِ وَالْكَذِبِ فَأَيُّهُنَّ أَحَبُّبَتْ تَرَكْتُهُ قَالَ دَعِ الْكَذِبَ فَمَضَى الرَّجُلُ فَهُمْ بِالزَّيْنِ فَقَالَ يَسْأَلُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ جَحَدْتُ نَقَضْتُ مَا جَعَلْتُهُ لَهُ وَإِنْ أَقْرَرْتُ حُدِّدْتُ فَلَمْ يَزْنِ فَهُمْ بِالسَّرْقَةِ وَشَرِبِ الْخَمْرِ فَفَكَّرَ فِي ذَلِكَ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ قَدْ تَرَكْتُهُنَّ أَجْمَعُ فَأَمَّا مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي الْكَذِبِ فَيُرَوَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ "لَا يَصْلَحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثِ كَذَبٍ الرَّجُلُ لِأَهْلِهِ لِيُرْضِيَهَا وَكَذِبٌ فِي إِصْلَاحِ مَا بَيْنَ النَّاسِ وَكَذِبٌ فِي الْحَرْبِ"

حل لغات: اُطْلَعَ اِطْلَاعًا (افعال) اچانک آنا۔ يَمِينٌ فَاجِرَةٌ جھوٹی قسم۔ اسْتَسَرَّ

اِسْتِسْرَارًا (استفعال) پوشیدگی میں کوئی کام کرنا۔ حَدَّدَ تَحْدِيدًا (تفعیل) حد لگانا۔

ترجمہ: اور انہیں میں حضرت عباس بن عبدالمطلب بھی ہیں چنانچہ مروی ہے وہ اچانک نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور آپ کے پاس جبریل امین بیٹھے ہوئے تھے تو جبریل نے آپ سے کہا یہ آپ کے چچا عباس ہیں آپ نے فرمایا ہاں عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ انہیں سلام کہہ دیجئے اور بتا دیجئے کہ ان کا نام اللہ کی بارگاہ میں صادق ہے اور قیامت کے دن وہ شفاعت کریں گے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات انہیں بتائی تو وہ مسکرانے لگے سرکار نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس کی وجہ بتاؤں جسے سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور اگر آپ ہی بتانا چاہیں تو بتائیے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہی بتائیے سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا اس لیے کہ آپ نے زمانہ جاہلیت اور اسلام میں کسی برائی یا نیکی پر قسم نہیں کھائی اور کسی سائل کو نفی میں جواب نہیں دیا انہوں نے عرض کی قسم اس کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے میں اسی لیے مسکرادیا ہوں مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی میں پوشیدہ طور پر زنا چوری شراب نوشی اور دروغ گوئی جیسی (فتیج) عادتوں کا مرتکب ہوں تو ان میں سے کس کو آپ چاہتے ہیں کہ میں چھوڑ دوں آپ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس نے زنا کا ارادہ کیا تو اس نے دل میں سوچا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ سے پوچھ نہ دیں اگر میں نے انکار کیا تو میں اپنے عہد کو توڑوں گا اور اگر اقرار کروں تو مجھے حد لگائی جائے گی چنانچہ اس نے زنا نہیں کیا پھر اس نے چوری اور شراب نوشی کا ارادہ کیا اس وقت بھی وہ اپنے دل میں یہی بات سوچنے لگا بالآخر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی میں نے تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہے ہاں کچھ لوگوں کو جھوٹ بولنے کی رخصت دی گئی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے ایک یہ کہ مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے دوم یہ کہ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے سوم یہ کہ جنگ میں جھوٹ بولے۔

وَرَوَى عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يُرَخَّصْ لِأَحَدٍ فِي الْكُذْبِ إِلَّا لِلْحَجَّاجِ ابْنِ عَلاطٍ فَإِنَّهُ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِي عِنْدَ

امْرَأَةٍ مِّن قُرَيْشٍ وَدِيعَةٌ فَأَذَن لِّى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْكَ كَذِبَةً لِّعَلِّى أَسْتَلُّ وَدِيعَتِى فَرَّخَصَ لَهْ فِى ذَلِكَ فَقَدِمَ مَكَّةَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ تَرَكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسِيرًا فِى أَيْدِيهِمْ يَأْمُرُونَ فِيهِ فَقَائِلُ يَقُولُ يُقْتَلُ وَقَائِلُ يَقُولُ لَا بَلْ يُبْعَثُ بِهِ إِلَى قَوْمِهِ فَتَكُونُ مِنْهُ فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَتَبَاشَرُونَ بِذَلِكَ وَيُؤَسُّونَ الْعَبَّاسَ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْعَبَّاسُ يُرِيهِمُ التَّجْمُلَ وَأَخَذَ الرَّجُلُ وَدِيعَتَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ الْعَبَّاسُ وَقَالَ وَيْحَكَ مَا الَّذِى أَخْبَرْتُ بِهِ فَأَعْلَمَهُ السَّبَبَ ثُمَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ فَتَحَ خَيْبَرَ وَنَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حِمْيٍ بْنِ أَخْطَبَ وَقَتْلَ زَوْجِهَا وَأَبَاهَا قَالَ ثُمَّ أَكْتُمُ عَلَى الْيَوْمِ أَوْ غَدًا حَتَّى أَمْضِىَ فَفَعَلَ ذَلِكَ فَلَمَّا مَضَى يَوْمَانِ أَخْبَرَهُمُ الْعَبَّاسُ بِالَّذِى أَخْبَرَهُ فَقَالُوا مَنْ أَخْبَرَكَ بِهَذَا قَالَ مَنْ أَخْبَرَكُمْ بِصِدِّهِ.

حل لغات: اسْتَلَّ اسْتَلَّ لَا (افتعال) کسی چیز کو خفیہ طور پر نکالنا۔ مِنَّة احسان، جمع مِنَن۔ التَّبَاشَّر (تفاعل) ایک دوسرے کو خوشخبری دینا۔ آيَسَ اِيْتَاَسَا (افعال) ناامید کرنا۔ تَجْمَلُ تَجْمَلًا (تفعل) مصائب پر صبر کرنا اور ذلت ظاہر نہ ہونے دینا۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سوائے حجاج بن علاط کے کسی اور کو جھوٹ بولنے کی رخصت نہیں ہے چنانچہ جب خیبر فتح ہوا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قریش کی ایک عورت کے پاس میری امانت ہے لہذا آپ مجھے اجازت دیجئے کہ آپ کے خلاف میں جھوٹ بولوں جس کی وجہ سے میں خفیہ طور پر اپنی امانت حاصل کر لوں تو سرکار نے انہیں رخصت دی وہ مکہ آئے اور اہل مکہ کو اس بات سے آگاہ کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ہاتھوں میں قید چھوڑا ہے اور لوگ ان کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں تو کسی نے کہا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور کسی نے کہا نہیں بلکہ انہیں ان کی قوم کے پاس بھیج دیا جائے تاکہ ہماری طرف سے احسان ہو جائے تو مشرکین اس پر خوشی منانے لگے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس کو مایوس کرنے لگے اور حضرت عباس ان کے سامنے صبر کا مظاہرہ کر رہے تھے اس طرح اس آدمی نے اپنی امانت لے لی پھر حضرت عباس اس کے پاس آئے اور کہا کہ تمہارا ستیاناس ہو تو نے مجھے کیسی خبر دی ہے تب اس شخص نے وجہ بتائی اور اس بات سے آگاہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو

فتح کر لیا ہے اور صفیہ بنت حی بن اخطب سے آپ نے نکاح فرمایا اس کے شوہر اور باپ کو قتل کر دیا گیا پھر اس نے کہا یہ بات آج اور کل تک چھپائے رکھیے گا تا کہ میں چلا جاؤں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور جب دودن گزر گئے تو حضرت عباس نے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا تو لوگوں نے پوچھا یہ بات تم سے کس نے کہی آپ نے فرمایا جس نے تمہیں اس کے مخالف خبر سے آگاہ کیا تھا۔

مَشَتْ

۱۱

ہماری دیگر مطبوعات

- وقت ہزار نعمت
- کاش نو جوانوں کو معلوم ہوتا
- مرنے کے بعد کیا بتی
- موت کیا ہے
- چالیس حدیثیں
- یا رسول اللہ
- پیارے بیٹے
- اور مشکل آسان ہو گئی
- اپنے لخت جگر کے لیے
- محبوب الہی
- مولنس الارواح
- فتوحات فیروز شاہی
- سیب الجلیل شرح الادب الجلیل
- شرح الممدوح النبوی
- باتیں جو زندگی بدل دے
- زاد آخرت
- سیرۃ الرسول
- معلم التریب
- شرح پنج گنج
- نجم النکاش گرامر
- تحفہ زندگی
- تہذیب الانشاء اول تا سوم
- معلم التریب
- خاصیت الابواب
- صلات الافعال
- مذاق کا اسلامی تصور
- فرشتے جن کے زائر ہیں
- کلام الہی کی اثر آفرینی
- بولوں سے حکمت پھوٹے
- پاک و ہند کی چند اسلامی تحریکیں
- اور علمائے حق